وفي الكافي والحميدي اي لايكون ادنى درجة من قول المفتي وقول المفتي يصلح دليلاً شرعياً فقول الرسول اولى وعن ابي يوسف خلاف ذلك لان على العامي الاقتداء بالفقهاء لعدم الاهتداء في حقه الى معرفة الاحاديث وان عرف تاويله يجب الكفارة وفي كتاب المسافري الاتفاق واما الجواب عن قول ابي يوسف ان على العامي الاقتداء بالفقهاء فمحمول على العامي الصرف الجاهل الذي لا يعرف معنى الاحاديث وتاويلها لانه اشار اليه بقوله لعدم الاهتداء الى معرفة الاحاديث وكذا قوله وان عرف تاويله يجب الكفارة يشير الى ان المراد بالعامي غير العالم وفي الحميدي العامي منسوب الى العامة

(کتاب) کافی وحمیدی مین اسکا مطلب یہہ بیان کیا ہے کہ آنحضرت کا قول قولِ مفتی سے کم درجہ نہین ہے جب مفتی کا قول اسکے لئے دلیل شرعی ہوا تو آنحضرت کا قول بطریق اولے دلیل شرعی ہونا چاہیئے۔ امام ابو یوسف کا اسمین اختلاف ہے (انکے نزدیک) عامی پر فقہا کی پیروی واجب ہے کیونکہ اسکو حدیث کی پہچان نہین۔ اور اگر وہ اس حدیث کی تاویل (جو حاشیہ صفحہ ۰ مین بیان ہوئی ہے) جانتا ہو اور پھر عمداً اُس کا انکار کرے) تو اسپر کفارہ نہین۔ کتاب مسافری مین اسپر اتفاق نقل کیا ہے۔

امام ابو یوسف کے قول کا جواب یہ ہے کہ اس سے ایسا عامی مراد ہے جو جاہل محض ہو اور حدیث کے معنے ومراد نہ جانے اس مراد کی طرف اُنکے اس قول کا اشارہ ہے کہ "اسکو حدیث کی پہچان نہین"۔ ایسا ہی انکا یہہ قول کہ کہ اگر وہ حدیث کی تاویل جانتا ہے تو اسپر کفارہ واجب ہے" اشارہ کرتا ہے کہ عامی سے اُنکے نزدیک ایسا شخص مراد ہے جو عالم نہو۔ (کتاب) حمیدی مین ہے کہ عامی عامہ کی طرف

ahmadimuslim.de

وهم الجهال فعلم من هذه الاشارات
ان مراد ابي يوسف ايضا من العامي
الجاهل الذي لا يعرف معنى النص
وتاويله فيما ذكر من قول ابي حنيفة
والشافعي ومحمد يندفع قول القائل
بوجوب العمل بالرواية بخلاف
النص انتهى كلام صاحب الخزانة
وهو في عدة تصانيف علماء
ثقات كعقد الجيد والايقاظ
[illegible]
والدراسات وغيرها من شاء فليرجع اليها

منسوب ہے جو جہلا کہلاتے ہین - ان اشارات
(کلام امام ابو یوسف) سے معلوم ہوتا ہے
کہ انکی مراد بہی عامی سے ایسا جاہل
آدمی ہے جو حدیث کے معنے و
مراد نہ جانے - پس امام ابو حنیفہ و امام
شافعی و امام محمد کے قول سے (جس سے
امام ابو یوسف کا قول بہی موافق ہو گیا)
معترض کا وہ قول کہ مقلد کو مذہب چہوڑ کے
عمل واجب ہے نہ حدیث مخالف مذہب
[illegible]
پر دفع ہوا

صاحب خزانة الروایا کا کلام تمام ہوا - اور یہہ کلام متعدد تالیفات علماء ثقات مین
(جیسے عقد الجید حضرت شاہ ولی اللہ - ایقاظ ہمم اولی الابصار فلانی -
دراسات اللبیب) وغیرہ مین موجود ہے - جو چاہے ان رسائل کو ملاحظہ کرے -
اور صاحب ایقاظ نے کہا ہے ہمارے شیخ المشائخ محمد حیات سندہی نے فرمایا ہے کہ

قال شيخ مشائخنا محمد حيوة قال ابن شحنة في
نهاية النهاية وان كان اى ترك الامام
الحديث لضعفه في طريقه فينظر ان كان له طريق
غير الطريق الذي ضعفه به فينبغي ان تعتبر
فان صح عمل بالحديث ويكون ذالك مذهبه
ولا يخرج مقلده عن كونه حنفيا بالعمل به فقد صح
انه قال اذا صح الحديث فهو مذهبي كذا قال البعض من

ابن الشحنہ نے نہایة النہایة مین کہا ہے
اگر کسی حدیث کو امام نے ضعیف اسناد کے
سبب ترک کیا ہے تو دیکہا جائے کہ سوا
اس سند کے اسکی کوئی اور صحیح سند بہی
ہے یا نہین اگر اسکی صحیح سند معلوم ہو تو حدیث
پر عمل کیا جاوے اور وہی امام کا مذہب
ہوگا - اس حدیث پر عمل کر دینے سے مقلد

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

صنف فی ھذا المقصود۔ وقال
فی البحر وان لم یستفت ولکن بلغہ الخبر
وھو قولہ علیہ وعلیٰ الہ الصلوٰۃ والسلام
افطر الحاجم والمحجوم وقولہ الغیبۃ
تفطر الصائم ولم یعرف النسخ ولا
تاویلہ فلا کفارۃ علیہ عندھما
لان ظاھر الحدیث واجب العمل
خلافا لابی یوسف لانہ قال لیس
للعامی العمل بالحدیث لعدم علمہ
بالناسخ والمنسوخ ثم قال ابن الغرس فی
حاشیۃ الھدایۃ قولہ ولو بلغہ
الحدیث واعتمدہ یعنی افطر الحاجم
والمحجوم فکذلک عند محمد یعنی
انہ لا کفارۃ علیہ اذا احتجم ثم
اکل علیٰ ظن ان الحجامۃ فطرتہ معتمدا
علی الحدیث لان قول الرسول
لا ینزل عن قول المفتی فی العبارۃ
مسامحۃ بل ھو خطاء والامر اعظم من ذلک

حنفی ہونے سے باہر نہین نکلتا کیونکہ امام سے
ثابت ہو چکا ہے کہ حدیث صحیح ہو تو میرا
وہی مذہب ہے۔ بحرالرائق مین کہا ہے
کہ اگر اس عامی (سینگی لگوا کر روزہ
کہول دینے والے نے) کسی مفتی سے
فتوے نہین لیا مگر اُسکو یہ حدیث پہنچ گئی
کہ سینگی لگانے اور لگوانے والے دونوکا
افطار ہوا۔ یا یہ حدیث کہ غیبت روزہ کو
توڑ دیتی ہے اور اُسکو اسکا منسوخ یا
مؤول ہونا معلوم نہوا تو بہی اسپر کفارہ
نہین ہے کیونکہ ظاہر حدیث واجب العمل ہے
اسمین ابو یوسف کا خلاف ہے کیونکہ
عامی کو ناسخ و منسوخ کا علم نہین ہوتا۔
ابن الغرس نے ہدایہ کے حاشیہ مین کہا ہے صاحب
ہدایہ کا یہ قول کہ اگر اُسکو حدیث پہونچے اور
وہ اسپر اعتماد کرلے تا آخر یہ معنے رکہتا ہے
کہ اگر اس عامی کو حدیث افطر الحاجم والمحجوم
پہنچ جائے اور اسکے ظاہری معنے کے بہروسہ

پر وہ سینگی لگوا کر روزہ افطار کردے تو امام محمد کے نزدیک اسکا بہی یہی حکم ہے
کہ اسپر کفارہ نہین ہے اسلئے کہ آنحضرت کا قول مفتی کے قول سے نیچے
نہین ہے۔ اس عبارت مین کوتاہی وسستی ہے بلکہ یہ کہنا خطا ہے۔

وعن ابی یوسف خلاف ذلک یعنی علیه الکفارة فان علی العامی الاقتداء بالفقهاء لعدم الاهتداء فی حقه الی معرفة الاحادیث وفی تعلیله نظر فان المسئلة اذا کانت مسئلة النزاع بین العلماء وقد بلغ العامی الحدیث الذی احتج به احد الفریقین کیف یقال فی هذا انه غیر معذور فان قیل هو منسوخ فقد تقدم ان المنسوخ ما یعارضه ومن سمع الحدیث فعمل به وهو منسوخ فهو معذور الی ان یبلغه الناسخ ولا یقال من لمن سمع الحدیث الصحیح لا تعمل به حتی تعرضه علی رای فلان او فلان وانما یقال له انظر هل هو منسوخ ام لا - اما اذا کان الحدیث قد اختلف

اور پیغمبر کی شان اس سے بڑھکر ہے - اور امام ابو یوسف کا اسمین خلاف ہے وہ کہتے ہین کہ اسپر کفارہ ہے کیونکہ عامی کیلیے فقہا کا اقتدا واجب ہے کیونکہ اسکو حدیث کی پہچان نہین ہے - امام ابو یوسف کی اس دلیل مین یہہ شبہ ہے کہ جس حالت مین اس مسئلہ مین علمار کا اختلاف ہو اور اس عامی کو وہ حدیث پہنچ چکی ہو جسپر سے دو مختلف فریقون سے ایک فریق استدلال کرتا ہے تو پھر وہ عامی اس مختلف فیہ مسئلہ مین اس حدیث سے عمل کر نہین کیون معذور نہین ہے - اگر کوئی کہے کہ وہ حدیث منسوخ ہے تو اسکا جواب یہہ ہے کہ پہلے ثابت ہو چکا ہے کہ منسوخ وہ حدیث ہے جو اسکی معارض ہے اور اگر کوئی حدیث منسوخ پر بھی عمل کرے تو بھی وہ معذور ہے جبتک کہ اسکو ناسخ کا علم نہو - اور جو کوئی حدیث صحیح کو سنے اُسکو یہہ نہین کہا جا سکتا کہ تو اسپر عمل نکر جبتک کہ فلان فلان امام کی اسمین رائے نہ لے لے ہان یہہ کہا جاویگا کہ تو اسکا منسوخ ہونا دیکھہ لے اور جب کسی حدیث کے منسوخ ہونے مین اختلاف ہوگا

یعنے بجاے اسکے یون کہنا مناسب ہے کہ مفتی کا قول آنحضرتؐ کے قول سے نیچے ہے یا یون کہو کہ اس سے بڑھکر نہین ہے یہہ کہنا کہ آنحضرتؐ کا قول فعل مفتی سے نیچے و کمتر نہین ہے ایک نوع کی گستاخی و بے ادبی ہے۔

ahmadimuslim.de

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

(324)

نمبر سوم جلد دوم

ضمیمہ اشاعۃ السنۃ

اذا عجلد مجتہد مجتہدًا ولا یمکن ان
یکون واسطۃ بینہما لانہ لیس لنا سوی
حالتین قال وقال ابن المنیر والمختار
انہم مجتہدون ملتزمون ان لا
یجد ثوامذ ھبًا۔ اما کونہم مجتہدین
فلان الاوصاف قائمۃ بہم واما کونہم
ملتزمین ان لا یجد ثوامذ ھبًا
فلان احداث مذہب [illegible]
یکون لفروعہ اصول وقواعد متباینۃ
لسائر قواعد المتقدمین متعذر
الوجود لاستیعاب المتقدمین سایر
الاسالیب نعم لا یمتنع علیہم تقلید
امام فی قاعدۃ فاذا ظہر لہ صحۃ مذہب
غیر امامہ فی واقعۃ لم یجز لہ ان یقلد

کیونکہ مجتہد تو کسی کی تقلید نہین کرتا اور
یہہ کبھی تقلید بھی کرتے ہین اور یہہ بھی نہین
ہوسکتا کہ وہ نہ مجتہد ہون نہ مقلد۔ کچھہ اور
ھی ہون۔ کیونکہ (اجتہادی+ مسایل ہین)
ہمارے لئے (سواے حالت اجتہاد وتقلید)
کوئی تیسری حالت نہین ھے۔
اس باب مین قول مختار یہہ ھے کہ وہ مجتہد ہین
جنکا یہہ التزام ہے کہ نیا مذہب نکالین
[illegible]
مجتہد ہوا سکتے ہین کہ انمین مجتہدون کی
صفتین موجود ہین۔ نیا مذہب نکالنے کے
التزام کی یہہ وجہ ھے کہ ایسا نیا مذہب نکالنا
جسکے فروعات کے اصول وقواعد متقدمین
مجتہدین کے قواعد سے جداگانہ ہون
مشکل ہے۔ کیونکہ متقدمین نے سبھی اصول
وقوانین کو پورا لیلیا ہے۔ ہان انکو یہہ منع نہین ہے کہ وہ کسی قاعدہ مین کسی امام کی تقلید کریں

+ یہہ اسلئے کہا گیا ہے کہ زرکشی کی اس کلام مین اسی قسم علم کا بیان ہے جو جولانگاہ اجتہاد ہے
(دیکھو ضمیمہ نمبر ۲ ج ۲ صفحہ ۱۵ و ۱۶) اور ضمیمہ نمبر ۱۲ جلد ۱ مین بخوبی ثابت ہوچکا ہے کہ ظواہر
نصوص پر عمل کرنا نہ اجتہاد ہے نہ تقلید ہے۔

مطبع ریاض ہند امرتسر مین چھپا

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

امساہ لکن وقوع ذلك مستبعد
لكمال نظر من قبله وقال القدوری
الحنفی ما ظنه یعنی العالم الغیر المجتهد
اقوی فعلیه تقلیده فیه وقد سمعت
موافقة ابن المنیر لهذا انفا غیر انه
استبعد وقوعه قال ابن امیر الحاج
فی التحبیر بعد نقل هذا من الزرکشی
وما استبعده لیس بعید انتهی -

پس جب انکو کسی موقع پر کسی دوسرے امام
کے مذہب کی صحت ثابت ہو تو پھر انکو اپنے
امام کی تقلید جایز نہیں ہے ولیکن ایسا وقوع
مین آنا بعید سا معلوم ہوتا ہے کیونکہ پہلون
کی نظر کمال کو پہنچ چکی ہے
قدوری حنفی نے کہا ہے جس مسئلہ (یا
قاعدہ) مذہب غیر کو وہ عالم جو مجتہد نہین
قوی سمجھے اسمین وہ اسکی تقلید کر لے - اور

تو نے اِس باب مین ابن المنیر کی اِس سے موافقت بھی سُن لی ہے فرق صرف اتنا ھی
کہ اُس نے اس امر کے وقوع کو بعید سمجھا ہے [illegible] ابن امیر الحاج نے تحریر [illegible] زرکشی کے
اِس قول کو نقل کر کے کہا ہے کہ جسکو ابن المنیر بعید سمجھا ہے وہ بعید نہین ہے -
صاحب **دراسات** نے اِس کلام زرکشی و ابن امیر الحاج کو نقل کر کے کہا ہے کہ زرکشی

حاصل بحث الزرکشی بقوله فیه نظر
لاسیما فی اتباع المذاهب الخ ان المتبحرین
من العلماء والعلم والمذهب ماخوذ من افعالهم
کما هو ماخوذ من اقوالهم لم ینصبوا
انفسهم نصبة المقلدین عملا وقولا
اما عملا فلبیان ترجیحهم دلائل الخصوم
والعمل بها بعد ترجیحهم بل بعض
العلماء ترکوا تمام مذهب وقلدوا
مذهبا اخر وهذا ابو جعفر الطحاوی

کے اِس قول کا (اُن لوگون کو عامی قرار دینا
محل اعتراض ہے) حاصل یہہ ہے کہ متبحر علماء
جنکے افعال و اقوال سے علم و مذہب سیکھے جاتے
ہین) قول و فعل سے کسیکی **مقلد** نہین فعل
سے تو اسلئے کہ وہ اپنے مذہب کے سوائے
اور مذاہب کے دلایل کو ترجیح دیتے ہین پھر بعد
ترجیح اس مذہب مرجح کو اختیار کرتے ہین بعضون
نے تو بالکل ھی اپنا مذہب چھوڑ دیا اور مذہب
غیر کو اختیار کر لیا ہے یہہ (دیکھیو) ابو جعفر طحاوی

ahmadimuslim.de

MindRoasterMir
ahmadimuslim.de

تحنف بعد شفعويته - واما قوله فلصدور
قول مثل ابي علي السّابق وغيره فلو كان
حدهم اللحوق بالعوام الصّرفة
بحكم الشريعة المطهرة لكان قولهم
وعملهم هذا خارجاً عنها وهذا بهتان
عظيم يتوجه اليهم فلم يبق الا ان نقول
كان لهم الاجتهاد في المسائل الجزئية
والاخذ بالتي قوى عندهم دليلها
وترك غيرها لتمام الحجة عليهم
من الله سبحانه حسب طاقتهم ولانهم
[illegible] يلحقوا بالمجتهدين في هذه المسائل
وليسوا ملحقين بالعوام لزمت الوسطة
بين من هو مجتهد وبين من ليس
بمجتهد وليس لنا سوى حالتين واذا
كانوا مجتهدين ولو في بعض المسايل
يحرم عليهم تقليد غيرهم فيه وهذا
هو القول بالتجزي في الاجتهاد
وعليه الجمهور وقد حكيت هذه
المسئلة في اصول ابن الحاجب
وذكر فيها جوازها وهو قول اصحاب
ابيحنيفة على ما ذكره البستي من

(امام مشہور) شافعی ہونے کے بعد حنفی
ہوگئے قول سے اسلئے کہ ابو علی وغیرہ نے
صاف کہدیا ہے کہ ہم شافعی کے مقلد نہین
ہین سو اگر انکا رتبہ شریعت کے رو سے
عوام کا سا ہوتا تو انکا یہہ قول و عمل شریعت
سے خارج ہوتا اور یہہ کہنا انپر بہتان باندھنا
ہے پس انکی نسبت بجز اسکے کچھہ نہین کہا جا سکتا
کہ ان لوگون کو مسایل جزئیہ مین اجتہاد
حاصل تہا اور ان مسایل کو جنکے دلایل انکے
نزدیک قوی ہون لے لینا اور جو ایسے
نہ ہون [illegible] اگر
انکو ایسے مسایل مین مجتہد نہ کہا جاوے اور
عوام تو کہا جا ہی نہین سکتا تو مجتہد و غیر
مجتہد مین ایک واسطہ (یعنی تیسرا درجہ)
نکلتا ہے حالانکہ (ایسے* مسایل اجتہادیہ مین)
سوائے دو حالت اجتہاد و تقلید ہماری
کوئی تیسری حالت نہین ہے - اور جبکہ
وہ مجتہد ٹھہرے (بعض مسایل مین ہی کیون
نہ ہون) تو انپر ان مسایل مین غیر کی تقلید
حرام ہوئی - یہہ کہنا اجتہاد و تقلید مین تجزی
کا قایل ہونا ہے جس پر جمہور علماء کا اتفاق ہے

* دیکھو حاشیہ صفحہ (۱۷)

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir
ahmadimuslim.de

من مشایخه وهو مختار الغزالی و
نسبه السبکی وغیره الی الاکثرین
وقال انه صحیح وقال ابن دقیق العید
هو المختار ونقل شیخ الحنفیة ابن الهمام
فی التحریر انه الحق واما قول العلامة
التفتازانی فی الفصول البدائع والحق
عدم التجزی وهو المنقول عن ابی حنیفة
لما فی حد الفقه ان الفقیه هو المتهیئ
للکل اعنی الذی له ملکة الاستنباط
فی [illegible]
بعض الاحکام عن الادلة (انتهی)
ففیه للطالبة علیه باثبات هذا
النقل عن ابی حنیفة ولو کان لما صحت
الروایة لابن امیر الحاج صاحب
التعبیر عن فقهاء الحنفیة بقوله لنا
التجزی وهو قول اصحابنا وهو نقل
صریح عنهم من غیر اخذ عن کلامهم -

یہ مسئلہ تجزی اجتہاد اصول ابن حاجب
مین بھی مذکور ہے جسمین اسکا جواز
بیان ہوا ہے اور یہی امام ابو حنیفہ
کے اتباع کا قول ہے چنانچہ بستی نے
نقل کیا ہے اور یہی امام غزالی کا مذہب
مختار ہے اور سبکی نے اسکو اکثر علماء کیطرف
منسوب کیا ہے اور کہا ہے کہ یہی مسئلہ
صحیح ہے ابن دقیق العید نے کہا ہے
کہ یہی مختار ہے شیخ الحنفیہ ابن الہمام نے
تحریر الاصول مین کہا ہے کہ یہی حق
ہے اور جو علامہ تفتازانی نے فصول البدائع
مین لکھا ہے کہ حق اجتہاد کا متجزی نہ ہونا ہے
اور یہی امام ابی حنیفہ سے منقول ہے کیونکہ
فقیہ کی تعریف انسے یہہ منقول ہوچکی ہے
کہ فقیہ وہ ہے جو سبہی احکام کے استنباط
کے لئے تیار ہوا اور یہہ تعریف اس مجتہد پر
جو بعض مسایل مین تقلید کرے بعض مین
اجتہاد صادق نہین آتی - رہی یہہ بات کہ اگر وہ شخص مقلد ہی تو اسکا بعض احکام کو دلایل
سے جاننا کیا معنی رکھتا ہی اسکا جواب یہہ ہے کہ مقلد کو بعض احکام کا ادلہ سی معلوم ہونا جایز
ہی ہمین علامہ سی نقل صریح کا مطالبہ ہی وہ یا انکا کوی ہمخیال بیان کرے کہ امام ابو حنیفہ
سے کس نے یہ امر نقل کیا ہے اگر یہہ امر صحیح ہوتا تو ابن امیر حاج فقہاء سی جواز تجزی اجتہاد نقل نکرتا

ahmadimuslim.de

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

کما اخذ صاحب البدایع معارض ھذا
عن حد الفقہ فحکم علی الماخوذ بانہ
المنقول عن ابی حنیفۃ مع الفرق بین
الماخوذ من کلامہ والمنقول من صاحبہ
ولما حکم افضل المتاخرین منھم فی
التحریر بان التجزی ھو الحق بالحصر
المفید لبطلان ماینقل فے الباب
مما سواہ علی ان صاحب البدائع لم یدع
نقل ذلک صریحا عن ابی حنیفۃ بل فھم
من التعریف المنقول عنہ حیث قال
لما مر فی حد الفقہ الخ وفی فھمہ ذلک
نظر ظاھر فان التھیئ للکل والفقیہ
للمطلق الذی یکون صاحب مذھب
مستقل وانما التجزی یوجب جواز مجتھد
متھئ لما یتعلق بالجزئیات التی فیھا
اجتہادہ فالتھیئ للکل لیس شرطا

اور نہ کہتا کہ یہی ہماری ائمہ کا قول ہے - یہ
ابن امیر حاج کی صریح نقل ہے نہ یہہ کہ انکے
کسی قول سے یہہ بات نکالی گئی ہو جیسے صاحب
بدائع (علامہ تفتازانی) نے عدم جواز تجزی
اجتہاد فقیہ کی تعریف سے نکال لیا ہے -
پہر یہہ کہدیا کہ یہہ امام ابو حنیفہ سے منقول
ہے حالانکہ ایک امر کا ایک شخص سے صریح
طور پر منقول ہونا اور ہے اور اسکا اسکی کلام
سے مفہوم و ماخوذ ہونا اور ہے - اور اگر
وہ بات امام ابو حنیفہ سے صریح طور پر منقول
ہوتی تو افضل المتاخرین (ابن الھمام)
اپنی تحریر مین یہہ کہتے کہ تجزی اجتہاد
ہی حق ہے جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اسکا
خلاف عدم تجزی اجتہاد باطل ہے علاوہ
اسکے صاحب بدائع (علامہ تفتازانی) نے
اسبات کو امام ابو حنیفہ سے صریح طور پر منقول

ہونے کا خود دعوی نہین کیا بلکہ ان کی کلام سے اس کے مفہوم ہونیکا دعوی کیا ہے
چنانچہ کہا ہے کہ یہہ اسلئے ہے کہ امام ابو حنیفہ سے مجتہد کی تعریف یہہ منقول ہے (جو
اوپر مذکور ہوئی) اور اس بات کے مفہوم ہونے مین ظاہر اعتراض ہے اسلئے کہ جو تعریف
مجتہد مین کل مسایل کے لئے تیار ہونا بیان ہوا ہے یہہ مجتہد مطلق کی تعریف ہے جو صاحب
مذہب مستقل ہو نہ بعض مسایل مین مجتہد کی جبکا صرف بعض مسایل مین جنہین وہ اجتہاد

ahmadimuslim.de

MindRoasterMir	ahmadimuslim.de

للمجتهد مطلقًا بل للمجتهد المطلق دون المقيد - والمجتهد المقيد بمسايل عديدة مقلد للمجتهد المطلق فيما ليس له فيه يد على الاجتهاد على ما صرحوا فتسمية من فرض كونه مجتهدًا مقيدًا في الحد بالمقلد في قوله وان المقلد يجوز عمله ببعض الاحكام عن الادلة اي نفي عنه مطلق الاجتهاد بل الاجتهاد المطلق - (دراسات اللبيب)

کرتا ہے) تیار ہونا ضروری ہے -

اِس تعریف سے معلوم ہوتا ہے کہ مجتہد مطلق (جو سبھی مسایل مین مجتہد و صاحب مذہب ہے) کے لئے کل مسایل کے لئے تیار ہونا شرط ہے نہ مجتہد مقید کے لئے جو بعض مسایل میں اجتہاد کرتا ہے یہ مجتہد مقید بعض مسایل میں جنمین اُسکے اجتہاد کو دسترس نہ ہو دوسرے امام کا مقلد بھی ہوتا ہے پس اسکو ان مسایل کی نظر سے مقلد کہنا اسکے مجتہد ہونے کو (ان مسایل میں جنمین وہ خود اجتہاد کرتا ہے) نہین مٹاتا ہے

اِن شواہد سے ہمارا دعوی دوم و چہارم ثابت ہوا - اور دعوی اول و سیوم پہلے ثابت ہو چکا ہے - اِن چارون دعاوی کے ثبوت و دلایل سے محقق ہوا کہ اولا تو ظواہر نصوص پر عمل کرنا اجتہاد نہین ہے اور اگر اسکو اجتہاد ہی مانا جاوے تو پھر مجتہدین کے سوائے اور علماء کے لئے اسکی ممانعت کی کوئی وجہ نہین ہے اور باتفاق جمہور علماء اجتہاد و تقلید مین تجزی جائز ہے - وبناءً علیہ جایز اور ممکن ہے کہ ایک شخص بعض مسایل مین (جنکا وہ ماخذ اور اصل کتاب و سنت سے نہ جانتا ہو) کسی مجتہد کا مقلد ہو اور بعض مسایل مین (جنکو آیات و حدیث سے جانتا ہو) مجتہد ہو اس بیان سے (جو صفحہ ۳ نمبر ۲ سے شروع ہوا ہے) اُن اقوال کا جو شواہد جواب اول کے مقابلہ مین پیش کئے گئے تھے جواب پورا ادا ہوا اور بخوبی ثابت ہوا کہ عمل بظاہر حدیث و قرآن اجتہاد نہین ہے

شاید اسپر کوئی اعتراض کرے کہ اجتہاد کا زمانہ تو گذر چکا ہے اس زمانہ مین اجتہاد (گو بعض مسایل مین ہو) کب ممکن ہے اور مسئلہ جواز تجزی اجتہاد صحیح بھی ہو تو اسوقت کے لوگون کو

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

327

اِس سے علاقہ کیا حلوے خوردن را روے باید مشہور مثل ہے -

اِس کے جواب مین ہمسے پہلے علماء نے بہت بسط و تفصیل سے بحث کی ہے اور یہہ بات ثابت کر دکہائی ہے کہ پچہلے زمانہ مین پہلے زمانہ کی نسبت اجتہاد آسان ہے اور اسکے وسایل سہل موجود ہین - ہم اس مقام مین اُنہین اکابر کی کلام کو نقل کر دینا کافی سمجہتے ہین -

علامہ ہارون حنفی کتاب نا ظورة الحق مین فرماتے ہین - اگر کوئی اعتراض کرے کہ یہ جو بیان

فان قیل هذا البیان ینافی ماصرحوا بان عصر الاجتهاد قد مضى واهله قد انقرض منذ زمان طویل وانقضى وان دلیل المقلد قول المجتهد ویجب الصلابة فی المذهب والمنتقل من مذهبه باجتهاد وبرهان اثم یجب علیه التعزیر وبدونهما اولى - قال صاحب الخلاصة من الحنفیة ان القاضی اذا قاس مسئلة على اخرى وحکم فظهر ان الحق بخلافه فالخصومة للمدعی علیه یوم القیمة على القاضی والمدعی لان القاضی اثم بالاجتهاد لانه لیس من اهل الاجتهاد - والمدعی اثم باخذ المال قال الغزالی من الشافعیه فی احیاء العلوم ومن لیس له رتبة الاجتهاد وهو حکم

ہوا ہے (کہ قرآن و حدیث پر عمل کرنا جایز ہے اور یہہ فقہاء کے اقوال پر عمل کرنیسے سہل و آسان ہے) اس بیان کے مخالف ہے جو علماء نے بتصریح کہا ہے کہ اجتہاد کا زمانہ گذر چکا ہے اور اسکے لایق اشخاص ایک زمانہ دراز سے تمام ہو چکے ہین (اب) مقلد کے لئے مجتہد کا قول دلیل ہے اور اسکو اپنے مذہب پر مضبوط رہنا واجب ہے - اور مذہب کو اجتہاد اور دلیل کے سبب انتقال کرنیوالا گناہگار ہے جسپر تعزیر واجب ہے تو بلا دلیل واجتہاد بطریق اولی گناہگار ہوگا - کتاب خلاصہ کے مولف نے کہا ہے جب قاضی کسی مسئلہ کو دوسرے مسئلہ پر قیاس کرکے کسی مقدمہ مین حکم لگا دے اور پہر ظاہر ہو کہ مذہبی روایت کی رو سے حق اسکا خلاف ہے تو مدعی علیہ کو قاضی اور مدعی دونون پر قیامت کو دعوی ہوگا قاضی پر اسلئے کہ اجتہاد کے لائق نہ تہا اور مدعی پر اسلئے کہ بیگانہ مال لینے مین گنہگار ہے

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir
ahmadimuslim.de

اور امام غزالی نے احیاء العلوم مین کہا ہے جسکو رتبہ اجتہاد حاصل نہ ہو (چنانچہ اس زمانہ

اهل العصر انما يفتى فيما يسئل عنه
ناقلا عن صاحب مذهبه فلو ظهر له
ضعف مذهبه لم يجز له ان يتركه
وليس له الفتوى بغيره - وما يشكل عليه
يلزمه ان يقول لعل عند صاحب
مذهبي جوابا عن هذا فاني لست مستقلا
بالاجتهاد في الشرع وقال ابو العباس
القرطبي من المالكية في شرح مسلم -
المجتهد ضربان المطلق وهو المستقل
[illegible]
باستنباط الاحكام من ادلته فهذا لا [illegible]
في انه اذا اجتهد ماجور ولكن يعسر
وجوده بل العدم في هذه الازمان
وثانيهما المجتهد في مذهب امام وهذا
غالب قضاة العدل في هذه الزمان
وشرط هذا ان يتحقق اصول امامه
وادلته وينزل عليها احكامه فيما لم
يجده منصوصة في مذهب امامه واما ما
وجده منصوصا فان لم يختلف قول
امامه عمل على ذلك النص وقد كفي
مؤنته البحث والاولى به تعرف

کے لوگون کا یہی حکم ہے) وہ جب کسی مسئلہ
سے سوال کیا جاوے اپنے امام کا مذہب
نقل کر دے - اسکو اپنے امام کا مذہب ضعیف
بہی معلوم ہو تو اسکو نہ چہوڑے اور اس کے
سوائے دوسرے مذہب پر فتوی نہ دے اور جو مسئلہ
اسکو مشکل (مخالف دلیل) معلوم ہو اسمین
یہہ کہے شاید اسکا کوئی جواب ہوگا مین مجتہد
مستقل نہین ہون کہ اسکو جانون قرطبی مالکی
نے شرح صحیح مسلم مین کہا ہے مجتہد دو قسم
[illegible]
ہین ایک مجتہد مطلق جو دلایل سے احکام نکالنے
مین مستقل ہو - اسمین شک نہین کہ ایسا مجتہد
مستحق اجر ہے ولیکن اسکا وجود مشکل بلکہ اس
زمانہ مین معدوم ہی دوسرا مجتہد فی المذہب
جو کسی امام کے مذہب مین اجتہاد کرتا ہے
چنانچہ اکثر قاضی اس زمانہ کے ایسے ہی ہوتے
ہین اسکی شرط یہہ ہی کہ پہلے اصول و دلایل امام
کو خوب جانے اور ان سے ان احکام
کو نکالے جو صریح طور پر امام کے مذہب مین نہ پاوے
اور جس حکم کو صریح طور پر امام کے مذہب مین
پاوے اسمین اگر اختلاف روایت نہ ہو

ahmadimuslim.de

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

وجہ ذلک واما ان اختلف قول امامہ فھناک یجب علیہ البحث فی الاولی من القولین علی اصول امامہ انتہی وقد اختلف اراء المتاخرین من اصحاب الشافعی فی ان الغزالی وشیخہ ابو المعالی الجوینی والرویانی من اصحاب الوجوہ فی المذھب ام لا - مع قول الرویانی لو ضاعت نصوص الشافعی لامليتها من صدری ولما ادعی السیوطی علی راس المائۃ العاشرۃ قام معاصروہ [illegible] دعواہ وکتبوا الیہ مسایل اطلق اصحابنا فیها وجہین وطلبوا منہ الترجیح علی قواعد الاجتہاد فرد السوال من غیر جواب واعتذر بان لہ شغلا یمنعہ عن النظر فیہ. فاذا ظہر نزول ھولاء وتقصیرھم عن ھذا القدر فکیف من دونہم بالکثیر من ذلک

تو اسکو عمل مین لاوے اور بحث کی مشقت سے نجات پاوے - اور اگر اسکی دلیل و وجہ کو جان لے تو یہہ بہتر ہے اور جس حکم مین امام کے دو مختلف قول پاوے اسمین دونون اقوال سے اولی قول کی بحث و کرید کو واجب خیال کرے متاخرین شافعیہ کا اسمین اختلاف ہے کہ امام غزالی اور انکا اوستاد ابو المعالی (امام جوینی) اور رویانی شافعی مذہب مین مجتہد محتمل قول امام کے وجوہات بیان کرنیوالے ہین یا نہین - باوجودیکہ رویانی نے یہہ کہہ رکہا ہے کہ اگر [illegible] امام شافعی کے سبہی اقوال جاتے رہین تو مین انکو اپنی یاد سے لکہدون اور جب امام سیوطی نے دسوین صدی کے سرے پر مجتہد ہونیکا دعوی کیا تو اسکے ہمعصر مقابلہ کو کھڑے ہو گئے اور اسکو ایار کمان کا نشانہ بنایا اور اسکے دعوی کو نمانا اور انکی طرف کئی مسایل جو شافعی مذہب مین دو طرح پر بیان کئے گئے تہے لکہکر بہیجے اور بقواعد اجتہاد کسی ایک وجہ کی ترجیح کے خواستگار ہوئے امام سیوطی نے اِن مسایل کو واپس کیا اور کسی شغل کے بہانہ سے اسکے دیکھنے سے عذر کیا - جب ایسے لوگون کا اس رتبہ سے نیچے ہونا اور قاصر رہنا ظاہر ہوا تو پہر انسے نیچے والونکا کیا حال

مطبع ریاض ہند امرتسر مین چہپا

قلت الادلة الدالة على وجوب التمسك
بالكتاب والسنة والاجماع والقياس عامة
لما تفيده من الحكم من غير تخصيص
بشخص دون شخص وعصر دون عصر
ولا يجوز العدول عن مقتضاها الا
لضرورة العجز مقدرا بقدرها ولذلك
صرح غير واحد من العلماء ان الاجتهاد
فرض دائم وحق قائم الى قيام
الساعة وانقراض هذه النشاءة
ودعوى انقراض عصر الاجتهاد وفقدان
اهله نقول لا دليل عليه قال محمد بن
عبد الكريم الشهرستاني في كتاب
الملل والنحل النصوص متناهية و
الوقائع غير متناهية - وما لا يتناهى
لا يضبطه ما يتناهى فالاجتهاد والقياس
واجب الاعتبار حتى يكون بعد كل حادثة
اجتهاد - وكلام الغزالي على سبيل الالزام
على معاصريه في خوضهم على المناظرات
طلبا للجاه والمال - وقد صرح صاحب
احمد بن علي بن برهان العاصي

(اسکے جواب مین) مین (مولف ناظورہ)
کہتا ہون کہ قرآن وحدیث وغیرہ دلایل
شرعیہ سے تمسک کرنیکی دلایل ہر ایک کو
اس تمسک کی اجازت دیتے ہین کسی شخص
اور کسی زمانہ کو اس سے خاص نہین کرتے
ان دلایل کے مقتضا سے عدول کرنا بجز
حالت ضرورت جسکی حد زمانہ ناواقفی
ہے جائز نہین اسی نظر سے بہت سے
علماء نے صاف کہا ہے کہ اجتہاد دائمی
فرض ہے اور قیامت تک رہنے والا ہے
اور یہہ دعوی کہ اجتہاد کا زمانہ گذر چکا ہے
اور اسکے لایق اشخاص تمام ہوئے محض
بناوٹ ہے جس پر کوئی دلیل نہین -
محمد بن عبد الکریم شہرستانی نے کتاب
ملل ونحل مین کہا ہے کہ آیات واحادیث
محدود ہین اور احکام کے موقع غیر محدود
اور محدود سے غیر محدود کا انضباط مشکل
ہے - اسلئے اجتہاد کا اعتبار ضروری ہوا
تاکہ ہر ایک موقع پر اجتہاد کام آوے -
اور جو امام غزالی نے اس اجتہاد کو اپنی زمانہ میں
اٹھایا ہے یہان لوگون کے الزام کے لئے تھا جو انکے وقت دنیا ومال کے لئے جھگڑے کرتے تھے انکو

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

لا یلزمه التقلید بمذهب و رجحه
النووی وکلام القرطبی فی المجتهد
المطلق کاصحاب المذاهب المتبوعة
وکلام الخلاصة محمول علیه ولا یدل
کلامهم قط علی امتناع وجوده
بل علی عدم وجدانه فی تلک الازمنة
ومبنی علی الاستقراء الناقص فحسب
ومایدریهم باحوال البلدان النائیة
والازمان الاتیة۔
ولعل الله یحدث بعد ذلک امرا۔ ولا
یلزم من عدم کون الغزالی والجوینی
والرویانی والسیوطی مجتهدین ان لا
یکون مجتهد غیرهم لو سلم انهم لم
یبلغوا رتبة الاجتهاد وقد قال ابن
الرفعة لا یختلف اثنان فی ان ابن عبد السلام
وابن دقیق العید بلغا رتبة الاجتهاد
انتهی وابن عبد السلام من رجال المأة
السابعة وابن دقیق العید مات سنة
اثنین وسبع مائة وابن الهمام لیس دونه

شاگرد احمد بن علی نے صاف کہا ہے
کہ عامی کو کسی مذہب کی تقلید لازم نہیں ہے
اور اسی کو امام نووی نے ترجیح دی ہے۔
اور جو قرطبی نے کہا ہے وہ مجتہد مطلق
کی نسبت ہے اور خلاصہ کا قول بھی اسی پر
محمول ہے۔
اور انکی کلام میں وجود مجتہد کا محال ہونا
ہرگز نہیں پایا گیا ہاں اس زمانہ میں مجتہد
کا موجود نہونا انکی کلام میں پایا جاتا ہے
جو انکے نقصان تلاش پر مبنی ہے انکو دور دراز
کے شہروں اور آیندہ زمانوں کا حال کیا معلوم
ہے۔ شاید خدا اسکے بعد کوئی اور امر پیدا
کرے۔ اور غزالی و جوینی و رویانی و
سیوطی کے مجتہد نہونے سے (اگر اسکو مان
بھی لیا جاوے) یہ لازم نہیں آتا کہ انکے
سواے اور کوئی مجتہد نہو۔
ابن الرفعہ نے کہا ہے اس بات میں دو شخصوں کا
بھی خلاف نہیں ہے کہ ابن عبد السلام اور ابن
دقیق العید رتبہ اجتہاد کو پہنچ چکے ہیں ابن عبد السلام
ساتوین صدی کا آدمی ہے اور ابن دقیق العید سات سو دو سنہ ۷۰۲ میں فوت ہوا اور ابن الہمام
کی راے اس سے کچھ کم نہیں ہے۔

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

بدون شانهما بل هو احق بذلك منهما ومعنے قولهم دليل المقلد قول المجتهد ان العاجز عن فقه الدليل الشرعي المضطر الى التقليد ليس عنده دليل يرجح الفعل على الترك او بالعكس سوے قول المجتهد الذى يقلده وينتحل رايه وليس معناه ان غير المجتهد يجب عليه تقليد غيره ولا يجوز له التمسك بالادلة وقد عرفت انه ليس من ضرورة ان لا يكون الرجل مجتهدا ان يكون مقلداً —

وما نقل بعضهم فى كتاب تحرير الاصول من انه انعقد الاجماع على عدم العمل بمذهب مخالف للائمة الاربعة لا يصح اصلاً فان المذكور فى التحرير ما نقله عن كتاب البرهان لابى المعالى الجوينى ان اجماع المحققين على منع العوام من اعيان تقليد الصحابة بل عليهم اتباع الذين سبروا ووضعوا ودونوا۔ ثم قال وعلى هذا ماذكره بعض المتاخرين يعنے ابن الصلاح منع تقليد غير الاربعة لانضباط مذاهبهم وتقييد مسائلهم وتخصيص

وہ اِن دونوں سے مجتہد ہونیکے لئے زیادہ لایق ہے اور جو انہوں نے کہا ہے مقلد کے لئے قول مجتہد دلیل ہے اسکے معنے یہہ ہین کہ جب کوئی دلیل شرعی سے عاجز ہوکر تقلید ہی کرنیکو لاچار ہوا اسکے لئے بجز قول مجتہد جسکی وہ تقلید کرتا ہے اور اسکی رائے لیتا ہے اور کوئی دلیل نہین ہے اور اسکی معنی یہ نہین کہ جو مجتہد نہو اسکو غیر کی تقلید واجب ہے اور دلایل سے تمسک ناجائز۔ اور یہہ تم پہلے جان چکے ہو کہ [illegible] ضروری نہیں ہے [illegible] کہ وہ مقلد ہی ہو جاوے۔

اور جو بعض لوگون نے تحریر ابن الہمام سے نقل کیا ہے کہ چارون مذہب کے مخالف عمل نکرنے پر اجماع ہو چکا ہے یہ ہرگز صحیح نہین ہے تحریر مین تو صرف اس قدر ہے جو اس نے کتاب برہان سے نقل کیا ہے کہ محققون کا اسپر اجماع ہے کہ عوام لوگ صحابہ کی تقلید نکیا کرین ان پر ان لوگون کا اتباع واجب ہے جنہون نے خوض کرکے مسایل کو بنایا اور کتابون مین جمع کیا پہر کہا اسی بنا پر ابن الصلاح نے مذاہب اربعہ کے سوائے اور مذاہب کی تقلید سے منع کیا ہے

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

(330)

عمومها ولم يدر مثلها في غيرهم
لانقراض اتباعهم انتهى-

قال ابن امير الحاج في شرحه وحاصل
هذا انه امتنع تقليد غير هؤلاء لتعذر
نقل مذهبهم وعدم ثبوته حق الثبوت
لا لانه لا يقلد غيرهم ومن ثم قال
الشيخ عز الدين بن عبد السلام لا خلاف
بين القولين في الحقيقة بل ان تحقق
ثبوت مذهب عن واحد منهم جاز
تقليده وفاقا والا فلا وقال ايضا
اذا صح عن بعض الصحابة مذهب في حكم
من الاحكام لم تجز مخالفته الا بدليل
اوضح من دليله انتهى-

فانظر الى هذا الناقل كيف افترى
بهتانا عظيما واثما مبينا وقال
انعقد الاجماع- وحمله على الاجماع
الشرعي احد الادلة الاربعة وتعصب
على الحق ثم نسبه الى ابن الهمام
وانما هو نقل عن غيره اتفاق من صنفه

کیونکہ صرف انکے مذہب میں انضباط پایا جاتا
ہے اور مسایل کا عام ہونا اور خاص ہونا
اور بلا قید و مقید ہونا سب بیان ہو چکا ہے
جسکی نظیر اور مذاہب مین پائی نہین جاتی کیونکہ
انکے اتباع و انصار گذر چکے ہین -

ابن امیر حاج نے شرح تحریر مین کہا ہے کہ
اسکا حاصل یہ ہے کہ غیر مذاہب کی تقلید اسلئے
منع ہے کہ انکے مذہب کی ٹہیک ٹہیک نقل نہین
ملتی نہ یہ کہ انکے سوائے کسی اور کی تقلید جایز
ہی نہین ہے - اسی لیئے شیخ عز الدین بن
عبد السلام نے فرمایا ہے کہ ان دونوں اقوال
مین در حقیقت اختلاف نہین ہے بلکہ ان
اماموں مین سے کسی کا مذہب بتحقیق ثابت
ہو تو اسکی تقلید بھی بالاتفاق جایز ہے اگر ثابت
نہ ہو تو نہین اور یہ بھی شیخ نے کہا ہے کہ
جب بعض صحابہ کا کسی حکم مین کوئی مذہب
ثابت ہو تو اسکی مخالفت بھی جایز نہین ہے
مگر ایسی دلیل کے لحاظ سے جو اس مذہب کی
دلیل سے واضح ہو کلام شیخ تمام ہوا-

پس تم دیکھو اس ناقل مضمون تحریر نے کیسا بہتان باندھا اور کہدیا کہ ایمہ اربعہ کے مذہب کے سوائے
اور مذاہب کی تقلید ناجایز ہونے پر اجماع ہو گیا ہے اور اس اجماع کو اجماع شرعی بتایا یہ اسبات کو

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

ذلك الغير بالتحقيق والله اعلم به وقد اعترض عليه بان ذلك انما يوجب تقليد الاربعة فحسب لا من عداهم جمع وسيروان لم يكن اكثر ولا يجب اتباعهم — والحق انه لا يصح هذا النقل اصلاً لما من الادلة وتصريحات الائمة وكيف يصح هذه الدعوے وانی وقع هذا الاجماع بل الاجماع على خلافه وقد صرح ابن الهمام نفسه في فتح القدير وغيره ما ينافيه قال في فتح القدير لا دليل على وجوب اتباع المجتهد المعين بالتزامه نفسه ذلك بل الدليل اقتضى العمل بقول مجتهد فيما احتاج اليه لقوله تعالى فاسئلوا اهل الذكر ان كنتم لا تعلمون — والسوال انما يتحقق عند الحادثة المعينة وحينئذٍ اذا ثبت عنده قول المجتهد وجب العمل به والغالب ان مثل هذه يعني منع الانتقال الزامات منهم لكف الناس من تتبع الرخص

ابن الہمام کیطرف نسبت کیا اور درحقیقت ابن الہمام نے دوسرے شخص سے عوام کے لئے مذاہب صحابہ پر عمل کرنیکے ممانعت پر خاص اُن لوگونکا اتفاق جسکو وہ محقق قرار دیتا ہے نقل کیا ہے پہر اسپر اعتراض کیا ہے کہ اس اتفاق سے چار اماموں کی خصوصیت تقلید ثابت نہیں ہوتی۔ کیونکہ اُن کے سوا اور اماموں نے بہی خوض و تصنیف کی ہے گو کثرت سے نہو اور حق یہہ ہے کہ یہہ نقل کیونکر [illegible] ہو سکتا ہے اور یہہ اجماع کہان ہے اجماع تو اسکے خلاف پر ہے ابن الہمام نے خود فتح القدیر میں اسکا خلاف بتصریح کہا ہے کہ مجتہد معین کی تقلید کے واجب ہونے پر کوئی دلیل نہین دلیل یہی چاہتی ہے کہ کسی مجتہد کی تقلید بوقت حاجت کر لے چنانچہ اس آیت مین ہے پوچہو اہل ذکر سے اگر تم نہ جانتے ہو۔ اور یہہ سوال کسی خاص موقع پر پایا جاتا ہے اور اسوقت جب سایل کو کسی مجتہد کا قول ثابت ہو اسپر اسکو عمل لازم ہے غالباً یہہ جو لوگون نے کہا ہے کہ ایک مذہب سے دوسرے کیطرف انتقال منع ہے یہہ لوگون کو رخصتون اور آسان باتون

ہمکو اس آیۃ کی اس تفسیر مین کلام ہے جو ہم ضمیمہ اخبار سفیر ہند نمبر ۱۵ مطبوعہ [illegible] مین لکھ چکے ہین۔

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir
ahmadimuslim.de

واخذ العامی فی کلِّ مسئلۃ بقول مجتہد اخف علیہ۔

وانا لا ادری ما یمنع من ھذا من النقل والعقل فکون الانسان یتبع ما ھو اخف علی نفسہ من قول مجتہد مسوغ لہ الاجتہاد ما علمت من الشرع ذمہ علیہ وکان صلی اللہ علیہ وسلم یحب ما خفف علی امتہ الا قال القرافی انعقد الاجماع علی ان من اسلم فلہ ان یقلد من شاء من العلماء بغیر حجر واجمع الصحابۃ رضی اللہ عنہم ان من استفتی ابا بکر وعمر وقلدھما فلہ ان یستفتی ابا ھریرۃ ومعاذ بن جبل وغیرھما ویعمل بقولھم من غیر نکیر فمن ادعی رفع ھذین الاجماعین فعلیہ البیان اوالدلیل ھذا کلامہ وقد ضبط وسبر مذھب جماعۃ من الائمۃ سوی الاربعۃ ولھم اصحاب ینتحلونہ واتباع یعملون بہ الی ان سرد اسماءھم واسماء من تبعھم منھم عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ

کے تلاش کرنیسے روکنے کیلئے کہا ہے مگر مین (ابن الہمام) نہین جانتا کہ اس سے عقل یا شرع کی طرفسے کونسا مانع ہے بلکہ انسان کا آسان بات کی تابع ہونا شرع کے روسے منع نہین ہے۔ اور آنحضرت صلعم اپنے امتہ کے لئے تخفیف کو دوست رکہتے۔ قرافی نے کہا ہے اس پر اجماع ہو چکا ہے کہ جو اسلام لاوے وہ جس عالم کی چاہے بلا روک تقلید کرے اور صحابہ کا اسپر اجماع تہا کہ جو ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہ سے مسائل پوچہے اور ان کی تقلید کرے وہی ابوہریرہ و معاذ بن جبل وغیرہ سے مسائل پوچہے اور بلا انکار انکے اقوال پر عمل کرے۔ پس جو ان دونون اجماعون کے اٹہانیکا مدعی ہو اسپر دلیل یا بیان لازم ہے

اور ضبط و خوض جو آئمہ اربعہ کے مذاہب مین تبایا گیا ہے اور اماموں کے مذاہب مین بہی پایا جاتا ہے انکا اتباع بہی موجود ہین جو انکے رائے لیتے ہین اور اسپر عمل کرتے ہین پہر ان اماموں کا اور انکی اتباع کا

ahmadimuslim.de

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

وسفیان الثوری - وابی ثور وداود
بن علی الظاهری ومحمد بن جریر الطبری
وابی بکر محمد بن خزیمة وبقی بن مخلد
القرطبی واسحق بن راهویه ترکنا
التفصیل مخافة السامة والتطویل
ثم قال فکیف یصح دعوی هذا الاجماع
ومعنی وجوب الصلاة فی المذهب
وجوب الثبات علی الطریقة الثابتة
عن النبی صلعم والصحابة والتابعین [illegible]
[illegible]
ومن بعدهم من ایمة الدین والسلف
الصالحین علی ما بیناه - لا التقلید
بفتوی فقیه واحد والتعصب له
علی صاحبه من غیر قیام دلیل
یوجب ذلك ومن یتعصب لواحد من
الایمة دون البواقی ویری ان قوله
هو الصواب ویجب اتباعه ورد غیره
وان ظهرت قوته ونهضت حجته فهو
ضال جاهل بمنزلة من یتعصب
لواحد من الصحابة کالروافض والخوارج
والنواصب وغیرهم من اهل البدع والاهواء
وقال الرافعی وغیره الواجب الا ما اوجبه الله

علامہ ہارون نے نام لیا ہے از انجملہ عبد اللہ
بن عباس اور سفیان و ابو ثور و محمد بن جریر
طبری و ابن خزیمہ و قرطبی و اسحاق بن
راہویہ ہیں ان لوگون کی تفصیل حال کو
خوف تطویل و ملالت ناظرین سے ترک
کر دیا ہے پھر علامہ ہارون نے کہا ہے
کہ ایسی حالت مین انکا دعوی اجماع کیونکر
صحیح ہے اور مذہب پر ثابت رہنے کے
معنی یہ ہین جو آنحضرت و اصحاب و تابعین [illegible]
اور انکے پچھلے ائمہ دین اور سلف صالحین
سے ثابت ہوا اسپر قایم رہے نہ یہ کہ کسی
ایک فقیہ کے فتوی سے مقید ہو رہے اور
اسکے لئے بلا دلیل تعصب کرے جو کوئی ایسا
تعصب کرے کہ ایک امام کی پیروی مین کہہ
اور اسی کے قول کو صواب اور اسکے اتباع
کو واجب جانے اگرچہ اسکے خلاف کی
قوت معلوم ہو وہ گمراہ اور جاہل ہے
جیسے وہ شخص جو کسی ایک صحابی کے اتباع
مین تعصب کرتا ہے جیسے روافض اور خوارج
اور نواصب کا حال ہے امام رافعی نے کہا ہے واجب
وہی ہے جو خدا اور رسول نے واجب کیا ہو۔

وداود ظاہری

و رسول ہے

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir　ahmadimuslim.de

ولم یوجب اللہ ورسولہ علی احد من الناس
ان یتمذہب بمذہب رجل من الائمۃ
فیقلدہ فی دینہ کل ما یأتی منہ دون غیرہ
علی ان ابن حزم قال اجمعوا انہ لا یحل للحاکم
ولا لمفت تقلید رجل فلا یحکم ولا یفتی
الا بقولہ انتہی۔ قال ابن امیر الحاج فی
شرح التحریر وقد انطوت القرون الفاضلۃ
علی عدم القول بذلک بل لا یصح للعامی
مذہب ولو تمذہب بہ لعدم تأہلہ
ولیس لہ نظر وبصیرۃ بالمذہب علی حسبہ
ولا یعرف فتاوی امامہ واقوالہ [illegible]
بانہ حنفی او شافعی کقولہ انا فقیہ او نحوی
وکیف یصح لہ الانتساب بالدعوی المجردۃ
من الحجۃ والقول الفارغ من المعنی من
کل وجہ ہذا کلامہ۔ وکیف یتخیل
صحۃ ذلک والکلمۃ الشایعۃ بین الامۃ
من قولہم اتفاقہم حجۃ قاطعۃ واختلافہم
رحمۃ واسعۃ تشہد علیہ بخلافہ وعکسہ
بغیر مرادہ فانہ لو جعل اتباع الواحد واجبا
وتقلیدہ لازما یکون تضییقا وای تضییق وفی
اتباع الناس للعلماء علی التوزیع لیس فیہ شیء

اور خدا اور رسول نے کسی پر واجب نہین کیا
کہ اماموں مین سے کسی ایک کی تقلید کو
اختیار کرے۔ اور اورون کے اقوال کو رد کرے
ابن حزم نے کہا ہے کہ اس پر اجماع ہے کہ کسی
حاکم اور مفتی کو ہر حکم و فتوی مین ایک ہی مجتہد
کی تقلید حلال نہین۔ ابن امیر حاج نے کہا ہے
کہ افضل زمانہ کے لوگ اسی پر گذرے ہین بلکہ
عامی کا کوئی مذہب (اختیار بھی کر لے تو)
صحیح نہین ہے۔ نہ اوسکو مذہب مین نظر و
بصیرت نہ امام کے اقوال و فتوون کی خبر
اسکا ایسا دعوی [illegible] کہ مین حنفی ہون یا شافعی
ایسا ہے کہ مین مجتہد یا نحوی ہون صرف دعوے
سے کسی مذہب کیطرف منسوب ہونا کیونکر صحیح
ہو سکتا ہے۔ یہہ ابن امیر الحاج کا کلام
ہے اور عامی کے لئے ایک مذہب کا لازم
ہونا کیونکر صحیح خیال کیا جا سکتا ہے جس حالت
مین یہہ مشہور بات کہ اتفاق امت دلیل قطعی
اور اختلاف رحمت ہے" اس کے خلاف پر شاہد
ہے کیونکہ اگر ایک امام کا اتباع واجب ہو تو
لوگون کو تنگی ہوتی ہے اور کیسی کچھ تنگی
اور لوگون کو علماء کے پیروی تقسیم کے ساتھ

ahmadimuslim.de

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

من التخفيف والتوسيع وانما يحصل التوسع
بجواز اتباع كل لكل في المسئلة الخلافية
التى سوغ فيه الخلاف - قال ابو يزيد
البسطامي اختلاف العلماء رحمة الا في
تجريد التوحيد ذكره القشيري في رسالته
وقال الشيخ محي الدين رح في الفتوحات
وبحمد الله جعل ذلك رحمة لنا لولا ان
الفقهاء حجرت هذه الرحمة على العامة
بالزامهم مذهب شخص لم يعينه الله ورسوله
ولا دل عليه كتاب ولا سنة صحيحة ضعيفة
ومنعوا ان يطلب رخصة فى مذهب عالم
آخر اقتضاه اجتهاده وشددوا في ذلك
ثم قال والذى وسعه الشرع لهذه الامة
بتقييد حكم المجتهدين ضيقه علماء الفقهاء
بربط الرجل بمذهب خاص لا يعدل عنه
الى غيره والحجر عليه ما لم يحجر الشرع واما
الائمة مثل ابى حنيفة ومالك واحمد بن حنبل
والشافعى رحمهم الله تعالى فحاشاهم
عن ذلك ما فعله واحد منهم قط ولا نقل
عنهم انهم قالوا لاحد اقتصر علينا وقلدنا في
فيما افتيناك به بل المنقول عنهم خلاف هذا انتهى -

کہ یہہ فلانے کا پیرو ہے اور یہہ فلانے کا کچھہ
تخفیف وسہولت نہین رکھتی - سہولت تو یہین
ہے کہ ہر کسیکو ہر کسی کی پیروی (اون مسایل
مین جنمین اختلاف علماء جایز ہے) جایز ہو -
ابو یزید بسطامی نے فرمایا ہے علماء کا اختلاف رحمت
ہے (بجز مسئلہ توحید کو خالص کرنیکی) اسکو امام
قشیری نے نقل کیا ہے شیخ محی الدین بن عربی نے
فتوحات مین کہا ہے خدا کا شکر ہے کہ یہہ اختلاف
علماء ہمارے لئے رحمت ہوا اگر اِس رحمت کو فقہا ایک
شخص کی پیروی [illegible] نہین کیا)
لازم ٹہراکر اور لوگون کو شرعی رخصتون کی پیروی
سے مانع ہوکر بند نہ کردین - پہر فرمایا جس امر کو شرع
نے فراخ کیا ہے فقہا نے اوسکو ایک مذہب کی قید
اور اس روگ لگانیسے (جو شرع نے ان پر نہین لگائے)
بند کردیا ہے - اماموں ابو حنیفہ ومالک واحمد و
شافعی نے یہہ کام ہرگز نہین کیا اون سے کہین
منقول نہین ہے کہ اونہون نے کسیکو کہا ہو
کہ ہمارے ہی قول کے پابند رہو اور نہ یہہ کہا ہے
کہ ہر بات مین جو ہم فتوی دین ہماری تقلید کرلو
اون سے تو اس کا خلاف منقول ہے ابن العربی نے
کتاب تنبیہات مین کہا ہے جو ایک امام کے لئے

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

(307)

قال ابن العز فی التنبیهات علی مشکلات الهدایة من یتعصب لواحد معین غیر الرسول ویری ان قوله هو الصواب الذی یجب اتباعه دون غیره فهو جاهل بل کافر[+] یستتاب فان تاب والاقتل لجعله بمنزلة النبی المعصوم هذا کلامه وبالجملة لا یمکن ان یوجد دلیل یوجب علی احمد بن محمد اتباع ابی حنیفة رح وعلی احمد بن عمر اتباع الشافعی رح ثم العمل بمقتضی الادلة الشرعیة والتمسک بالاصول الاربعة والاخذ بها لیس من الانتقال فی شیء ولو سلم وفرض ان التشدیدات التی [illegible] فی کتب المتاخرین فی حق المنتقل من مذهب الی آخر صحیحة فمحلها من ینتقل انتقالا کلیا بغیر برهان یدعوه الیه او اعتقاد رجحان یحمله علیه بل بمجرد التهاون وعدم المبالاة او اتباع هوی النفس وقضیة الطبع کما قیل فی وجیه الدین المعروف بابن الدهان النحوی انه کان حنبلیا

تعصب کرے اور یہ سمجھے کہ اسیکا قول حق ہے اور اسیکا اتباع واجب ہے وہ جاہل ہے بلکہ کافر[+] اس سے توبہ لیجاے وہ توبہ نہ کرے تو قتل کیا جاے کیونکہ اوس نے اس امام کو پیغمبر کی جگہہ ٹھہرایا ہے یہہ ابن العز کا کلام ہے حاصل بحث کا یہہ کہ ایسی دلیل کا جو احمد پر ابو حنیفہ کی پیروی کو واجب کرے اور محمود پر شافعی کی پیروی کو واجب کرے کہین وجود نہین ہے پھر یہہ بہی جاننا چاہیے کہ دلایل شرعیہ کتاب و سنت وغیرہ پر عمل کرنا انتقال مذہبی کے قسم سے نہین اور اگر ہم ان سختیون کو جو انتقال مذہبی پر فقہاء متاخرین نے اپنی کتابون مین [illegible] مان لین تو بہی انکا محل وہ لوگ ہین جو کسی مذہب کو بالکل بلا دلیل چہوڑدین اور محض سستی اور بے پرواہی و ہوائی نفس سے یہہ کام کرین جیسا کہ ابن الدہان نحوی سے وقوع مین آیا ہے کہ وہ حنبلی تہا پہر شافعی مذہب کیطرف انتقال کیا پہر حنفی ہو گیا جب خلیفہ وقت نے اپنے

+ ابن العز کا یہہ حکم قتل و تکفیر تشدد ہے۔ ہمکو اس سے اتفاق نہین ہے ہمارے نزدیک ایسا تعصب کفر عملی و اجتہادی ہے نہ کفر اعتقادی و عنادی جو خروج ملت کا سبب ہوتا ہے جبتک قطعی قرائن سے ثابت نہ ہو کہ وہ متعصب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو رسول نہین جانتا اپنے امام کو رسالت مین آنحضرت کا

انتقل الی مذهب الشافعی ثم تحول
حنفیا حین طلب الخلیفة نحویا یعلم
ولده النحو ثم انه تحول شافعیا حین شغرت
وظیفة تدریس النحو بالنظامیة لما شرط
صاحبها ان لا ینزل فیها الا الشافعی ۔
الی ان سرد اسماء من انتقل من مذهب الی
مذهب من الائمة الکبار من غیر ذم احد
ولا انکار بنحو ما فصلناه فی الضمیمة الثالثة
من المجلد الاول من اشاعة السنة فلا تعجب
[illegible] ثم قال
فان قیل قد ذکرت ان الکتب الخمسة التی
هی اصول المذهب کالاخبار المتواترة او المشهورة
وان المتون کالنصوص وما سواها کالاخبار
الاحاد فکیف یکون الامر علی ما ذکرت
قلت تلک کلمة حق وانت ترید بها معنی
باطلا وذلک لان کون الکتب الخمسة کالاخبار
المتواترة او المشهورة فی کونها ثابتة عن محمد بن الحسن

بیٹے کی تعلیم کے لئے نحوی اوستاذ چاہا پھر شافعی
ہوگیا جب مدرسہ نظامیہ مین نحوی مدرس کا عہدہ
خالی ہوا جسمین بانی مدرسہ کے یہہ شرط تھی کہ اسمین
بجز شافعی مدرس کے کوئی نہ رکہا جاویگا ۔
پھر علامہ نارد نے اون اماموں کو بتفصیل بیان کیا
جنہون نے ایک مذہب سے دوسرے مذہب کے
طرف انتقال کیا اور انپر کسیکا انکار نہ ہوا ۔ اس
تفصیل کے مطابق جسکا بیان ضمیمہ اشاعۃ السنہ نمبر ۳
جلد ۱ مین ہوچکا ہے ۔
[illegible]
کہ پانچ کتابین تصانیف امام محمد بن حسن جو اصول
مذہب (حنفی) کہلاتے ہین متواتر یا مشہور حدیثون
کی مانند ہین اور متن کتب فقہ آیات قرآنی کی مانند
ہین اور اسکو سوای اور روایات اخبار احاد کی مثل
ہین پھر جو تمنے کہا ہے کہ مسلمان کسی ایک امام
کا مقلد نہ ہو رہے کچھہ اپنا اجتہاد بہی کرے کیونکر
صحیح ہو سکتا ہے تو اس کے جواب مین کہونگا کہ علما کا

شریک سمجہتا ہے اور یہہ امر اس کلمہ گو (جو منافق نہ ہو) کی نسبت تجویز نہین کیا جا سکتا اور حکم
قتل تو کفر اعتقادی وعنادی پر بہی مطلقاً لگایا نہین جا سکتا جبتک کہ وہ شروط متحقق نہ ہون جو
کفر قتل کفار کے لئے شرع مین مقرر ہین جنکی تفصیل ہمارے رسالہ الاقتصاد فی مسائل الجہاد
مین ہے اور ان کا خلاصہ اشاعۃ السنہ نمبر (۶) جلد ۲ وغیرہ مین مذکور ہے ۔

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

308

رحمه الله بالتواتر والشهرة مثل الاخبار
الثابتة عن محمد رسول الله صلى الله تعالى
عليه وسلم كذلك لا في كونها حقا البتة
ثابتة في نفس الامر معصومة المراد محروسة
المفاد عن الكذب والخطاء والريب بحيث
يجب على كل احد وصل اليه الاخذ
به والعمل بموجبه كخبر الرسول الواجب
الاتباع اللازم الامتثال باوامره ونواهيه
وليس معنى كون المتون كالنصوص انها مثل
ايات الكتاب واحاديث الرسول في القوة
وكونها قطعية يقينية بحيث تجري مجراها
في وجوب التمسك بها [illegible] على كل احد و
تضليل المعرض عنها والعادل عن مقتضيها
بل لما كان وضع المتون لجمع اقوال صاحب
المذهب حفظها دون غيرها فالمذكور
فيها بمنزلة صريح المعزى الى ابي حنيفة
مثلا بقوله قال ابو حنيفة رحمه الله -
ثم هذا الاعتماد انما هو على المتون التي
سنصف لها فيما سيتلى عليك واما
المتون المحدثة في القرون المتاخرة فلها
مايقول عن ذلك لكون اصحابها غير ثقة مع

یہہ قول تو حق ہے پر معترض نے اس سے غلط معنے
مراد لئے ہین ان پانچ کتابون کا متواتر یا مشہور
حدیثون کی مانند ہونا اس معنی کر سے ہے کہ وہ امام محمد
بن حسن سے بتواتر یا شہرت منقول ہین جیسے کہ احادیث
صحیحہ (متواترہ) آنحضرت سے بتواتر منقول ہین
نہ اس معنی کر کہ جو کچھہ ان کتابون مین ہے وہ
حق ہے اور نفس الامر مین ثابت ہے اور کذب و خطا
سے محفوظ ہے اور اسمین کسیکو شک کرنیکی مجال
نہین ہے اور ہر کسیکو انکا ماننا اور ان پر عمل کرنا
واجب ہی جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث
پر عمل واجب ہے اور کتب فقہ کی متون آیات و
احادیث کی [illegible] یہہ معنی نہین ہین [illegible] وہ
قوت ثبوت اور قطعیت صحت مین قران و حدیث
کی مثل ہین تا کہ ان پر عمل و تمسک ہر ایک پر واجب
ہو اور ان سے اعراض گمراہی ہو۔ بلکہ معنی اسکے
یہہ ہین کہ جو اقوال صاحب مذہب ان مین مذکور
ہین وہ صاف طور پر صاحب مذہب سے منقول
ہین چنانچہ متن بنانیسے یہی غرض ہوتی ہے
کہ اس مذہب کی بانی کے اقوال اسمین جمع کئے
جاوین ۔ ۔ ۔ پھر یہہ اعتماد علماء کا ان متون
پر ہے جنکو ہم آیندہ بیان کرین گے ۔ رہے وہ متن

ahmadimuslim.de

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

ما يختلسون فيها من اقوال الشروح والفتاوى وغيرها۔

ثم ذكر بعض الامثلة لذلك وذكر اقوال العلماء في تقديم العمل بالنصوص على الاراء ثم قال واما حال الكتب المصنفة في الفقه والفتاوى وغيرها فهو على جملة اتفقت كلمة المتقدمين والمتاخرين عليها وان اختلفت عباراتهم فيها اما الاولون فعباراتهم لا يصح عن وما في النوادر الى ابى حنيفة والى ابى يوسف ومحمد رحمه الله اذا كان السند متصلا او وجد في كتاب مشهور معروف تداولته الايدى۔ واما الآخرون فقالوا لا يؤخذ بقول كل كتاب وان ما في المتون مقدم على ما في الشروح وهو مقدم على ما في الفتاوى وتفصيل المقام ان المسائل الفرعية في مذهبنا على مراتب الاولى مسائل الاصول وهى ظاهر الرواية وظاهر المذهب هى التى اشتملت عليها تاليف محمد بن الحسن من الجامعين والسيرين والزيادات والمبسوط وهذه

جو پچھلے زمانوں مین بنائے گئے ہین سوا اس درجہ اعتماد سے کمتر ہین انکے مصنف ایسے ثقہ نہین پھر وہ ان متنون مین شرحون اور فتاوون وغیرہ سے بھی اقوال لے لیتے ہین اس کے بعد علامہ نے ان کم اعتبار متنون کے بعض مسائل کو بطور تمثیل بیان کیا اسکے بعد کہا کتب فقہ و فتاوی کے حالات پر متقدمین اور متاخرین علما کے کلمات کا اتفاق ہے اگرچہ ان کے بیانات و عبارات مختلف ہین متقدمین تو یہ کہتے ہین کہ جو کتب نوادر مین ہو اسکو امام ابی حنیفہ اور ان کے شاگرد امام ابو یوسف و امام محمد کی طرف منسوب کرنا صحیح نہین ہے بجز اس روایت کے جسکی سند متصل ہو یا وہ کسی مشہور کتاب مین پائی گئی ہو۔ متاخرین نے یون کہا ہے کہ ہر ایک کتاب کی روایت لائق قبول نہین ہے اور جو متنون مین ہے وہ شرحون سے مقدم ہے"۔ اور جو شرحون مین ہے وہ فتاوون سے مقدم ہے"۔ اسکی تفصیل یہہ ہے کہ ہمارے مذہب (حنفی) کے فروعی مسایل کے تین درجہ ہین۔ درجہ اول مسائل اصول مذہب اور اسکو ظاہر الروایۃ اور ظاہر المذہب بھی کہتے ہین یہہ اصول مسائل وہ ہین جو امام محمد کی کتابون (جامع صغیر

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

المسائل التی اسندها محمد بن الحسن عن
ابی یوسف عن ابی حنیفة وصنف تلک
الکتب فی بغداد ثم تواترت عنه او
اشتهرت بروایة جمع کثیر وجم غفیر من
الصحابة قد بلغ عددهم مبلغا لا یجوز
العقل تواطؤهم علی الکذب والخطأ
وهلم جرا الی ان وصل الینا۔
الثانیة مسائل النوادر وهی غیر ظاهر
الروایة لانها لم تظهر کما ظهرت الاولی
ولم ترو الا بطریق احاد بین صحیح وضعیف
کالرقیات والکیسانیات والجرجانیات
والهارونیات من تصانیف محمد التی رواها
عنه الاحاد ولم یبلغ حد التواتر والشهرة
عنه والرقیات صنفها حین نزل رقة
مع الرشید مقاضیا علیها والکیسانیات
رواها عنه شعیب بن سلیمان الکیسانی
والجرجانیات روی عنه علی بن صالح
الجرجانی من اصحابه وکتاب المنتقی للحاکم
مجموع کلامه فی غیر روایة الاصول
وفی حکمه ومن ذلک الامالی والجوامع
لابی یوسف رحمه الله وکتاب المجرد للحسن بن زیاد

وجامع کبیر دونو سیر زیادات - مبسوط) مین موجود ہین
یہہ وہ مسائل ہین جنکو امام محمد بسند امام ابویوسف
امام ابوحنیفہ سے لائے ہین - ان کتابون کو امام
محمد نے بغداد مین تالیف کیا اور وہ اون سے
تواتر یا شہرت کے ساتھہ منقول ہوئین - ۸
درجہ دوم مسائل نوادر یعنی وہ مسائل جو
ظاہر الروایات نہین اور وہ ان سے بطریق
شہرت مروی نہین ہوے ایک دو صحیح
یا ضعیف اسنادسے مروی ہوئی ہین جیسے رقیات
(جنکو امام محمد نے زمانہ قیام مقام رقہ مین جب
وہ ہارون الرشید کے ساتھہ قاضی ہو کر وہان
گئے تہے تصنیف کیا تہا) اور کیسانیات جنکو
امام محمد سے شعیب بن سلیمان کیسانی نے
نقل کیا ہے اور جرجانیات جنکو امام محمد سے
علی بن صالح جرجانی نے نقل کیا ہے اور حاکم
کی کتاب منتقی امام محمد کی اس کلام کا جو روایت
اصول کے سوای ہے مجموعہ ہے اور اسکی حکم
مین - اور کتاب امالی وجوامع ابی یوسف بہی
اسی قسم سے ہین اور نوادر محمد بن سماعہ -
نوادر ابراہیم بن رستم - نوادر ہشام بن
عبیداللہ وغیرہ بہی ازانجملہ ہے -

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

رحمه الله ومنها الروايات المتفرقة كنوادر
محمد بن سماعة ونوادر ابراهيم بن رستم
المروزي ونوادر هشام بن عبيد الله الرازي
وغيرهم - واما المختصرات التي صنفها
حذاق الائمة وكبار الفقهاء الاجلة
المعروفين بالعلم والزهد والفقاهة و
الثقة في الرواية كالامام ابي جعفر الطحاوي
وابي الحسن الكرخي والحاكم الشهيد المروزي
وابي الحسين القدوري ومن في هذه
الطبقة من علمائنا الكبار ففي موضعه
لضبط اقوال اصحاب المذهب وجمع فتاويه المروية
عنه فمسائلها ملحقات بمسائل الاصول وظواهر
الرواية في صحتها وثقة رواتها وثبت ما فيها
عند اصحابها بين متواتر ومشهور او احاد
صحيحة الاسناد وتواترت عنهم وتلقتها
علماء المذهب بالقبول منهم والثالثة الفتاوى
وتسمى الواقعات وهي مسائل استنبطها
المتاخرون من اصحاب محمد وابي يوسف
وزفر والحسن بن زياد واصحابهم وهلم
جرا مثل كتاب النوازل لابي الليث السمرقندي
جمع فيه فتاوى مشايخه ومشايخ شيوخه

اور جن مختصر کتابون کو ماہر اماموں اور
اکابر فقہاؤن نے جو علم و زہد و فقاہت
و ثقہ ہونے سے معروف و مشہور ہین جیسے
امام طحاوی و امام کرخی و حاکم شہید
و قدوری وغیرہ ہیں جو ان کے طبقہ مین
ہین تصنیف کیا انکے مسائل بہی اصول مسائل
اور ظاہر الروایۃ سے ملحق و مقبول ہین - وجہ
سوم فتاوی جنکو واقعات بہی کہتے ہین
یہہ وہ مسائل ہین جنکو امام محمد و امام ابو یوسف
و زفر و حسن اور ان کے شاگردون [illegible]
[illegible]
پچہلے علماؤن نے تالیف کیا جیسے کتاب النوازل
فقیہ ابو اللیث سمرقندی کی جسمین انہون
نے اپنے اوستادون اور استادون کے
اوستادون کے فتوون کو جمع کر دیا اور
مجموع النوازل احمد بن موسی کشی اور
واقعات ناطفی اور واقعات صدر
شہید -
پہر ان کے بعد ایسے فتاوے جمع ہوے
جو گڈمڈ ہیں - ان مین کچھہ امتیاز نہین -
جیسے فتاوے قاضی خان اور محیط برہانی
اور خلاصۃ الفتاوے اور سراجیہ وغیرہ -

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

کمحمد بن سماعة ومحمد بن مقاتل
الرازی وعلی بن موسی القمی ومحمد بن
سلمة وشداد بن حکیم ونصیر بن
یحیی البلخیین - ومجموع النوازل والحوادث
والواقعات لاحمد بن موسی بن عیسی
الکشی - والواقعات لابی العباس احمد
بن محمد الرازی الناطفیؑ والواقعات
للصدر الشهید ثم جمع من بعدهم فتاوی
اولئک مختلطة غیر ممتازة کما صنع خان
فی فتاواه وصاحب المحیط البرهانی و
خلاصة الفتاوی والسراجیة وغیرها
ثم قد احسن الشیخ رضی الدین السرخسی
رحمه الله ونعم ما فعل فانه بدا فی کتابه
المحیط بمسائل الاصول ثم بمسائل النوادر
ثم الفتاوی فالاصول الستة فی مذهب
ابی حنیفة کالصحیحین فی الحدیث
والنوادر کالسنن الاربعة والمحیط الرضوی
کالمصابیح والمشکوة ومن ذلک اشتهر
ان المتون کالنصوص بالمعنی الذی مر بیانه
وانها متقدمة علی ما فی الشروح وما
فیها علی ما فی الفتاوی لان ما یورد فی الشروح

ہان شیخ رضی الدین نے محیط سرخسی مین
خوب کام کیا ہے کہ پہلے مسائل اصول
کو لائے ہین پہر مسائل نوادر کو پہر مسائل
فتاوے کو - اس بیان سے معلوم ہوا
کہ امام ابوحنیفہ کے مذہب مین امام محمد کی
چھ کتابین ایسی ہین جیسی حدیث مین صحیحین
اور نوادر ایسی ہے جیسے سنن اربعہ اور
محیط رضوی ایسی ہے جیسے مصابیح و مشکوۃ
اسی جگہہ سے اور اسی لئے مشہور ہوا ہے
کہ متون فقہ نصوص کتاب و سنت کی مانند
ہین اس معنی کر جو ہمنے بیان کئے ہین
(یعنی ان [illegible] سے [illegible] متصل ومتواتر
ثابت ہوتی ہین نہ نفس الامر مین صحیح
و خطا سے محفوظ ہوتی مین) اور یہہ بہی
مشہور ہے کہ جو متون مین ہے وہ مسائل
شروح سے مقدم ہے - اور جو شروح مین
ہے وہ مسائل فتاوے پر مقدم ہے
یہہ اسلئے کہ جو متون مین مسائل وارد کئے
جاتے ہین ان کو اصول سے انس ہونیکی
سبب کچہہ قوت ہو جاتی ہے - اور جو
مسائل فتاوون مین ہوتے ہین متاخرین

عـہ الناطفی - بالفاء لا بالقاف و بالطاء لا بالظاء (منہ)

ahmadimuslim.de

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

من المسائل الاستيناس مافی المتون من الاصول
وکشف حال الرغالباً فلم اعتصنا دما بالاصول
ثم مافی الفتاوی فانه مخلوط باراء المتاخرین
ودون تلك النوادر اذ هي في نفسها اليسير
جميعها من اقوال صاحب المذهب وليس
لها اسنادیرفعها الی صاحب المقالة ولا
اصحابها في مثابة الاصحاب الثلاثة
وارباب العقول فی المتانة من حيث
الزهد والورع والعدالة ولا من حيث
العلم والاتقان والفقاهة والعفة [illegible]
الثقة فی الروایة بل انما جمعها اشخاص
من المتفقهين لم يعرف حالهم فی الروایة
وحسن الدرایة فلا یعمل بها ولا یقبل ما
فيها من متفرداتهم الا بشرط مساعدة
الادلة ومعاضدة القواعد الاصولية
واما الروایات الغریبة التی یتفرد
بنقلها احاد المصنفین من اهل القرون
المتاخرة فلا یعتبر بها ولا یعتمد علیها
ولا یعتد لصاحبها ولا سیما فیما خالف
الاصول وباین المعقول والمنقول وهی
فی حکم الفهارس والمجامع المجهولة بالنسبة

کی راوٗن سے گڈمڈ ہوتے ہیں۔ ان سے
اتر کر مسائل نوادر ہین۔ وہ بجائے خود سب
کے سب صاحب مذہب کے اقوال نہین ہوتے
اور نہ انکی کوئی سند ہوتی ہے جو صاحب
اقوال تک پہونچے اور نہ ان کے مصنف زہد
و عدالت و علم و فقاہت مین اصحاب متون
اور ان سے پہلے علمار کی مثل ہوتی ہین بلکہ
ان کے مصنف تو ایسے لوگ ہین جو خود بخود
فقیہ بن بیٹھتے ہین جنکی روایت و درایت
کا حال کچھ معلوم نہین [illegible] عمل نکیا
جاویگا اور نہ انکی اکیلی روایات کو بدون
شہادت اصول قبول کیا جاویگا۔ اور
جن شاذونادر روایات کو پچھلی مصنفون
سے ایک آدہ نے روایت کیا ہے اُسکا تو
کچھ بھی اعتبار نہین۔ اور نہ ان کے ناقل پر
اعتماد ہے۔ خصوصاً وہ روایات جو اصول
و معقول و منقول کے مخالف ہون پس
جب کوئی مسلمان حنفی لاچار ہوکر تقلید
کا محتاج ہو اور وہ اسمین حالت ضرورت
کو پہنچے تو وہ پہلی روایات اصول کو لے
پہر اُن روایات کو جو مختصر متون متقدمین

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

311

الی المقاصد فمهما اضطر المسلم الحنفی
الی التقلید وانتهی حاله الی هذه الضرورة
یاخذ بما فی الاصول ثم بما فی المتون
المختصرات کمختصر الطحاوی والکرخی
والحاکم الشهید والقدوری رحمهم الله
فانها تصانیف معتبرة وتالیف معتمدة
قد تداولها العلماء وتنافس فیها
الفقها واولعوا فیها حفظا وروایة و
درسا وقراءة وتفقها ودرایة وشرحا
وتعلیقا- ولیس المراد من المتون الا
مختصرات هؤلاء من حذاق الائمة
والفقهاء الاجلة واما المختصرات التی
جمعها المتاخرین کالوقایة والکنز و
النقایة وغیرها فان اصحابها وان کانوا
علماء صالحین فضلاء کاملین لیسوا
بهذه المثابة من الثقة والفقاهة
مع خلو کلامهم عن الحجة والاسناد
وعدم مسلامته عن نوع تغییر و خلط
وتصرف فی التعبیر فلا یعتمد علیها
هذا الاعتماد وانما یعمل بما فیها
من الضروریات والمشهورات- وما

(جیسے مختصر طحاوی و کرخی وغیرہ جنکو علماء نے
قبول کر لیا ہے) " " " " مین ہون
متون سے ان ہی اماموں کے مختصرات مراد ہین
اور جن متنون کو پچھلے علماء نے جمع کیا ہے
جیسے وقایہ و کنز الدقائق اور نقایہ وغیرہ انکے
مصنف بھی اگرچہ عالم فاضل نیکبخت ہین مگر
ثقہ اور فقیہہ ہونے مین پہلے متنون والون کے
برابر نہین ہین اور باوجود اس کے انکا کلام
دلیل و اسناد سے خالی ہے اور وہ تبدیل و
گڈمڈ ہونے سے بھی خالی نہین ہین لہذا
اُن پر اس قسم کا اعتماد نہین ہے- ان متنون
مین سے ان مسئلون پر عمل کیا جائیگا جو مشہور
ہون اور مذہب سے بالبداہتہ ثابت ہون اُن مسئلون
کے قبول کرنے مین اُنکی شہرت اور بالبداہتہ
ثابت ہونے پر اعتماد ہے نہ اُن کتابون کے
مصنفون کے نقل پر- جب ان متنون کا
یہہ حال ہے تو اُن متنون کا کیا حال جو اُن سے
بہی پیچھے والون لوگون کے جمع کئے ہین جیسے
کتاب غرر- اور ملتقی اور تنویر متن درمختار
ملکہ سچ پوچھو تو کنز اور وقایہ وغیرہ بھی ایسے
ہی ہین کیونکہ یہہ متاخرین کے راؤن سے پر ہین

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

فقد صح فی المذهب اعتمادا علی الشهرة او
ظهور الصحة او ابتناء علی اعتضاد الاصول
وتطابق الادلة لا لانه اورده واحد من
اصحاب هذه الکتب فضلا عن المختصرات
التی دونها من دونهم فان کتاب
الغرر والملتقی والتنویر بل الوقایة والکنز
وامثالها مشحونة بآراء المتاخرین
ثم بین اقسام المجتهدین وانواع الاجتهاد
واجاب عما قالوا ان الاجتهاد قد انقسم فاختتم
[illegible]
بین بان احدها المجتهد المطلق وهو
صاحب الملکة الکاملة فی الفقه والنباهة
وفرط البصیرة والتمکن من الاستنباط
المستقل به من ادلة کابی حنیفة وابی یوسف
ومحمد وزفر ومالک والشافعی واحمد
والثوری والاوزاعی — وثانیهما المجتهد
فی مذهب امام قالوا وهو الذی یتحقق اصول
امامه وادلته ویتخذ نصوصه اصولا
یستنبط منها الفروع ویتنزل علیها الاحکام
عجزا عما یفعله بنصوص الشرع فیما لم یقدر علی
الاستنباط من الادلة وهذه الطائفة وان لم

اس کے بعد علامہ نے اقسام مجتہدین اور
انواع اجتہاد کو بیان کیا اور لوگون
کے اس اعتراض کا جواب دیا ہے کہ اجتہاد
کے تو اقسام مقرر ہین جو ختم ہو چکی ہین
انمین سے کسی قسم پر اب کوئی قادر نہین
ہے چنانچہ فرمایا تو جان لے کہ مجتہد
دو قسم ہین۔
قسم اول مجتہد مطلق — یہ وہ ہے جو فقہ اور
استنباط کی قدرت کاملہ کا ملکہ رکھتا ہو
جیسے امام ابو حنیفہ وابی یوسف ومحمد وزفر
وشافعی و[illegible] ثوری واوزاعی وغیرہ
دوم مجتہد فی المذہب علماء نے کہا ہے یہ
وہ ہے جو اپنے امام کے اصول و دلایل
کو تحقیق کر چکا ہو اور امام کے اقوال کو
استنباط مسائل کے لئے اصول بنا کر اس سے
احکام نکالتا ہو ایسے لوگ اگرچہ رتبہ اجتہاد
مطلق کو نہین پہنچے اور وہ قسم اول کی رائے
سے قاصر و کمتر ہین پر وہ محض مقلد بھی نہین
ہین بلکہ وہ اہل نظر و استدلال ہین اصول
وفقہ مین نظر رکھتے ہین اور علم اور سمجھ دار ہونے
مین عالی محل — اور جرح و تعدیل اور صحیح وضعیف

ahmadimuslim.de

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

312

يبلغوا رتبة الاجتهاد المطلق وتقاصروا
في الفقه عن شأو اولئك ولكنهم ليسوا
بمقلدين بل هم اصحاب النظر والاستدلال
والبصارة في الاصول والخبرة التامة بالفقه
ولهم محل رفيع في العلم وفقاهة النفس ونباهة
الفكر فقدرة وافية في الجرح والتعديل و
التمييز بين الصحيح والضعيف وقدم عال في
الحفظ للمذهب والنضال عنه والذب وتلخيص
المسئلة وبسط الادلة وتقرير الحجة وتزييف
الشبهة وكانوا يفتون ويخرجون ثم من بعدهم
طوائف متفاوتة في العلم بين ثقة وضعيف في
الرواية وكامل وقاصر في الفقه والدراية
وقد جعل احمد بن سليمان الرومي المعروف
بابن الكمال احد الفضلاء المشاهير في
الدولة العثمانية فقهاء الاصحاب على
ست طبقات الطبقة الاولى المجتهدون
في الشرع كالائمة الاربعة ومن حذا
حذوهم في تاسيس قواعد الاصول و
استنباط احكام الفروع عن الادلة الاربعة
من غير تقليد لاحد في الفروع ولا في
الاصول والثانية المجتهدون في المذهب

ahmadimuslim.de

کی تمیز مین کافی قدرت اور اپنے مذہب کے
محافظت اور اعتراضات مخالفین کی مدافعۃ
مین ثابت قدم - ان کے بعد اور لوگ ہین
جو ثقہ اور ضعیف ہونے مین علم وفقہ و
سمجھہ مین کامل و ناقص ہونے میں باہم متفاوت
ہوتے ہین -

احمد بن سلیمان رومی مشہور
بابن الکمال نے جو ریاست **عثمانیہ**
کا ایک مشہور فاضل تھا فقہاء حنفی مذہب
کے چھ۶ طبقے مقرر کئے ہین (جنکا ساتوان
طبقہ مقلدین محض کا ہے) طبقہ اولی مجتہدین
فی الشرع کا جیسے ائمہ اربعہ (امام ابو حنیفہ
شافعی مالک احمد رحمہم اللہ) اور جو قواعد
بناتی اور بلا تقلید احد کے مسائل استنباط
کرتے ہین ان کے ہم رتبہ ہین -

طبقہ دوم مجتہدین فی المذہب کا جیسے
امام ابو حنیفہ کے تینون شاگرد (امام
ابو یوسف و محمد و زفر) اور جو ان کی
چال پر ہین - جو امام ابو حنیفہ کی مقرری
قواعد پر احکام مستنبط کرتے ہین اور
ان قواعد مین وہ امام ابو حنیفہ کے مقلد

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

کاصحاب ابی حنیفة الثلاثة ومن سلك
مسلكهم فی استخراج الاحکام علی القواعد التی
قررها شیخهم واستاذهم فهم وان خالفوه
فی بعض الاحکام لکنهم یقلدونه فی قواعد
الاصول وبه یمتازون عن المخالفین له فی
الاصول والفروع الثالثة المجتهدون فی
المسائل کالخصاف والطحاوی والکرخی و
شمس الائمة الحلوانی وشمس الائمة السرخسی
وفخر الاسلام البزدوی وفخر الدین قاضی خان
وامثالهم الذی لا یقدرون علی المخالفة لا
فی الاصول ولا فی الفروع وانما یستنبطون
الاحکام فیما لا نص فیها عن المجتهد فی الشرع
علی حسب اصول قررها ومقتضی قواعد بسطها
والرابعة المقلدون الذین لا یقدرون
علی الاجتهاد اصلا ولکنهم لاحاطتهم
بالاصول وضبطهم المآخذ یقدرون علی تفصیل
قول مجمل ذی وجهین وحکم محتمل الامرین
منقول عن احد المجتهدین وهم اصحاب التخریج
کالرازی واضرابه والخامسة اصحاب
الترجیح کابی الحسین القدوری وصاحب
الهدایة وشانهم تفضیل بعض الروایات

ہین از خود قواعد نہین بناتے اور
اِسی سبب سے وہ امام شافعی وغیرہ سے
(جو امام ابوحنیفہ کے اصول مین مخالف ہین)
امتیاز رکھتے ہین۔ **طبقہ سوم** مجتہدین فی
المسائل کا جیسے خصاف وطحاوی وکرخی
وشمس الائمة حلوانی وشمس الائمہ سرخسی وفخر الاسلام
بزدوی وقاضی خان اور ان کے مثال
واقران ہیں جو نہ امام ابوحنیفہ کے اصول کے
مخالفت کر سکتے ہین نہ اون کے فروعی مسائل
سے۔ صرف امام صاحب کے قواعد واصول
سے [illegible] مسائل [illegible] جو امام صاحب سے نہین وارد ہیں
استنباط کرتے ہین۔ **طبقہ چہارم**
مقلدین مخرجین کا جو کسی قسم کے اجتہاد
پر قادر نہین پر اصول اور اقوال امام
کے محل استنباط سے واقفیت کے سبب
امام کی دو رخی بات کی تفصیل کر سکتے ہین
اور اُس کے دونون احتمالون سے ایک احتمال
متعین کر سکتے ہین انکو اہل تخریج کہا جاتا ہی
جیسے امام ابوبکر رازی اور اسکے امثال ہین
طبقہ پنجم مقلدین مرجحین کا جیسے امام ابی الحسین
قدوری اور صاحب ہدایہ انکا کام صرف بعض

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

على بعض بقولهم هذا اصح رواية وهذا اوفق للقياس واوفق بالناس — والسادسة المقلدون القادرون على التمييز بين الاقوى والقوى والضعيف وظاهر المذهب وظاهر الرواية وغيرها كصاحب الكنز والمختار والوقاية والمجمع وغيرهم — والسابعة المقلدون الذين لا يقدرون على ما ذكروا ولا يفرقون بين الغث والسمين ولا يميزون الشمال عن اليمين بل يجمعون ما يجدون كحاطب الليل فالويل لهم ولمن قلدهم كل الويل هذا ماذكره وقد اورده التميمي في طبقاته بحروفه ثم قال وهو تقسيم حسن جدا واقول بل هو بعيد عن الصحة بمراحل فضلا عن حسنه جدا فانه تحكمات باردة وخيالات فارغة وكلمات لا روح لها والفاظ غير محصلة المعنى ولا سلف له في ذلك المدعى ولا سبيل الى ذلك الدعوى وان تابعه من جاء من عقبه من غير دليل يتمسك به وحجة

روایات کو بعض پر ترجیح دینا اور یہہ بیان کرنا ہے کہ یہہ روایت اصح ہے اور یہہ قیاس کے مطابق اور یہہ روایت لوگون کے حق مین اوفق وسہل — **طبقہ ششم** مقلدین متمیزین کا جو اقوی و قوی و ضعیف مین اور ظاہر الروایت و ظاہر المذہب وغیرہ مین تمیز کرنے پر قادر ہین جیسے صاحب کنز و مختار و وقایہ و مجمع وغیرہ ہین — **ہفتم مقلدین محض کا** — یہہ وہ لوگ ہین جو اس تمیز قوی و ضعیف پر بھی قادر نہین [illegible] کو فربہ سے تمیز کر سکتے ہین اور نہ داہنے کو بائین سے بلکہ اپنی التصانیف مین [illegible] کو ایندھن لانے والیکی طرح جو کچھ پاتے ہین جمع کر دیتے ہین — ان کے لئے خرابی ہے اور جو ان کے تقلید کرے اُن کے لئے بھی خرابی یہہ **ابن کمال** باشا کا کلام ہے اسکو تمیمی اپنی طبقات مین حرف بحرف لایا ہے — پھر کہا ہے کہ یہہ تقسیم نہایت عمدہ ہے — مین (صاحب مطبوعہ) کہتا ہون وہ عمدہ کیا ہو گی وہ تو صحت ہی کوسون دور ہے وہ تو دہینگا دہینگی کے کلمات اور بیمعنی خیالات ہین اسمین ابن الکمال کا کوئی مقتدا نہین ہے

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

تلجیه الیه ومهما ساعدناهم فی کون
الفقهاء والمتفقهة علی هذه المراتب
السبعة وهو غیر مسلم لهم فلا یتخلص
من فحش الغلط والوقوع فی الخطاء المفرط
فی تعیین رجال الطبقات و ترتیبهم
علی هذه الدرجات فلیت شعری ما معنی
قولهم ان ابی یوسف و محمد و زفر وان
خالفوا اباحنیفة فی بعض الاحکام لکنهم
یقلدونه فی قواعد الاصول ما الذی
یرید من الاصول فان اراد منه الاحکام
الاجمالیة التی یبحث عنها فی کتب الاصول
الفقه فهی قواعد عقلیة وضوابط
برهانیة یعرفها المرء من حیث انه
ذو عقل وصاحب فکر ونظر سوآء
کان مجتهدا او غیر مجتهد ولا تعلق لها
بالاجتهاد فقط وشان الائمة الثلاثة
ارفع واجل من ان لا یعرفوا بها کما هو اللازم
من تقلید غیرهم فیها فحاشاهم ثم
حاشاهم عن هذه التنقیصة وحالهم فی
الفقه ان لم یکن ارفع من مالک والشافعی
وامثالها فلیسوا بدونها وقد اشتهر فی افواه الموافق

اگرچہ اِسکے بیچھے جو آیا سو اُسکا بلا دلیل مقلد ہوا
اگر ہم فقہا کا ان مراتب ہفتگانہ مین منقسم ہونا
مان بھی لین (جو ماننے کے لائق نہین ہے)
توبھی جو ان کے بیان احوال اشخاص اور انکی
ترتیب درجات مین فاحش غلطیان ہین انسے
خلاصی ممکن نہین۔ کاش مجھے اسکا علم ہو کہ انکی
اس قول کے کہ ابو یوسف و محمد و زفر اگرچہ امام
ابو حنیفہ کے بعض احکام فرعیہ کے مخالفت کرتے
ہین پر وہ اصول مین انہی کے مقلد ہین) کیا
معنی ہین ؟ اصول سے انکی کیا مراد ہے ؟
اگر اِن سے وہ احکام اجمالی جنسے (کتب اصول
مین بحث ہوتی ہے) مراد ہین تو یہ عقلی قواعد
ہین جنکو ہر صاحب عقل و فکر (مجتہد ہو خواہ نہو)
جانتا ہے انکو اجتہاد سے خصوصیت و تعلق
نہین ہے۔ اور آئمہ ثلاثہ (ابو یوسف و محمد و زفر)
کا رتبہ اس سے بلند تر ہے کہ وہ ان قواعد عقلیہ
کو خود نہ جانتے ہون (جیسا کہ ان کو ان قواعد
مین مقلد ٹھہرانے سے نکلتا ہے) یہ لوگ اجتہاد
مین امام مالک و شافعی سے زیادہ نہین تو کم
بھی نہین ہین۔ موافق و مخالف مین زبان زد
ہو رہا ہے اور مشہور مثالون کیطرح بولا جاتا ہے

ahmadimuslim.de

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

والمخالف وجرى مجرى الامثال قولهم ابو حنيفة ابو يوسف بمعنى ان البالغ الى الدرجة القصوى فى الفقاهة هو ابو يوسف ليس الا وقولهم ابو يوسف ابو حنيفة بمعنى ان ابا يوسف بلغ الدرجة القصوى من الفقاهة ولم يقصر عنها والقصر على كلا التقديرين اضافى وقال الخطيب البغدادى قال طلحة بن محمد بن جعفر ابو يوسف مشهور الامر ظاهر الفضل وافقه اهل عصره ولم يتقدمه احد فى زمانه وكان النهاية فى العلم والحكم والرياسة والقدر وهو اول من وضع الكتب فى اصول الفقه على مذهب ابى حنيفة واملى المسائل ونشرها وبث علم ابى حنيفة فى اقطار الارض وقال محمد بن الحسن مرض ابو يوسف وخيف عليه فعاده ابو حنيفة فلما خرج من عنده قال ان يمت هذا الفتى فانه اعلم من على الارض وكذلك محمد بن الحسن قد بالغ الشافعى فى مدحه والثناء عليه وقال الربيع بن سليمان

کہ امام ابو حنیفہ ابو یوسف ہی ہے جسکے معنی یہہ ہین کہ اعلی درجہ فقاہت تک پہنچنے والا ابو یوسف ہی ہے اور جو اونہون نے کہا کہ ابو یوسف ابو حنیفہ ہے اس کے بھی یہی معنے ہین کہ ابو یوسف فقاہت مین درجہ ابو حنیفہ تک پہنچ گیا ہے اُس سے کم نہین۔

خطیب بغدادی نے لکھا ہے کہ طلحہ بن محمد نے فرمایا ہے کہ ابو یوسف مشہور الحال اور ظاہر بزرگی والا اپنے زمانہ کے لوگون سے بڑھکر فقیہ ان کے ہم زمانہ سے کوئی ان سے بڑھ کر نہ تھا علم و حکمت و ریاست اور مرتبہ مین حد کو پہنچ چکے ہین۔ وہی ہین جنہون نے پہلی پہلے ابو حنیفہ کے مذہب پر اصول فقہ مین کتابین تالیف کین۔ اور مسائل کو قلمبند کیا اور امام ابو حنیفہ کے علم کو اطراف زمین مین پہیلایا۔ **امام محمد** بن حسن نے کہا ہے کہ جب امام ابو یوسف خوفناک بیماری مین مبتلا ہوئے تو امام ابو حنیفہ ان کی عیادت کو آئے جب وہان سے نکلے تو بولے یہہ جوان فوت ہوا تو اپنے زمین کے سب لوگون سے بڑھکر عالم فوت ہو گا۔ ایسا ہی

ahmadimuslim.de

كتب اليه الشافعي وقد طلب منه
كتاباً فاخرة فكتب اليه (شعر)
قل للذي لم ترعيني من راه مثله
ومن كان من راه قد راى من قبله
العلم ينهى اهله ان يمنعوه اهله
لعله يبذله لاهله لعله
فانفذ اليه الكتب وقال ابراهيم
الحربي قلت لاحمد بن حنبل من اين لك
هذه المسائل الدقيقة قال من كتب
محمد بن الحسن وقال الحسن بن
ابي مالك لم يكن ابي يوسف يدقق
هذا التدقيق الشديد وقال عيسى
بن ابان هو افقه من ابي يوسف وقد
ذكر القاضي عبد الرحمن بن خلدون
المالكي في مقدمته ان الشافعي رحل
الى العراق ولقى اصحاب الامام ابي حنيفة
واخذ عنهم ومزج طريقة اهل الحجاز
بطريقة اهل العراق واختص بمذهب
وكذلك احمد بن حنبل اخذ عن اصحاب
ابي حنيفة مع وفور بضاعته في الحديث
فاختص بمذهب انتهى۔

امام محمد بن حسن کا حال ہے امام شافعی
نے انکی مدح مین بہت مبالغہ کیا ہے۔
ربیع بن سلیمان نے نقل کیا ہے کہ امام محمد
سے امام شافعی نے کتابین طلب کین تو
اونہون نے کچھ دیر کی جبپر امام شافعی نے
انکیطرف چند اشعار لکھکر بھیجدیے۔ جنکا ماحصل
یہہ ہے کہ جس شخص کے مثل مینے کوئی نہین دیکھا اور
جس نے اسکو دیکھا اس نے گویا پہلونکو دیکھا
[illegible] کہ اہل علم سے علم کو نہ روکین شاید
وہ اسکو اہل علم مین پھیلا دین پس امام محمد
نے کتابین بھیجدین۔ ابراہیم حربی نے کہا ہے
مینے امام احمد بن حنبل سے پوچھا یہہ باریک مسائل
آپکو کہانسے حاصل ہوئے اونہون نے کہا امام محمد
کی کتابون سے۔ حسن بن ابی مالک نے کہا امام ابو
یوسف ایسے باریک مسائل نہ نکالتے جیسے
کہ امام محمد۔ **عیسیٰ بن ابان** نے کہا ہے کہ امام
محمد امام ابو یوسف سے بڑہکر فقیہ تھے۔ **قاضی
عبد الرحمن** بن خلدون مالکی نے مقدمہ مین
کہا ہے کہ امام شافعی ملک عراق مین گئے
اور امام ابو حنیفہ کے شاگردون سے ملے اور
اون سے استفادہ کیا اور اپنا طریق اجتہاد وطریق

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

اور ی انہ لما ادعی بعض الشافعیۃ
ترجیح القول بمفہوم الصفۃ علی القول
بنفیہ بکون الشافعی قائلا بہ
مع سلامۃ طبعہ واستقامۃ فہمہ
وغزارۃ علمہ وصحۃ النقل عنہ
ولکثرۃ اتباعہ ردہ ابن الہمام و
اخرون بان ہذہ الکمالات کلہا
متحققہ فی محمد بن الحسن مع تقدم
زمانہ وعلو شانہ وہو قائل
بنفیہ ـ واما زفر فقد قال فیہ ابی حنیفہ
رحمہ اللہ ہذا [illegible] ائمۃ المسلمین
وانہ اقیس اصحابی ـ
وقال المزنی ہو احدہم قیاسا
وکفی بذلک شہادۃ لہ ولکل واحد
منہم اصول مختصۃ بہ تفردوا بہا
عن ابی حنیفۃ وخالفوہ فیہا ومن ذلک
ان الاصل فی تخفیف النجاسۃ تعارض
الادلۃ عند ابی حنیفۃ رحمہ اللہ و
اختلاف الائمۃ عندہما بل قال
الغزالی انہما خالفا ابا حنیفۃ فی ثلثی
مذہبہ ونقل النووی فی کتابہ

اہل حجاز سے ملا کر ایک خاص مذہب بنا لیا
ایسا ہی احمد بن حنبل نے باوجود وفور علم
حدیث امام ابو حنیفہ کے شاگردون سے
استفادہ کیا ـ ایسا ہی امام زفر کے فضائل
فقہ واجتہاد علامہ ہارون نے علماء مذہب سے
نقل کئے پھر فرمایا ان تینون امامون سے ہر ایک
امام کے خاص خاص ایسے اصول ہین جنکی
سبب وہ امام ابو حنیفہ سے علیحدہ اور مخالف ہو گئے
ہین از انجملہ یہہ اصل کہ نجاست کا خفیف سمجھنا
کس وجہ سے ہوتا ہے امام ابو حنیفہ کے نزدیک
ایک چیز [illegible]
کا تعارض واختلاف نجاست کو خفیف کرتا ہے
صاحبین کے نزدیک اس چیز کی پاکی وناپاکی مین
ائمہ کا اختلاف آسکو نجس خفیف بناتا ہے
بلکہ امام غزالی نے تو یہہ کہدیا ہے کہ
امام ابو حنیفہ کے شاگرد دو تہائی مذہب مین
اُن کے مخالف ہین ـ امام نووی نے کتاب
تہذیب الاسماء واللغات مین امام ابی المعالی
جوینی سے نقل کیا ہے کہ جو کچھہ مزنی شاگرد
امام شافعی کہتی ہیں اسکو تو مین مذہب امام شافعی
کے تخریج (یعنی اُس سے نکالی ہوئی بات

اس عبارت کا ترجمہ [illegible]

(+ [illegible])

تهذیب الاسماء واللغات عن ابی
المعالی الجوینی ان کل ما اختارہ المزنی
اری انه تخریج ملتحق بالمذهب فانه
یخالف اقوال الشافعی لا کابی یوسف
ومحمد فانهما یخالفان اصول صاحبهما
واحمد بن حنبل لم یذکرہ الامام ابو جعفر
الطبری فی عداد الفقهاء وقال انما
هو من حفاظ الحدیث وذلک مشهور
وقال ابن الخلدون واما احمد بن حنبل
فمقلدہ قلیل لبعد مذهبه عن الاجتهاد
وقال ان الحنفیة اهل البحث والنظر و
اما المالکیة فلیسوا باهل نظر انتهی
فکیف یکون هو من المجتهدین فی الشرع
دون ابی یوسف ومحمد وزفر رحمهم الله
من انهم غایات الفقه ولیوث غیاض
النظر غیر انهم لحسن تعظیمهم للاستاذ
وفرط اجلالهم لمحله ورعایتهم
لحقه تشمر واعلی تنقیه شانه وتوغلوا
فی انتصارہ والاحتجاج لا فتیٰ اله
وروایتها للناس ونقلها لهم ورد هم

سمجھتا ہون کیونکہ مزنی امام شافعی کا صرف
اقوال مین (نہ اصول مین) مخالف ہی اور جو
امام ابو یوسف و محمد کہین اسکو امام ابو حنیفہ
کے مذہب کی تخریج نہین سمجھتا ہون اسلیئے
کہ وہ دونون امام ابو حنیفہ کے اصول مذہب
سے مخالف ہین۔ امام احمد بن حنبل کو تو امام
ابو جعفر طبری فقہاء کے شمار ہی مین نہین لائے
اور صاف فرما گئے ہین کہ وہ حفاظ حدیث سے
ہین۔ ابن خلدون نے کہا ہے کہ امام احمد
بن حنبل کے مقلد کم ہین کیونکہ انکا مذہب
اجتہاد سے دور ہے مالکیہ بھی اہل نظر
و اجتہاد نہین ہان حنفیہ اہل بحث
و نظر ہین۔ جب امام ابو حنیفہ کا شاگردون
کا بمقابلہ امام احمد بن حنبل کے یہ حال
ہے تو یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ امام احمد بن
حنبل جو صرف اہلحدیث ہین شرع مین مجتہد
ہون اور امام ابو یوسف و محمد و زفر
جو فقہ کے جنگلون کے شیر ہین مجتہد فی الشرع
نہون صرف امام ابو حنیفہ کے مذہب ہی مین مجتہد
ہون۔ ہان اس قدر فرق ہے کہ امام ابو یوسف†

† اس مقام مین امام ابو یوسف و محمد کے فضائل مین علامہ ہارون حنفی نے بہت مبالغہ کیا (جیسا کہ

الیها والافتاء عند وقوع للحوادث
بها وتخرج والتحقیق فی فروعها واصولها
وتعیین ابوابها وفصولها وتمهید
قواعد محکمة ومقایس متقنة یستفاد
بها الاحکام واستنباط قوانین صحیحة
وطرائق قویمة یتعرف بها المعاني
فی تضاعیف الکلام واجب واذلك
في تصحیح مذهبه وبیانه لمن یتمسك
به لاعتقادهم انه اعلم واورع
واحق للاقتداء به والاخذ بقوله
واوثق للمفتي وارفق للمستفتي على
ما قال مسعر بن کدام من جعل ابا حنیفه
بینه وبین الله تعالی رجوت ان
لا یخاف علیه ولم یکن فرط علی
نفسه فی الاحتیاط انتهی ۔ ومقامه
فی الفقه بمقام لا یلحق شهد له

ومحمد اپنے اوستاذ ابو حنیفہ کی تعظیم و بزرگی
کی لحاظ سے امام ابو حنیفہ کی شان بلند کرنے
مین مصروف رہی ہین اور آنکی مدد مین اور
اون کے اقوال کو مدلل کرنے مین اور ان
کو لوگون مین پہیلانے اور روایت کرنے
اور اُن کے اقوال کے موافق فتوی دینے
اور ان کے فروع و اصول کے تحقیق کرنے
اور ان کے لئے باب اور فصلین مقرر کرنے
اور اُن سے استنباط احکام کے لئے قواعد
بنانے مین متوغل و مشتغل رہے ہین اس
خیال سے [illegible] نسبت ان سے زیادہ عالم
اور پرہیزگار اور اقتداء و متابعت کے لائق
تہے اور ان کے اقوال مفتی و مستفتی کے
لئے زیادہ بہروسہ کے لائق ۔ چنانچہ مسعر
بن کدام نے کہا ہے کہ جو شخص امام ابو حنیفہ
کو متابعت حکم الہی کا ذریعہ کریگا مین امید

اکثر مقلدین اپنے ائمہ کی تعریف مین کرتے ہین کہ انکو امام شافعی و امام احمد سے بہی
ترجیح دی ہے ولیکن ہمکو اس قسم مین اس سے بحث نہین اس مقام مین اس تفصیل مناقب
سے ہمارا مقصود صرف اس قدر ہے کہ جس حالت مین حنفیون مین امام ابو یوسف اور امام
محمد کو امام شافعی و احمد سے بڑہکر فقیہ و مجتہد سمجہا جاتا ہے تو پہر انکو صرف مجتہد فی المذہب کیون
مانا جاتا ہے اور اون سے کم رتبہ امام شافعی و احمد کو مجتہد فی الشرع ۔ یہ علماء حنفیہ کے جو ان طبقات کو نہایت جلی آتی ہین کم از کم بہی

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

مذ لك اهل جلدته وخصوصًا
مالك والشافعي - ومن ذلك
الوجه امتازوا عن المخالفين كالائمة
الثلاثة والاوزاعي وسفيان
وامثالهم لا لانهم لم يبلغوا رتبة
الاجتهاد المطلق في الشرع ولو انهم
اولعوا بنشر ارائهم بين الخلق وشيوعها
في الناس والاحتجاج لها بالنص والقياس
لكان كل ذلك مذهبًا منفردًا
عن مذهب امام ابي حنيفة مخالفًا له
هذا وان اراد منه الادلة الاربعة
واصول الشريعة من الكتاب والسنة
والاجماع والقياس في الاخذ عنها
والاستنباط منها فلا سبيل له الى ذلك
لان الشريعة مستند كل الائمة و
ملجاؤهم في اخذ الاحكام فلا يتصور
مخالفة غيره له فيها فان قيل لعل مراده
انهم يقلدون ابا حنيفة في كون قول
الصحابي والمراسيل حجة دون الاستصحاب
والمصالح المرسلة وامثال ذلك -
قلت هذا ليس من التقليد في شيء

کرتا ہون کہ اسکو کچھہ ڈر نہ ہوگا - کیونکہ امام
ابو حنیفہ نے اجتہاد مین قصور نہین کیا
اور انکو اسمین وہ رتبہ تہا جو کسیکو حاصل
نہین ہوا چنانچہ ان کے ہم جنسون خصوصًا
امام شافعی و مالک نے شہادت دی ہے
اسی امر مین وہ امام ابو حنیفہ کے مخالفین
امام مالک و احمد و شافعی و اوزاعی و
سفیان وغیرہ سے ممتاز ہین نہ اس
امر مین کہ وہ ان کے مثل شرع مین مجتہد
مطلق نہین ہین اور اگر وہ لوگ اپنی
راؤن پھیلانے اور مشہور کرنیکی حرص لئے
اور ان اقوال پر نص و قیاس سے دلایل
بیان کرتے تو ان کے مذاہب بہی امام
ابو حنیفہ کے مذہب سے جداگانہ اور اسکی مخالف
مذاہب قرار پاتے - اور اگر ان کی مراد ان
اصول سے جنمین وہ امام ابو یوسف و محمد
کو امام ابو حنیفہ کا مقلد کہتے ہین ادلہ اربعہ
شرعیہ (کتاب و سنت و اجماع و قیاس) ہین
اور یہہ مراد ہے کہ ان دلایل سے احکام
استنباط کرنے مین وہ لوگ امام ابو حنیفہ
کے مقلد تہے تو یہہ بات بن نہین سکتی -

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir
ahmadimuslim.de

بل انما وافق رایهم فی ذلک رائه وقامت الحجة عندهم کما قامت عنده -

الا تری ان مالکا لا یلزمه تقلید ابی حنیفة من القول بحجیة المراسل ولا الشافعی من القول بنفی الحجیة عن المصالح ولا تقلید بعضهم لبعض من اتفاق فی کون الاجماع وخبر الواحد والقیاس حجة فانه انما انکر حجیة الاجماع بعض المبتدعة وحجیة القیاس داود الظاهری وغیره من الشذوذ وقد نقل عن ابی بکر القفال وابی علی بن حسین والقاضی حسین من الشافعیة انهم قالوا لسنا مقلدین للشافعی بل وافق رائنا رائیه وهو الظاهر من حال الامام ابی جعفر الطحاوی فی اخذه بمذهب ابی حنیفة رحمه الله واحتجاجه لہ وانتصاره لا فقه الہ علی ما قال فی اول کتاب

ان ادلہ سے احکام استنباط کرنے مین تو سبہی ائمہ باہم موافق ہین کوئی کسیکا مخالف نہین ہین یہی شریعت سب اماموں کا ماخذ و مستند ہی پہر کیونکر کہا جاسکتا ہے کہ امام ابو حنیفہ کے شاگرد ان تو ان ادلہ مین ان کے موافق ہین اور باقی امام احمد و شافعی و مالک انہین ان کے مخالف ہین اگر کوئی کہے کہ شائد ان کے اصول مین مقلد ہونے سے یہہ مراد ہے کہ وہ امام ابو حنیفہ کے ان اصول مین مقلد ہین کہ قول صحابی اور حدیث مرسل [illegible] نقل کر کے لائق دست آویز ہے" - اور استصحاب (ایک چیز کو حکم سابق پر باقی رکہنا) اور مصالح مرسلہ (وہ مصلحتین اور ضرورتین جنکی لحاظ کا نہ شرع نے حکم دیا ہے نہ اس سے منع کیا ہے)+ لائق دست آویز نہین ہین ایسی ہی اور اصول اسکے جواب مین ہم کہونگا کہ یہہ تقلید نہین ہے

+ اس کی مثال یہہ ہے کہ بادشاہ نے ایک مفسد باغی قوم مین چڑہائی کی باغیون نے چند بیگناہ اشخاص کو قید کر کے اپنے آگے آڑ کہڑی کر لی اب اگر اُس آڑ پر باڑ چلائی جاتی ہے تو اُن بیگناہون کی جان جاتی ہے - اور اگر لڑائی ہٹائی جاتی ہے تو باغیون کے تسلط کا خوف ہے یہان ضرورت و مصلحت یہی ہے کہ اس آڑ پر باڑ چلائی جاوے گو اسمین چند بیگناہون کی جان جاتی ہے — حاشیہ

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

شرح الآثار ذكر في كل كتاب ما فيه
الناسخ والمنسوخ وتاويل العلماء واحتجاج
بعضهم على بعض واقامة الحجة لمن صح عنده
قوله منهم فيما يصح فيه مثله من كتاب
او سنة او اجماع او تواتر من اقاويل
الصحابة او تابعيهم رضي الله عنهم ثم
ان قوله في الخصاف والطحاوي والكرخي
لا يقدرون على مخالفة ابي حنيفة لا في
الاصول ولا في الفروع ليس بشيء فان ما
خالفوه من المسائل لا يعد ولا يحصى ولهم
اختيارات في الاصول والفروع واقوال
مستنبطة بالقياس المسموع واحتجاجات
بالمنقول والمعقول على ما لا يخفى على
من تتبع كتب الفقه والخلافيات والاصول
وقد انفرد الكرخي رحمه الله عن ابي حنيفة
رحمه الله وغيره في ان العام بعد التخصيص
لا يبقى حجة اصلا وان خبر الواحد الوارد

یہہ تو ایک مجتہد کے دوسرے مجتہد کی راے
سے موافقت ہی جو دلیل ایک کے خیال مین
آئی وہی دوسرے کے نزدیک صحیح ہوئی اسلیے
ایک ہی بات دونون نے کہی دیکہو امام
مالک بہی حدیث مرسل کو لایق دست آویز
سمجہتے ہین باوجود اسکے وہ امام ابو حنیفہ کے
مقلد نہین سمجہے جاتے - اور امام شافعی مصالح
مرسلہ کو لایق دست آویز نہین جانتے - پہر بہی
انکو امام ابو حنیفہ کا مقلد نہین سمجہا جاتا - پس ان
باتون کے قایل ہونے سے امام ابو یوسف و محمد
کو کیونکر امام ابو حنیفہ کا مقلد سمجہا جاسکتا ہی اجماع
و خبر واحد اور قیاس کو لایق حجت سمجہنے پر سب کا
اتفاق کرنا ایک دوسرے کا مقلد ہونا نہین ہے
ابو بکر قفال اور ابو علی بن خیران اور قاضی حسین
نے (جو شافعی کہلاتے) صاف کہا ہی کہ امام شافعی
کے ہم مقلد نہین ہین بلکہ ہماری راے سے انکی راے
اتفاق ہو گیا ہے امام جعفر طحاوی† کا بہی امام ابو حنیفہ

† امام طحاوی نے صاف یہہ بہی کہدیا ہی کہ جو کچہہ امام ابو حنیفہ کہین اسمین انکا مقلد نہین ہون چنانچہ ضمیمہ نمبر ۵ جلد ۱
مین لسان المیزان سے بواسطہ اشاعت اس کلام جناب منقول ہوا اس کلام طحاوی سے اور اقوال ابو بکر القفال اور
ابو علی بن خیران اور قاضی حسین سے اس اعتراض کا جواب بہی ادا ہوا جو اکثر لوگ پیش کیا کرتے ہین کہ جن لوگون
کے اقوال تم عدم ضرورۃ تقلید کی تائید مین پیش کرتے ہو یہہ لوگ خود حنفی شافعی کہلاتے تہے اگر تقلید کسی مذہب کی لازم
نہ ہوتی تو یہہ لوگ حنفی و شافعی نہ کہلاتے.

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

في حادثة تعم بها البلوى ومتروك المحاجة
عند الحاجة ليس بحجة قط وابو بكر الرازي
رحمه الله في ان العام المخصوص حقيقة
ان كان الباقي جمعا والا مجاز اليس هذا
من مسائل الاصول ثم انه عد
ابا بكر الرازي الجصاص من المقلدين
الذين لا يقدرون على الاجتهاد
اصلا وهو ظلم عظيم في حقه وتنزيل
له عن رفيع محله وغض منه وجهل
بين بجلالة شانه في العلم وباعه
المتبحر في الفقه وكعبه العالي في
[illegible]
الاصول ورسوخ قدمه وسداد
طالته وقوة بطشه في معارك
النظر والاستدلال ومن تتبع
تصانيفه والاقوال المنقولة
عنه علم ان الذين عدهم
من المجتهدين من شمس الائمة
ومن بعده كلهم عيال لابي بكر الرازي
ومصداق ذلك دلائله التي
نصبها لاختياراته وبراهينه
التي كشف فيها عن وجوه استدلالة

کا مذہب اختیار کرنے اور اسپر دلایل قایم
کرنے اور ان کے اقوال کی تائید کرنے
مین یہی حال ہے چنانچہ اونہون نے
شرح معانی الآثار کے ابتدا مین کہا ہے
کہ مین تمام کتاب مین ناسخ ومنسوخ کو ذکر
کرونگا اور علما کی تاویل کو اور ایک کا
دوسرے کے مقابلہ مین دلیل قایم کرنا
اور جس شخص کا قول میرے نزدیک صحیح ہو
اسکی سند جو صحیح ہو اور میسر آوے اکتاب
یا سنت یا اجماع یا متواتر اقوال اصحاب
وتابعین سے بیان کرنا۔
[illegible]
اور طحاوی اور کرخی امام ابو حنیفہ کے
مخالفت پر قادر نہین نہ اصول مین نہ
فروع مین) یہ بھی کچھ چیز نہین ہے
اسلئے کہ جن مسائل مین ان لوگون نے
امام ابو حنیفہ کا خلاف کیا ہے وہ شمار اور
تعداد سے خارج ہین مسائل اصول وفروع
جو انہون نے اختیار کئے ہین اور وہ مسایل
جو انہون نے نص وقیاس سے استنباط کئے ہین
اور وہ دلایل عقلی ونقلی جو انہون نے

نشاء ببغداد التی هی
دار الخلافة ومدار العلم
والرشاد ومدینة
السلام ومعقل الاسلام
ورحل فی الاقطار ودخل
الامصار ولقی العلماء
اولی الایدی والابصار
واخذ الفقه والحدیث
عن المشائخ الکبار
ثم قال شمس الائمة [illegible]
[illegible]
فیه هو رجل کبیر معروف
فی العلم وانا نقلده
وناخذ بقوله فکیف
یصح تقلید المجتهد
للمقلد وذکر فی الکشف
الکبیر ما یدل علی انه
افقه من ابی المنصور
الماتریدی وقال
قاضیخان فی التوکیل
بالخصومة یجوز للمراة
المخدرة ان توکل

قائم کیے ہین ناظرین کتب فقہ و خلافیات پر مخفی نہین ہین
امام کرخی امام ابو حنیفہ سے اس مسئلہ مین علیحدہ ہو گئے
ہین کہ لفظ عام خاص ہو جانے کے بعد ہرگز لائق عمل
نہین رہتا۔ اور جو حدیث ایسے محل مین وارد ہو جس سے
بہت لوگون کو کام پڑے پہر اسکو صرف ایک دو شخص ہی
روایت کرین اور وہ حدیث جو حاجت کے وقت متروک
العمل رہی ہو لائق دست آویز نہین ہین۔ اور ابو بکر
رازی نے امام ابو حنیفہ سے اس مسئلہ مین مخالف ہین کہ عام
مخصوص البعض اگر جمع ہو تو باقی افراد مین حقیقت ہے ورنہ
مجاز [illegible]
[illegible]
خلاف کیا ہے مسائل اصول نہین ہین۔ پہر ابن الکمال نے
ابو بکر جصاص کو ایسے مقلدین سے شمار کیا ہے جو کسی نوع
کی اجتہاد پر قادر نہین۔ اور یہہ ابو بکر کی حق مین بڑا ظلم ہے
اور انکو انکی عالی مرتبہ سے اوتارنا اور انکی علم مین جلیل الشان
اور فقہ مین زبردست۔ اور اصول مین بلند قابلیت اور ثابت
قدم ہونے سے اور انکی مضبوطی طاقت اور نظر و استدلال
کے سید الوہنین سخت گیری سے اور چشم پوشی اور جہالت ہے
اور جو کوئی انکی تصانیف کو اور ان اقوال کو جو اورون کی
تصانیف مین انسے منقول ہین تلاش کریگا وہ یقیناً جان لیگا
کہ شمس الائمہ کے بعد جو لوگ جنکو ابن الکمال نے مجتہدین مین شمار
کیا ہے وہ سبہی ابو بکر رازی جصاص کے عیال (ذریات) ہین جیسے

ahmadimuslim.de

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

(319)

وھی التی لم تخالط
الرجال بکرا کانت
او ثیبا لکن اذکر ابوبکر
الرازی ثم قال و عامۃ
المشائخ اخذ وا بما ذکرہ
ابوبکر الرازی رحمہ اللہ
وفی ھذہ ایہ ولو کانت
المراۃ مخدرۃ قال الرازی
یلزم التوکیل منہا ثم
قال و ھذا شئ استحبہ
المتاخرون قال ابن
الھمام رحمہ اللہ
ھو الامام الکبیر
ابوبکر الجصاص احمد
بن علی الرازی رحمہ اللہ
یعنی اما علی ظاھر
الطلاق فالاصل و غیرہ
عن ابی حنیفۃ رحمہ اللہ
لافرق بین البکر
والثیب المخدرۃ
والمبرزۃ والقوی

تصدیق ان دلایل سے ہوسکتی ہی جو ابوبکر رازی نے اپنے
مختلف رسایل پر قایم کی ہین آپنے بغداد مین (جو دار الخلافہ
ہی اور علم کا گہر) نشو و نما پایا ہی اور اطراف اور بلاد مین سفر کیا
اور اہل قوت و بصیرت کی ملاقات کی اور بڑے بڑے مشائخ سے
حدیث و فقہ حاصل کی - شمس الائمہ حلوائی نے انکی حقمین کہا ہے
کہ یہ شخص بڑا آدمی ہے علم مین مشہور ہی ہم اوسکی تقلید کرتے
ہین (یعنی اس بات مین جسکا خود علم نہو) اور اوسکی بات مان
لیتے ہین سو اگر یہ مقلد ہوتے تو شمس الائمہ کو جنکو ابن الکمال
مجتہد کہتا ہی انکی تقلید کیونکر جائز ہوتی - کشف کبیر مین مذکور
ہے کہ ابوبکر رازی امام ابو المنصور ماتریدی سے بہی بڑہکر
فقیہ ہین - قاضیخان نے اپنی فتاوی کے باب توکیل بالخصومۃ
[illegible]
کنواری ہو خواہ بیاہی ہوئی اپنی طرف سے کسیکو جہگڑنے کو لئے وکیل بنانا
جائز ہی چنانچہ ابوبکر رازی نے فرمایا ہی پہر کہا کہ تمام مشائخ نے
ابوبکر کے اسی قول کو لیا ہی - ہدایہ مین کہا ہی کہ اگر عورت پردہ نشین ہو
تو اسکی حقمین امام رازی فرماتے ہین کہ اس عورت کیطرف سے وکیل کا ہونا
لازم ہے پہر کہا یہ مسئلہ علماء متاخرین نے پسند کیا ہی - ابن الہمام نے
کہا ہی وہ یعنی اس مسئلہ کو بیان کرنے والے امام کبیر استاد ابوبکر جصاص
احمد بن علی رازی ہین یعنے اصل مذہب امام ابوحنیفہ مین تو
پردہ نشین اور کہلم کہلی عورت مین کوئی فرق نہین
پر فتوے اسی پر ہے جو انہون نے فرمایا ہے کہ عورت

على ما اختاروه من ذلك وحينئذ
فتخصيص الرازي ثم تعميم المتاخرين
ليس الا لفائدة انه المبتدي
بتفريع ذلك وتبعوه انتهى كلامه
وقد اكثر شمس الائمة السرخسي
في كتبه النقل عن ابي بكر الرازي
والاستشهاد به والمتابعة لاراءه
ثم الحلوائي ومن ذكره بعده وعدهم
من المجتهدين في المسائل كلهم تنتهي
سلسلة علومهم الى ابي بكر الرازي [illegible]
فقد تفقه عليه ابو جعفر الاستروشني
وهو استاذ القاضي ابي زيد الدبوسي
وابو علي حسين بن خضر النسفي وهو
استاذ شمس الائمة الحلوائي۔
ومعلوم ان السرخسي من تلامذته
وقاضيخان من اصحاب اصحابه
فلعله نظر الى قولهم انه كان في
تخريج الرازي فظن ان وظيفته
في الصناعة هي التخريج فحسب وان
غاية شاوه هذا القدر وقد
خرج ابو حنيفة واصحابه قول

پردہ دار ہو تو وکیل کرنا مناسب ہے صاحب
ہدایہ کا پہلو اس مسئلہ کو امام رازی کیطرف منسوب کرنا
پہر عام متاخرین کو شامل کرنا اسی غرض سے ہی کہ
سب سے پہلے یہ بات امام رازی نے کہی ہے ان ہی کی
متابعت متاخرین نے اختیار کر لی۔
شمس الائمہ سرخسی اپنی کتابوں مین ابو بکر رازی سے
بہت نقل لائے ہین اور انکی اقوال سے بہت متابعہ
و استشہاد کئے ہین پہر حلوائی نے اور جنکو ابن الکمال
نے انکے بعد مجتہدین مین شمار کیا ہے ان سبکا سلسلہ
[illegible] ابو بکر رازی [illegible] ابو جعفر
استروشنی نے (جو قاضی ابو زید دبوسی کا استاد ہی) اور ابو علی
حسین بن خضر نسفی نے (جو شمس الائمہ حلوائی کا استاد ہی) انکے
سے علم فقہ حاصل کیا ہے اور یہ بہی سبکو معلوم ہے کہ سرخسی
بہی آپکے شاگردوں سے ہین۔ اور قاضیخان
آپکا شاگردان شاگرد ہے۔ شاید ابن الکمال
نے ابو بکر رازی کو صرف مخرجین سے شمار
کرتے مین یہہ دہوکہ کہا ہے کہ لوگونکا کسی مسئلہ
کی نسبت یہہ قول دیکہا کہ یہہ مسئلہ رازی کی تخریج
پر یون ہے اور ہس سے یہہ سمجھ لیا کہ رازیکا منصب صرف
تخریج ہی اور اسکی رای کی حد اسی مرتبہ تخریج تک ہے
حالانکہ یہہ تخریج تو امام ابو حنیفہ اور انکے شاگردون نے

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

ابن عباس رضی الله عنهما فی
تکبیرات العیدین انها ثلث عشر
تکبیرات بحمل انها علی هذا العدد
باضافة التکبیرات الاصلیة والتاجیہ
واتباعه بحملها علی الزوائد وخرج
ابو یوسف قول الشعبی رحمه الله
ان للخنثی المشکل من المیراث نصف
النصیبین بان ذلك ثلاثة من سبعة
ومحمد رحمه الله بانه خمسة
من اثنی عشر وخرج ابو الحسن الکرخی
قول ابی حنیفة ومحمد رحمهما الله
فی تعدیل الرکوع [illegible] والسجود بجعله
واجبا وابو عبد الله الجرجانی
وحمله علی سنة ونظائر ذلك
کثیرة وقعت من کبار المجتهدین
فما ضرهم ذلك فی اجتهادهم
ولا نزلهم من شانهم فکیف
ینزل ابا بکر الرازی الی الرتبة
النازلة عن منزلته ثم انه
جعل القدوری وصاحب الهدایة
من اصحاب الترجیح وقاضیخان

بہی کی ہے اونہون نے حضرت ابن عباس کے
اس قول مین کہ تکبیرات زوائد عیدین تیرہ
ہین یہہ تخریج کی ہے کہ یہہ اصلی تکبیرات کی
سمیت تیرہ ہین اور امام شافعی اور اونکے
شاگردون نے اسمین یہہ تخریج کی ہے کہ یہہ
صرف تکبیرات زوائد ہین اور امام ابو یوسف نے
شعبی کے اس قول سے کہ مخنث کی میراث دو حصون سے
نصف ہے یہہ تخریج کی ہے کہ وہ سات مین سے
تین ہین اور امام محمد نے یہہ تخریج کی ہے کہ وہ بارہ سے
پانچ ہین اور امام ابو الحسن کرخی نے امام ابو حنیفہ
و محمد کے اس قول سے جو تعدیل رکوع و سجود کے
[illegible] ہے
اور ابو عبد الله جرجانی نے یہہ تخریج کی ہے
کہ وہ سنت ہے اور اسکی نظیرین اور بہت ہین
جو بڑے مجتہدین سے واقع ہو چکی ہین اس تخریج
کرنے نے انکو تو ضرر نہ دیا اور انکو منصب اجتہاد سے
نہ اوتارا پہر یہہ تخریج امام رازی کو اس منصب
اجتہاد سے کیونکر اتار سکتی ہے۔
پہر ابن الکمال نے قدوری اور صاحب ہدایہ کو
تو اصحاب ترجیح سے شمار کیا ہے اور
قاضیخان کو مجتہدین سے باوجودیکہ قدوری شمس الائمہ

من المجتہدین مع تقدم القدوری
علی شمس الائمۃ زمانا وکونہ
اعلی منہ کعبا واطول باعا فکیف
لا من قاضیخان واما صاحب
الہدایۃ فہو المشار الیہ فی
فی عصرہ والمعقود علیہ الخناصر
فی دہرہ وفرید وقتہ ونسیج
وحدہ وقد ذکر فی الجواہر وغیرہ
انہ اقر لہ اہل عصرہ بالفضل
والتقدیم کالامام فخر الدین قاضیخان
والامام زین الدین العتابی وغیرہما
وقالوا انہ فاق علی اقرانہ حتی علی
شیوخہ فی الفقہ واذعنوا لہ
بہ فکیف ینزل شانہ عن قاضیخان
بہم اثبت بل ہو احق منہ بالا
جتہاد واثبت فی اسبابہ والزم
لابوابہ ہذا ثم لم یحصل من
بیانہ فرق بین اہل الطبقۃ
الخامسۃ والسادسۃ ولیت
شعری ان ہذا الرجل بای
مقیاس قاسہم وحد

سے بہی زمانہ مین اور علم مین مقدم ہین تو
پہر قاضیخان سے کیونکر نہو گا ۔ رہے صحب
ہدایہ سو یہہ بہی اپنے زمانہ مین جسمین
قاضیخان بہا) مشار الیہ تہے اور اپنے عہد
مین یکتا ۔ جواہر وغیرہ مین کہا ہے کہ
صاحب ہدایہ کو اہل زمانہ (قاضیخان وامام زین الدین
عتابی) وغیرہ نے صاحب ہدایہ کا اپنے ہمعصرون
سے علم مین مقدم ہونا تسلیم کرلیا ہے اور کہا ہے
کہ وہ اپنے اقران وامثال بلکہ اپنے استادون
سے فقہ مین فائق ہو گئے ہین حتی کہ انکی
استاذ بہی مان گئے ہین ۔ پہر یہہ قاضیخان
سے اجتہاد مین کیونکر کم رتبہ ہو سکتے ہین
وہ تو قاضیخان سے زیادہ اجتہاد کا حق رکہتے
تہے اور ہرکے اسباب کو زیادہ ثابت اور موجود
رکہنے والے اور ہمہ اجتہاد کے دروازہ مین جمے
رہنے والے ۔ پہر ابن الکمال کا بیان ایسا
ہے کہ اس سے اہل طبقۂ پنجم وششم مین
کچہہ فرق معلوم نہین ہوتا ۔ کاش کہ مین
جانتا کہ اس شخص (ابن الکمال) نے کس پیمانہ
سے ان مجتہدین کو ناپا ہے اور کیونکر ان
مین یہہ فرق پایا ۔ یہہ شخص اس بات مین

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

هذا التفاوت بينهم وهو قليل الممارسة في الباب كليل المؤانسة بمن ذكره في الكتاب ولا يعرف كثيراً منهم وربما يجعل الواحد اثنين ويعكس الامر ويقدم عما هو عليه ويؤخر وينسب كثيراً من الكتب لا الى صاحبها فكيف يعرف طبقاتهم ويميز في الفقه درجاتهم والحال ان العلم بهذه الكلية كالمتعذر بالنسبة الى اجلة الفقهاء وائمة العلماء وانهم [illegible] لا يدرى اين طرفاها على ما يشير اليه قوله تعالى وما نريهم من آية الا هي اكبر من اختها ويريد والله اعلم ان كل آية اذا جرد النظر اليها قال الناظر هي اكبر الآيات والا فلا يتصور ان يكون كل آية اكبر من الاخرى من كل جهة للتناقض ولكن لما كان الغالب على فقهاء العراق السذاجة في الالقاب وعدم التلون في العنوانات

کم عبارت تہا اور اون لوگون سے جنکا کتاب مین ذکر لایا ہے بہت واقف نہ تہا۔ انہین سے بہت لوگون کو نہین پہچانتا تہا ایک شخص کو دو سمجہتا ہے اور دو کو ایک۔ پہلے کو پچہلا بتاتا ہے اور پچہلے کو پہلا۔ بہتیری کتابون ان لوگونکی تصنیف بتاتا ہے جنکی وہ تصنیف نہین ایسا شخص طبقات فقہار کو کیونکر پہچان سکتا ہے اور انکے درجات فقہ مین کیونکر جان سکتا ہے۔ ان درجات کا [illegible] محال معلوم ہوتا ہے کیونکہ انکی مثال ایک حلقہ کیسی ہے جسکے دونون طرف معلوم نہون جیسا کہ یہی قول خداوندی کا کہ ہم جو نشانی انکو دکہاتے ہین وہ ساتہ والی سے بڑہی ہوئی ہوتی ہے اشارہ کر رہا ہے لیکن ابن الکمال کی غلطی اور دہوکہ کہانے کا منشا یہ ہے) کہ اکثر فقہا عراق کی عادات مین سادہ مین اور القاب وخطاب بڑہانے مین غیر متلون المزاج ہوئے اور بڑے بڑے القاب وخطابات سلف صالحین کے طریق پر چشم پوشی کنارہ کشی کرنا

ahmadimuslim.de

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

والمحافظة في الجري على منهاج السلف الصالحين في التجافي عن الالقاب الهايلة والاوصاف الحافلة والتحاشي عن الترفع وتنويه النفس واعجاب الحال تدينا وتصلبا وتورعا وتقادبا كما كان الغالب عليهم الخمولة والاجتناب عن ولاية القضاء وتناول الاعمال السلطانية لان مفادع الاتباع ما كانت مفارقة عنهم ولا شعارهم [illegible] يذهبون مذهبهم في الاكتفاء بالتمييز عن غيرهم باسماء ساذجة يتبين لها العامة ويمتهنها السوقة من الانتساب الى الصناعة او القبيلة او القرية او المحلة او نحو ذالك كالخصاف والجصاص والقدوري والثلجي والطحاوي والكرخي والصيمري فجاء المتاخرون منهم على منهاجهم في الاكتفاء بها وعدم الزيادة عليها في الحكايت عنهم واما الغاب

اور قضا روغیرہ عہدہ ہائے ریاست سے اجتناب وگوشہ نشینی اختیار کرنا پایا جاتا ہے کیونکہ اتباع سنت انسے جدا نہیں ہوتا تھا اور نہ غیر اقوام کا طریق انمین معمول ہوا تھا۔ وہ سلف صالحین کی چال پر تھے اور ایکدوسرے کے تمیز کے لئے سادہ القاب جنکو عام لوگ ہلکا سمجھتے استعمال مین لاتے یعنے پیشون یا قبیلون یا بستیون یا محلون کی طرف منسوب ہونا جیسے خصاف (موچی) [illegible] قدوری (ہنڈیا بیچنے والہ یا قدورہ کے رہنے والہ) ثلجی (برف بیچنے والہ یا ثلج بن عمرو کا بیٹا) طحاوی (طحیہ کا رہنے والہ) صیمری (موضع صیمر کا رہنے والہ) وعلے ہذا القیاس متاخرین کا وقت آیا تو اونہون نے اون ایمہ کے نام لینے مین ان ہی کے طریق پر اکتفا کیا اور انسے روایت نقل کرنے کے وقت ان القاب سے کچہہ نہ بڑہایا ولیکن اہل خراسان خصوصًا ماورالنہر کے ساکنین کو پچھلے اوزبج

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir
ahmadimuslim.de

علی اهل خراسان ولا سیما ما وراء النهر فی القرون الوسطی والمتاخرة فهو المغالات فی الترفع علی غیرهم واعجابهم حالهم ولذهاب بانفسهم عجبا وکبریاء والتصنع بالتواضع سمعة وریاء ویستصغرون الاحادیث عمن سواهم ولا یستکرمون فی معمورة الارض مثوی غیر مثواهم قد تصور کل منهم فی خلده ان الوجود کله بصغر [illegible] انتزع عرق منهم فی علمائهم فلقبوا ایا الالقاب النبیلة ووسموا بالاوصاف الجلیلة مثل شمس الائمة وفخر الاسلام وصدر الشریعة واستمرت الحال فی اخلاقهم علی ذلک المنوال من الاتراف والغلو فی تنویه اسلافهم والحط من غیرهم فاذا ذکروا واحدا من انفسهم بالغوا فی وصفه وقالوا الشیخ

کے زبانون مین اپنے بڑائی کے اظہار مین غلو ہوگیا تہا اور انمین عجب (خود پسندی) اور تکبر غالب ہوگیا تہا وہ اگر تواضع (فروتنی) کرتے تو برے نمایش کرتے اور دوسری باتون کو حقیر سمجہتے اور تمام ابادی زمین مین اپنی جگہہ کے سوائے کسی جگہہ کو بزرگ نہ جانتے - ان مین ہر ایک اپنے دل مین خیال کرتا کہ بہ نسبت اس کی بستی کے اور جگہہ کی ہستی ہیچ ہے - ان ہی لوگون کی رگ علماء اس دیار کیطرف [illegible] بڑے لقب مقرر کرلیئے جیسے شمس الائمہ (اماموں کا سورج) فخر الاسلام (اسلام کی بڑائی) صدر الشریعۃ (شریعت کے سردار) اور اسکے انکو اخلاق مین بہی غلو اور اپنے شان ورتبہ کو اونچا کرنے اور دوسرون کی بزرگی سے چشم پوشی کرنا جاری رہے - جب اپنے علماء سے کسیکا نام لیتے ہین تو انکو اوصاف والقاب مین یون مبالغہ کرکے کہتے ہین کہ فلانے شیخ امام اجل زاہد

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir
ahmadimuslim.de

الامام الاجل الزاهد الفقيه
ونحو ذلك واذا نقلوا كلاما عن غيرهم
فلا يزيدون على مثل قولهم قال الكرخي
والجصاص وربما يقتدي بهم من
عداهم ممن يتلقى منهم الكلام فيظن
الجاهل باحوال الرجال ومراتبهم
في الكمال وطبقات العلماء ودرجات
الفقهاء ظن السوء فياخذ في
الاستدلال بمباهاة الاوصاف
على نباهة الموصوف [illegible] على
الانكار فيما عداهم واستخفاف رجال
الله سواهم وقد كان ابن الكمال
على جلالة محله في الافتاء من جهة الدولة
فاحوجه ذلك الى مراجعة كتب
الفتاوى والاكثار من مطالعة ما
فيها في تحصيل اربه والتخلص عن كربه
ووقع نظره في ما سار به على اهل ما وراء النهر
من رفع الفسهم والوضع من غيرهم
فانتزع اليهم وصار ذلك طبيعة
له وسببا لهجومه الى هذه التحكمات
البارده والتعسفات الذاهبة فكان

فقیہ نے یون فرمایا ہے اور جب وہ اور ونکے
اقوال نقل کرتے ہین تو اس سے زیادہ نہین
بولتے کہ کرخ کے باشندہ نے یون کہا ہے
اور اوس جو تا بیچنے والے (یا اس موچی) نے
یون کہا ہے۔ پس ایسا ہی انکے مقتدی بولتے
ہین جو انکا کلام سنتے ہین اس سے جاہل لوگ
جو اشخاص کے حالات اور مراتب کمال سے ناواقف
ہوتے ہین انکی طرف سے بدظن ہو جاتے ہین
اور بڑے بڑے القاب والو صاف والی لوگونکو
[illegible]
(مثلاً یون کہتے ہین کہ شمس الائمہ اماموںکو سورج ہین)
اور چھوٹے القاب والے بزرگونکی القاب سے اونکی خفت
ثابت کرتے ہین (یعنے یون کہتے ہین کہ یہ تو ایک
موچی یا چونہ فروش ہے یہ شمس الائمہ کے رتبہ کو کیونکر
پہونچ سکتا ہے) یہہ (حضرت) ابن الکمال باوجود طبقات
جب دولت عثمانیہ کے مفتی ہوئے تو آپ
فتاوون کی کتابین دیکھنے لگے اس سیر و مطالعہ
مین انکی نظر ما وراء النہر یون پر پڑی جو سب
آپکو بلند کرتے اور غیرونکو پستی مین گراتے
لہذا انہین بھی انکی رنگ بہوٹ آئی اور یہی
انکی عادت ہو گئی جوان تحکمات دہ بیگا وہنگی)

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

ما فعله حداً لمن بعده من الجهلة فلا يجاوزون عما ذكره ولا يتعدون طورهم في تنزيل العالي عن درجته ورفع غيره فوق رتبته فلو نقل اليهم شيء عن كبار العلماء ربما يقولون انه ليس من المجتهدين لانه ليس بمذكور في طبقاتهم وغير مستور عن اهل الشان ان ما اورده الرجل منهم في كتابه كنغبة من دأماء وترية في بحر وعن عائشة رضي الله تعالى عنها قالت امرنا رسول الله صلى الله عليه وسلم ان ننزل الناس منازلهم صححه الحاكم وغيره وكلهم ائمة الدين ودعاة الحق في الارض ولكن الله فضل بعضهم على بعض — (ناظورة)

اور تکلفات کی جانب ہجوم کرنے پر انکو باعث ہوئی پھر انکا یہ فعل اور جاہلون کے لئے ایک حد بن گیا جس سے وہ تجاوز نہین کرتے اور اپنے انداز پر کسی کو اسکے مقرری درجہ سے نیچا یا اونچا کرنے مین وہ اس حد سے آگے نہین بڑھتے - انکے سامنے کسی بڑے عالم مجتہد کی کوئی بات نقل کیجاوے تو کہدیتے ہین کہ یہ مجتہد نہ تہا کیونکہ مجتہدون کے طبقات مین اسکا ذکر نہین آیا اور یہ امر مخفی نہین ہے کہ جن لوگونکو اس شخص نے اپنی کتاب مین ذکر کیا ہے وہ ایسے ہین جیسے دریا مین ایک گھونٹ اور حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت ہے کہ آنحضرت نے ہمکو حکم دیا کہ ہم لوگون کو انکے لائق مرتبہ پر جگہ دین اس حدیث کو حاکم وغیرہ نے صحیح کیا ہے - وہ سب علماء (جو اکثر ابن الکمال کے طبقات مین مذکور نہین) دین کے امام ہین اور زمین پر حق کیطرف لوگونکو بلانے والے لیکن خدا نے ایک دوسرے پر بزرگی دی ہے -

یہ آخر کلام علامہ صاحب ناظورہ کا ہے جو اس باب مین اونہون نے فرمایا ہے اس کلام مین جو کچھ علامہ نے فرمایا ہے وہ اجلہ حنفیہ وغیرہ علماء کے کتب مین موجود ہے جو ان کی کسی بات کی اور علماء حنفیہ وغیرہ سے تصدیق و شہادت چاہے وہ ہم سے مطالبہ کرے - اور انکے ہر ایک دعوی پر متعدد شہادتین و اقوال اجلہ علماء سن لی - سر دست بعض

ahmadimuslim.de

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

اقوال علماء آپکی تائید مین پیش کرتے ہین - ہمارے اس زمانہ کے محقق حنفی مولوی محمد عبد الحی صاحب لکہنوی نے اپنے رسالہ **النافع الکبیر لمن یطالع الجامع الصغیر** مین علامہ ہارون کے اعتراضات کو جو ابن الکمال باشا کی طبقات وتجویزات پر انہون نے وارد کئے ہین نقل کرکے فرمایا ہے -

وهذه الانظار التي اوردها كلها مستحكمة مضبوطة وقد كان بعضها يخطر ببالي ويختلج بقلبي الا ان خوف المجادلين كان لا يدعني ان اذكرها الى ان وصل الى بعض افاضل [illegible] وحمدت الله على حسن التوارد

یہہ اعتراضات جو علامہ ہارون نے وارد کئے ہین سب کے سب محکم ومضبوط ہین - یہہ اعتراضات میرے دل مین بہی کہٹکا کرتے پر ناحق جہگڑنے والون کا خوف مجہے انکے ذکر کرنے کی اجازت ندیتا تہا یہانتک [illegible] کتاب میرے پاس پہنچی تو مینے اسکا مطالعہ کیا اور اس سے نفع اوٹہایا اور ان اعتراضات مین علامہ ہارون کی رائے سے توافق حاصل ہونے پر خدا کا شکر ادا کیا -

اسکے بعد مولویصاحب ممدوح نے علامہ ہارون کی اس کلام کو نقل کیا ہے جو صفحہ (۳۱) مین منقول ہوا ہے کہ فقہاء عراق مین سادہ پن تہا اور فقہاء خراسان وماوراء النہر مین بڑائی اور تفاخر - اسکے بعد علامہ ہارون کے اس قول کو نقل کیا ہے جو صفحہ (۳۶) مین منقول ہوا کہ "مسائل مذہب حنفی کے تین طبقہ ہین - اور متون مختصرہ متاخرین وقایہ وکنز ونقایہ وغیرہ ان متون مین سے نہین جنکی نسبت کہا گیا ہے کہ جو مسئلہ متون مین ہو وہ شرح والے مسائل سے مقدم ہے" - اسکے بعد مولویصاحب ممدوح نے مجتہدین کے اقسام کو بیان کیا ہے اور امام ابو یوسف وامام محمد کا اصول وفروع مین امام ابو حنیفہ سے مخالف ہونا بیان فرمایا ہے جسمین ابن الکمال کی کلام کی تزئیف اور علامہ ہارون کی کلام کی

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

جو ضمیمہ نمبر ۲ مین بصفحہ (۱۵) منقول ہوا تائید پائی جاتی ہے

واعلم ان مذهب الامام ابی حنیفة الاکثر ماخوذ عن الصحابة الذین نزلوا بالکوفة ومن بعدهم من علمائها وکان الزم بمذهب ابراهیم عظیم الشان فی التخریج علی مذهبه وکان اشهر اصحابه ابو یوسف تولی قضاء القضاة زمن هارون الرشید فکان سببا لشیوع مذهبه فی اقطار العراق وبلاد ما وراء النهر وغیرها وکان احسنهم [illegible]
فی تصانیفه رایه ورای شیخه فتوجه اصحاب ابی حنیفة الی تلک التصانیف تلخیصا وتقریبا وتخریجا وتاسیسا وانما عد مذهب ابی یوسف ومحمد من مذهب ابی حنیفة مذهبا واحدا مع انهما مجتهدان مستقلان - لانهما مع مخالفتهما له فی الاصول والفروع لم یتجاوزا عن محجة ابراهیم وغیره من علماء الکوفة کذا قال المحدث ولی الله الدهلوی فی رسالة

آپ فرماتے ہین امام ابو حنیفہ کا مذہب اکثر ان صحابہ سے ماخوذ ہے جو کوفہ مین تھے انکے سوائے وہ انکے تابعیون سے امام موصوف ابراہیم (تابعی) کے مذہب پر تخریج کرنے مین عظیم الشان تھے۔ آپکے صحبتیون (شاگردون) سے امام ابو یوسف ہارون رشید کے زمانہ مین قاضیون کے قاضی بنے یہی امر ملک عراق وما وراء النہر مین انکے مذہب پھیلنے کا سبب ہوا اور آپکے شاگردون سے [illegible]
نے اپنی تصانیف مین اپنے اور اپنے استاد (ابو حنیفہ) کی رائے کو جمع کیا۔ حنفیہ علماء نے اون تصانیف (امام محمد) کے خلاصہ نکالنے اور اُنکو قریب الفہم کرنے اور انہین سے تخریج کرنے اور اُنکی بناء پر اور تالیف کرنے کی طرف توجہ کی ابو یوسف ومحمد کا مذہب ابو حنیفہ کے مذہب مین شامل ہوکر ایک سمجھا گیا باوجودیکہ وہ اصول وفروع مین امام ابو حنیفہ کے مخالف ہین اسکی وجہ یہی ہے کہ انہون نے ابراہیم تابعی وغیرہ علماء کوفہ کی طریق چیتا سے تجاوز نہین کیا۔ ایسا ہی محدث ولی اللہ دہلوی نے

ahmadimuslim.de

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

الانصاف فی بیان سبب الاختلاف
واعلم ان المجتہد علی اقسام ثلثۃ احدہا
المجتہد المطلق المستقل ومن شروطہ
فقہ النفس وسلامۃ الذہن وصحۃ
التصرف والاستنباط والتیقظ ومعرفۃ
الادلۃ والاتہا المذکورۃ فی الاصول
وشروطہا مع الفقہ والضبط لامہات
المسائل وثانیہا المجتہد المطلق المنتسب
الی امام معین من الائمۃ المجتہدین
لکن لا [illegible]
لاتصافہ بآلات الاجتہاد وانما انتسب
الیہ لسلوکہ طریقہ فی الاجتہاد
وثالثہا المجتہد فی المذہب
وہو ان یکون مقیدا بمذہب
امام مستقلا بتقریر اصولہ بالدلیل
غیر انہ لا یتجاوز فی ادلتہ اصول
امامہ وقواعدہ وشرطہ کونہ عالما بالمذہب
واصولہ وادلۃ الاحکام تفصیلا
وکونہ بصیرا بمسالک الاقیسۃ
والمعانی تام الارتیاض فی التخریج
والاستنباط بقیاس غیر المنصوص علی المنصوص

اپنے رسالہ الانصاف فی بیان سبب الاختلاف میں کہا ہے
(دیکھو یہی) جان لے کہ **مجتہد تین قسم ہیں**
ایک مجتہد مطلق مستقل اسکی شرط یہ ہے
کہ اسکی ذات (یا طبیعت) میں قوت اجتہاد و سلامت
ذہن و صحت تصرف و استنباط و بیداری مغزی اور معرفت
دلائل شرعیہ اور انکے آلات کی (جو علم اصول میں
مذکور ہیں) اور ضبط مسائل اصول ہو جو وہ ہو۔
قسم دوم مجتہد مطلق منتسب یہ وہ ہے
جو کسی مجتہد کی طرف منسوب ہو لیکن وہ اسکا
[illegible]
وہ خود اسباب اجتہاد کا محل ہوتا ہے اسکا کسی امام
کی طرف منسوب ہونا صرف اسوجہ سے ہے کہ وہ اپنے اجتہاد
میں اس امام کے طریق پر چلتا ہے **قسم سوم**
مجتہد فی المذہب۔ یہ وہ ہے کہ کسی امام کے مذہب
کا پابند ہو اور اپنے اصول کے تقریر و دلائل بیان
کرنے میں مستقل ہو۔ پھر وہ ان اصول و دلائل
میں امام کے اصول و دلائل کی مخالفت نہ کرتا ہو
اسکی شرط یہ ہے کہ وہ اس مذہب کے اصول و دلائل
سے بخوبی واقف ہو اور اسکی تخریج و استنباط
پوری مشق رکھتا ہو یہ شخص تقلید سے خالی نہیں
ہوتا کیونکہ اسمیں بعض اسباب اجتہاد

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

295

لعلمہ باصول امامہ ولا یخرج
عن تقلید لامامہ لاخلالہ
ببعض ادوات الاجتہاد المستقل
کالنحو والحدیث ونحو ذلک کما
ذکرہ ابن حجر المکی فی رسالتہ
شن الغارۃ علی من اظہر معرۃ
تقولہ فی الحنا وعوارہ اما القسم
الاول فما تصف بہ الائمۃ الاربعۃ
ومن بعدہم وقال ابن حجر قال
ابن الصلاح ان ہذہ المرتبۃ قد انقطعت
من نحو [illegible] سنۃ [illegible] ابن الصلاح [illegible]
[illegible]
ثلث مائۃ فیکون انقطعت من نحو ستما
سنۃ بل نقل ابن الصلاح عن بعض الاصولیین
انہ لم یوجد بعد عصر الشافعی مجتہد مستقل انتہی
وفی المیزان لعبد الوہاب الشعرانی قد نقل
الجلال السیوطی ان الاجتہاد المطلق علی قسمین
مطلق غیر منتسب کما علیہ الائمۃ الاربعۃ
ومطلق منتسب کما علیہ اکابر اصحابہم
قال ولم یدع الاجتہاد المطلق غیر
المنتسب بعد الائمۃ الاربعۃ الا الامام
محمد بن جریر الطبری ولم یسلم لہ ذلک انتہی
ہکذا النقل عن المیزان الشعرانیۃ انتہی قال

سئل علم نحو وحدیث وغیرہ کا نقصان
پایا جاتا ہے۔ ایسا ہی ابن حجر نے

رسالہ شن الغارہ

میں کہا ہے۔ قسم اول اجتہاد تو ائمہ
اربعہ اور انسے پچھلے مجتہدوں میں پایا جاتا
ہے۔ ابن حجر نے کہا ہے کہ ابن صلاح
نے فرمایا ہے کہ یہ مرتبہ تین سو
برس سے موقوف ہو چکا ہے۔
اور تین سو برس ابن الصلاح کو ہو چکے
ہیں۔ تو اب اوائل نویں صدی میں جو ابن
حجر [illegible] انقطاع
[illegible]
کو چھ سو برس ہو گئے بلکہ ابن الصلاح نے تو بعض
اصولیوں سے یہ بھی نقل کیا ہے کہ زمانہ امام
شافعی کے بعد مجتہد مستقل کوئی نہیں ہوا شعرانی
کی میزان کبریٰ میں ہے کہ جلال الدین سیوطی نے کہا ہے
کہ اجتہاد دو قسم ہے اجتہاد مطلق غیر منتسب
جیسے ائمہ اربعہ تھے۔ اجتہاد مطلق منتسب
جیسے انکے اکابر شاگردان یا (اہل مذہب)
پھر کہا کہ اجتہاد مطلق غیر منتسب کا دعویٰ
ائمہ اربعہ کے بعد بجز امام محمد بن جریر طبری
کسی نے نہیں کیا۔ اور انکا دعویٰ مانا نہیں گیا۔+
ایسا ہی مولوی صاحب موصوف نے میزان شعرانی سے نقل کیا ہے

+ یعنی سچے نہیں مانا چنانچہ کلام صاحب نافع کبیر جو صفحہ (۷۳) میں منقول ہو گا اسپر شاہد ہے ورنہ بعض علماء میں انکے اجتہاد کا مسلم ہونا تو محل انکار نہیں ہے۔ دیکھو معیار الحق مطبوعہ دہلی صفحہ (۲۷) جسمیں انکا اور رکنی اور مستقل مجتہدین کا اجتہاد

وقال بحر العلوم اللكنوى فى شرح تحرير
الاصول اعلم ان بعض المتعصبين
قالوا اختتم الاجتهاد المطلق على الائمة
الاربعة ولم يوجد مجتهد مطلق بعدهم
والاجتهاد فى المذهب اختتم على العلامة
النسفى صاحب الكنز ولم يوجد مجتهد
فى المذهب وهذا غلط ورجم بالغيب
فان سئل من اين علمتم هذا لا يقدرون
على ابداء الدليل اصلا ثم هو تحكم على
قدرة الله تعالى [illegible]
ان لا يوجد الى يوم القيمة احد
يتفضل الله عليه بمقام الاجتهاد
فاجتنب عن مثل هذه التعصبات انتهى
وقال هو ايضا فى شرح مسلم الثبوت
من الناس من حكم بوجوب خلو الزمان
عن المجتهد بعد العلامة النسفى
وعنوا به الاجتهاد فى المذهب واما الا
جتهاد المطلق فقالوا انه اختتم بالائمة
الاربعة حتى اوجبوا تقليد واحد من
هؤلاء على الامة وهذا كله هوس
من هوساتهم لم يأتوا بدليل ولا

پھر فرمایا کہ **بحر العلوم لکھنوی نے شرح**
تحریر ابن الہمام میں فرمایا ہے تو جان لے
بعض متعصبوں نے کہا ہے کہ اجتہاد مطلق ائمہ
اربعہ پر ختم ہو چکا انکے بعد مجتہد مطلق کوئی
نہیں ہوا اور اجتہاد فی المذہب علامہ نسفی
صاحب کنز پر ختم ہوا ہے اسکے بعد مجتہد فی
المذہب کوئی نہیں یہ بات غلط اور غیب سے
پتھر مارنا ہے اگر کوئی ان سے پوچھے کہ یہ بات تم نے
کہاں سے جانی تو اس پر دلیل پیش نکر سکیں گے
پھر یہ [illegible]
کا ایک حکم لگانا ہے تجہ کہاں سے معلوم ہو سکتا
کہ قیامت تک خدا تعالیٰ کسی پر منصب اجتہاد کا
فضل نکریگا ایسے تعصبات سے بچنا چاہیے
اور **بحر العلوم نے شرح مسلم** میں
فرمایا ہے بعض لوگوں نے علامہ نسفی کی
بعد مجتہد فی المذہب سے تمام زمانہ کے خالی
ہو جانیکا حکم لگا دیا ہے۔ اور اجتہاد
مطلق تو وہ ائمہ اربعہ ہی پر ختم کر چکے
ہیں یہانتک کہ تمام امت پر ان ہی میں سے
کسی نہ کسی کی تقلید واجب سمجھتے ہیں یہ سب انکی
ہوسیں ہیں جنپر وہ کوئی دلیل نہیں لائے

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

لا يعبأ بكلامهم وانما هم من الذين
حكم الحديث عليهم انهم افتوا بغير علم
فضلوا واضلوا ولم يفهموا ان هذا
اخبار بالغيب في خمس لا يعلمهن الا
الله انتهى **والحاصل** ان من ادعى
بانه قد انقطعت مرتبة الاجتهاد
المطلق المستقل بالائمة الاربعة
انقطاعا لا يمكن عوده فقد غلط و
خبط فان الاجتهاد رحمة من الله سبحانه
ورحمة الله لا تقتصر على زمان دون
زمان ولا على بشر دون بشر ومن
ادعى انقطاعها في نفس الامر مع امكان
وجودها في كل زمان فان اراد
انه لم يوجد بعد الاربعة مجتهد
اتفق الجمهور على اجتهاده وسلموا
استقلاله كاتفاقهم على اجتهادهم
فهو مسلم والا فقد وجد بعدهم
ايضا ارباب الاجتهاد المستقل
كابي ثور البغدادي وداود الظاهري
ومحمد بن اسمعيل البخاري وغيرهم على
ما لا يخفى على من طالع كتب الطبقات

اور انکی اس کلام کا کچھ بھی اعتبار نہین -
یہہ وہ لوگ ہین جنکے حق مین حدیث نبوی کا یہہ
حکم ہے کہ انہون نے لاعلمی سے فتوی دیا پس خود
گمراہ ہوئے اور اورون کو بھی گمراہ کیا - انہون
نے یہہ نہ سمجھا کہ یہہ بات تو اون پانچ غیبی
باتون سے ہے جنکا علم بجز خدا تعالی کسی کو نہین
ہے - **اس کلام کا حاصل** (مولوی صاحب
فرماتے ہین) یہہ ہے کہ جو یہہ دعوی کرے کہ اجتہاد
مطلق مستقل ائمہ اربعہ پر ایسا ختم ہوا ہے جسکا کہ
پھر کسی سے ہونا ممکن نہین ہے تو اسنے غلط کہا
اور خبط کیا کیونکہ اجتہاد خدا کے فضل سے رحمت ہے
[illegible]
وہ کسی زمانہ اور کسی بشر سے مخصوص نہین
اور جو یہہ دعوی کرے کہ ائمہ اربعہ کے بعد مجتہد
مستقل کا ہونا ممکن تو تھا پر یہہ امکان وقوع
مین نہین آیا اور انکے بعد ایسا مجتہد کوئی نہین ہوا
اسکی مراد اگر یہہ ہے کہ انکے بعد ایسا مجتہد مستقل
کوئی نہین ہوا جسکے اجتہاد کو سب نے مان لیا
ہو جیسا کہ ائمہ اربعہ کے اجتہاد کو سبنے مان لیا
ہے تو یہہ دعوی مسلم ہے اور اگر یہہ مراد ہو کہ انکے
بعد کسی کا مجتہد مستقل ہونا کسی نے بھی نہین مانا تو
یہہ غلط ہے - ائمہ اربعہ کے بعد بھی مجتہد مستقل ہوئے ہین

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

واما القسم الثاني فاتصف به ابو يوسف ومحمد وغيرهما من اصحاب ابي حنيفة وفي الشافعية كثيرون بلغوا هذه المرتبة كالنووي وابن الصلاح وابن دقيق العيد وتقي الدين السبكي وابنه تاج الدين السبكي والسراج البلقيني وابن الزملكاني والسيوطي وغيرهم ممن عاصرهم او تقدمهم على ما ذكره السيوطي في حسن المحاضرة في اخبار مصر والقاهرة وغيره **وفي الانصاف** انقرض المجتهد المطلق المنتسب في مذهب ابي حنيفة بعد المائة الثالثة وذلك لانه لا يكون الا محدثا جيدا واشتغالهم بعلم الحديث قليل قديما وحديثا وانما كان فيه المجتهدون في المذهب وهذا الاجتهاد اراد من قال ادنى الشروط للمجتهد ان يحفظ المبسوط وقل المجتهد المنتسب في مذهب

جیسے ابو ثور بغدادی اور داؤد ظاہری اور محمد بن اسمٰعیل بخاری وغیرہ جنکا حال ناظرین طبقات پر مخفی نہین ہے۔ **قسم دوم اجتہاد** امام ابو یوسف اور امام محمد وغیرہ امام ابو حنیفہ کے شاگردان اور متبعین مین پایا جاتا ہے۔ شافعیہ سے اس رتبہ اجتہاد کو بہت لوگ پہنچے ہین جیسے امام نووی۔ ابن الصلاح۔ ابن دقیق العید۔ تقی الدین سبکی اسکا بیٹا تاج الدین سبکی۔ سراج الدین بلقینی۔ ابن الزملکانی۔ سیوطی وغیرہ جو ان ائمہ کے ہمعصر تھے یا ان سے پہلے گذر چکے تھے چنانچہ امام سیوطی نے (حسن المحاضرہ فی اخبار مصر والقاہرہ) مین ذکر کیا ہے **اور انصاف** (تالیف شاہ ولی اللہ صاحب) مین ہے مجتہد مطلق منتسب امام ابو حنیفہ کے مذہب مین تیسری صدی کے بعد گذر چکے کیونکہ مجتہد مطلق جید محدث ہوتا ہے اور ان لوگون کا شغل علم حدیث سے زمانہ قدیم وجدید مین کم رہا ہے انمین مجتہد فی المذہب ہی رہے ہین۔ یہی اجتہاد فی المذہب اس شخص کی مراد ہی جسنے کہا ہی کہ مجتہد کے لیئے

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

لہ
مالک وکل من کان منہم بہذہ المنزلۃ فانہ لا یعد تفردہ وجہاً فی المذہب کابن عبد البرّ وابی بکر بن العربی وامّا مذہب احمد فکان قلیلاً قدیماً وحدیثاً وکان فیہ المجتہدون طبقۃ بعد طبقۃ الی ان انقرض فی المائۃ التاسعۃ واضمحل فی اکثر البلاد اللہم الا ناس قلیلون بمصر وبغداد وامّا مذہب الشافعی فاکثر المذاہب مجتہداً مطلقاً ومجتہداً فی المذہب واکثر المذاہب اصولیاً ومتکلماً واوفرہا مفسراً للقرآن وشارحاً للحدیث واسندہا اسناداً وروایۃ وکان اوائل اصحابہ مجتہدین بالاجتہاد المطلق لیس فیہم من یقلدہ فی جمیع مجتہداتہ حتی نشأ ابن سُریج فاسس قواعد التقلید والتخریج ثم جاء اصحابہ یمشون فی سبیلہ وینسجون علی منوالہ ولذلک یعد من المجددین علی راس المائتین انتہی۔ وامّا القسم الثالث فاتصف بہ کثیرون من الاصحاب الحنفیۃ کما

کم سے کم کتاب مبسوط امام محمد کا یاد ہونا شرط ہے۔ مالکی مذہب میں مجتہد منتسب کم ہوئے ہیں انمیں سے جو شخص اس رتبہ اجتہاد کو پہنچا ہے (جیسے ابن عبد البر اور ابو بکر بن عربی) انکا قول مالکی مذہب کی ایک روایت متصور نہیں۔ امام احمد کا مذہب پُرانے اور نئے زمانہ میں کم رہا پر انمیں طبقہ بطبقہ مجتہد مطلق چلے آئے یہانتک کہ نوین صدی میں وہ سب تمام ہوئے اور یہہ مذہب اکثر شہروں میں مضمحل ہوگیا بجز مصر و بغداد کہ وہان چند لوگ اس مذہب کے رہے۔ رہا شافعی مذہب [illegible] اصولی اور مفسر اور حدیث کے شارحین سب مذاہب سے زیادہ ہوئے ہیں اور یہہ مذہب اسناد و روایت میں سب سے بڑھکر ہے اس مذہب کے پہلے لوگ تو مجتہد مطلق تھے انمیں کوئی ایسا نہ تھا کہ امام شافعی کا سبھی اجتہادی مسائل میں مقلد ہو یہانتک کہ ابن سریج پیدا ہوا اور اسنے تقلید و تخریج کا طریق نکالا اسکے بعد جو آیا اسنے وہی طریق اختیار کیا اسی وجہ سے ابن سریج دوسری صدی کے مجددین (نئے طریق نکلنے والوں) سے شمار ہوا اب

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir
ahmadimuslim.de

ذكره مفصلاً وفي بقية المذاهب
ايضا كثيرون بلغوا هذه المرتبة

رہا قسم سوم اجتہاد سو حنفیون
مین سے بہت لوگون مین پایا جاتا ہے

اور باقی مذاہب کے لوگون سے بھی اس رتبہ کو بہت لوگ پہنچے ہین۔

اسکے بعد مولوی صاحب موصوف نے کتاب اعلام الاخیار کفوی اور رد المحتار
حاشیہ دُر المختار سے مسائل مذہب حنفی کے تین درجات بیان کیئے ہین بعینہ اِس
بیان کے مطابق جو علامہ ہارون سے ضمیمہ نمبر ۵ مین بصفحہ (۳۰) منقول ہوچکا ہے

لعلك تتفطن من هذا البحث انه
ليس كل ما في الفتاوى المعتبرة
المتداولة كالخلاصة والظهيرية
وفتاوى قاضيخان وغيرها من الفتاوى
التي لم يتميز اصحابها بين المذاهب
والتخاريج وغير قول ابي حنيفة و
صاحبيه بل منها ما هو منقول عنهم
ومنها ما هو مستنبط الفقهاء و
منها ما هو مخرج الفقهاء فيجب على
الناظر فيها ان لا يتجاسر على نسبة كل
ما فيها اليهم بل يميز بين ما هو قولهم
وما هو مخرج من بعدهم ومن لم يتميز
بين ذلك وبين هذا اشكل الامر عليه
الا ترى في مسئلة العشر في العشر في
بحث الحياض فان الفتاوى مملوة

اِسکے بعد فرمایا ہے شاید تو نے
اس بحث سے سمجھ لیا ہوگا کہ جو مسائل اُن
گذشتہ فتاوون مین (جیسے خلاصہ ظہیریہ
[illegible]
مین تمیز نہین کرلیتے) پائے جاتے ہین
یہہ سبھی امام ابو حنیفہ اور انکے شاگردون
کے اقوال نہین ہین بلکہ بعض انہین سے اُن
ائمہ سے منقول ہین بعض فقہاء کے مستنبط
مسائل بعض فقہاء کی تخریجات۔ لہذا
ان مسائل مین نظر کرنیوالون کو چاہیئے کہ
ان سب مسائل کو اون ائمہ کی طرف
منسوب کرنے مین دلیری نکرین بلکہ اصل قول
اور اسکی تخریج مین تمیز کرلین۔ جو یہہ تمیز
نہین کرتا اسکو بہت سے مسائل مین اشتباہ
واشکال پیدا ہوتا ہے۔ دیکھو مسئلہ دہ در دہ

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

298

من اعتباره والفتوى عليه مع انه
ليس مذهب صاحب المذهب وانما
مذهبه كما صرح به محمد في الموطا و
قد ماء اصحابنا هو انه لو كان الحوض
بحيث لا يتحرك احد جوانبه بتحريك
الجانب الاخر لا يتنجس بوقوع النجاسة
فيه والا يتنجس ومن لم يتقنه وظن
انه مذهب صاحب المذهب تعسر
عليه الامر في تاصيله على اصل شرعي
معتمد عليه وقد حققت هذا
البحث بما لا مزيد عليه في شرح شرح
الوقاية فليراجع وكذلك مسئلة
الاشارة في التشهد فان كثيرا من
كتب الفتاوى متوارة على منعها
وكراهتها فيظن الناظرون فيها
انه مذهب ابيحنيفة وصاحبيه
فيشكل عليهم الامر بورود احاديث
متعددة قولية وفعلية تدل على
جوازها وسنيتها قال علي القاري
المكي في رسالته تزئين العبادة
لتحسين الاشارة بعد ما ذكر

متاخرین کے فتاوے اسکی معتبری بیان کرنے
اور اس پر فتوی دینے سے پر ہین باوجودیکہ
یہہ اصل مذہب نہین ہے آصل مذہب حنفی
(چنانچہ امام محمد نے موطا مین اور ہمارے کئی قدیم
علمانے بیان کیا ہے) یہہ ہے کہ اگر حوض اتنا وسیع
ہو کہ اسکی ایک جانب کے پانی کو ہلانے سے
دوسری جانب نہ ہلے تو اسکی ایک جانب مین
نجاست پڑجانے سے دوسری جانب نجس
نہین ہوتی - جو اس بات کو خوب نہین سمجھتا
آور وہ دردہ کو اصل مذہب حنفی سمجھتا ہے
[illegible]
مشکل ہو جاتا ہے - ایسا ہی التحیات مین اشارہ
بالسبابہ کا مسئلہ ہے بہت سے فتاوون کا
اسکی ممانعت وکراہت پر اتفاق ہے اون فتاوون
کو دیکھنے والا یہہ سمجھتا ہے کہ یہہ امام ابو حنیفہ
اور انکے شاگردون کا مذہب ہے پھر اسکو یہہ
شبہ پیدا ہوتا ہے کہ بہت سے حدیثین قولی و
فعلی اس اشارہ کے جواز و مسنون ہونے پر شاہد ہین
پھر اس مذہب کراہت و ممانعت کی کیا اصل ہے
ملا علی قاری نے رسالہ تزئین العبارۃ لتحسین
الاشارۃ مین احادیث رفع سبابہ کے نقل

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

الاخبار الدالة على الاشارة لم يعلم من الصحابة ولا من علماء السلف خلاف في هذه المسئلة ولا في جواز الاشارة بل قال به امامنا الاعظم وصاحباه وكذا مالك والشافعي واحمد وسائر علماء الامصار والاعصار وقد نص عليه مشائخنا المتقدمون والمتأخرون فلا اعتداد لما ترك هذه السنة الاكثرون من سكان ماوراء النهر واهل خراسان والعراق و[illegible] الهند [illegible] غلب عليهم التقليد وفاتهم التحقيق والتاييد من التعلق بالقول السديد وقد ذكر محمد في موطائه حديثا في ذلك ثم قال وبصنع رسول الله صلى الله عليه وسلم ناخذ وهو قول ابي حنيفة ونقل الشمني في شرح النقاية انه قال ابو يوسف في الامالي انه يعقد الخنصر والبنصر ويحلق بالوسطى والابهام ويشير بالسبابة انتهى كلامه ملخصا ثم قال علي القاري وقد اغرب الكيداني حيث قال والعاشر من المحرمات الاشارة

ahmadimuslim.de

کرنیکے بعد کہاہے کہ صحابہ اور پچھلے علما کا اس مسئلہ میں اختلاف نہیں ہوا۔ بلکہ خود امام اعظم اور انکے شاگردان اور امام مالک وشافعی وامام احمد وغیرہ سبھی شہرون اور زمانون کے علماء اسکے قائل ہین اور ہمارے مشائخ متقدمین ومتاخرین بھی اسکو بتصریح بیان کرچکے ہین پھر جو اکثر ماوراء النہر وخراسان و عراق وہند کے رہنے والون نے (جنپر تقلید غالب ہوگئی ہے اور انسے تحقیق فوت ہوگئی [illegible] کر رکھا ہے اسکا کچھ بھی اعتبار نہین - امام محمد نے اپنے موطا میں اس باب میں حدیث وارد کی ہے پھر فرمایا کہ ہم بھی آنحضرتؐ اس فعل پر عمل کرتے ہین اور یہی امام ابوحنیفہ کا قول ہے - اور شمنی نے شرح نقایہ مین کہاہے کہ امام ابویوسف نے امالی مین فرمایاہے کہ اشارہ کرنیکے وقت سب سے چھوٹی انگلی اور اسکی ساتھ والی کو اکٹھا کرلے اور بیچ والی انگلی اور انگوٹھے کا حلقہ بناوے اور کلمے کی انگلی اٹھاوے یہہ کلام شمنی کا خلاصہ ہے۔ پھر ملا علی قاری نے کہاہے کہ کیدانی نے انوکھی بات کہی ہے

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

بالسبابة كاهل الحديث اى مثل اشارة جماعة يجمعهم العلم بحديث رسول الله صلى الله عليه وسلم وهذا منه خطأ عظيم وجرم جسيم منشأه الجهل عن قواعد الاصول ومراتب الفروع من النقول ولولا حسن الظن به وتأويل كلامه بسببه لكان كفره صحيحًا وارتداده صريحًا فهل يحل لمؤمن ان يحرم ما ثبت عن رسول الله صلى الله عليه وسلم ما كاد ان يكون متواترًا في نقله ويمنع جواز ما عليه عامة العلماء [illegible] انتهى فظهر منه ان قول النهي المذكور في الفتاوى انما هو من تخريجات المشائخ لامن مذهب صاحب المذهب فقس عليها امثاله وهي كثيرة لا تخفى على المحقق **واذا عرفت هذا** فيسهل الامر في دفع طعن المعاندين على الامام ابي حنيفة وصاحبيه فانهم طعنوا في كثير من المسائل المندرجة في فتاوى الحنفية انها مخالفة للاحاديث الصحيحة اوانها ليست

جہان یہہ کہدیا ہے کہ دسوان فعل حرام نماز مین اشارہ کرنا ہے جیسے اہلحدیث کرتے ہین اسکا یہہ کہنا بڑا گناہ اور بھاری جرم ہے جسکا منشأ و سبب قواعد اصول و مراتب فروع سے جہالت ہے اگر حسن ظنی اور اسکے سبب تاویل کی گنجایش نہوتی تو اسکا کفر ثابت ہو چکا تھا اور مرتد ہونا کھلم کھلا تھا بھلا کوئی مومن آنحضرت صلعم کے ایسے فعل کو جسکی نقل تواتر کے قریب ہو حرام کہہ سکتا ہے اور اس فعل سے جسپر اکابر علماء چلے آئے ہین منع [illegible] علی قاری کا کلام تمام ہوا۔ اس سے ظاہر ہو کہ جو فتاوون مین ممانعت اشارہ مذکور ہے یہہ اصل بانی مذہب کا قول نہیں ہے۔ صرف علماء مذہب کی تخریجات سے ہے۔ اسپر اسکے نظائر کو قیاس کرلے۔ **جب تو نے یہہ جان لیا** تو اب تجھے امام ابوحنیفہ اور انکے شاگردون کے معاندین کے طعنون کو جواب دینا آسان ہوگیا انہون نے بہت مسائل پر جو حنفیون کے فتاوون مین درج ہین یہہ طعن کیا ہے کہ یہہ صحیح حدیثون کے مخالف ہین

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

متاصلة على اصل شرعي ونحو ذلك وجعلوا ذلك ذريعة الى الطعن للائمة الثلثة ظنا منهم انها مسائلهم و مذاهبهم وليس كذلك بل هي من تفريعات المشائخ استنبطوا من الاصول المنقولة عن الائمة فوقعت مخالفة للاحاديث الصحيحة فلا طعن بها على الائمة الثلثة بل ولا على المشائخ ايضا فانهم لم يقرروها مع علمهم بكونها مخالفة للاحاديث اذ لم يكن شيء منها [illegible] في الدين بل من كبراء المسلمين بهم وصل الينا ما وصل الينا من فروع الدين بل لم يبلغهم تلك الاحاديث ولو بلغتهم لم يقرروا على خلافها فهم في ذلك معذورون وماجورون

اور انکے لیئے شرع مین کوئی اصل نہین ہے اور اس امر کو انہون نے ان اماموں پر طعن کرنے کا ذریعہ بنایا ہے یہہ سمجھکر کہ یہہ مسائل ان اماموں کے مسائل ہین اور انکے مذہب مین داخل۔ اور حقیقت مین بات یون نہین مسائل تو صرف حنفی علماء کے مسائل ہین جو انہوں نے اصول امام سے استنباط کیئے ہین پھر وہ احادیث صحیحہ کے مخالف نکلے۔ لہذا ان مسائل کے سبب اون تین اماموں پر طعن نہین ہوسکتا۔ بلکہ اون علماء [illegible] انہوں نے پر بھی طعن مناسب نہین کیونکہ انہوں نے دیدہ و دانستہ احادیث کا خلاف نہین کیا اور نہ ان مسائل کو احادیث صحیحہ کے مخالف جانکر قائم رکھا ہے وہ دین سے ہنسی کرنیوالے نہ تھے بلکہ وہ بڑے مسلمان سے تھے جنکے سبب ہمکو مسائل دین پہنچے ہین انکو وہ حدیثین نہین پہنچی اور اگر انکو وہ حدیثین پہنچ جاتین تو وہ ان احادیث کے برخلاف ان مسائل کو قائم و مقرر نہ رکھتے۔ اسلیئے وہ ان مسائل مین احادیث صحیحہ کا خلاف کرنے مین معذور ہین اور ان مسائل مین خطا کرنے پر ماجور۔

اسکے **بعد** مولوی صاحب نے امام ابو حنیفہ وغیرہ ائمہ سے نقل کیا ہے کہ جبکہ ہمارے اقوال احادیث صحیحہ کے مخالف ہون تو انکو ترک کرو اور احادیث صحیحہ پر عمل کرو

ahmadimuslim.de

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

فبناء على هذا امكن لنا ان نورد تقسيما اخر للمسائل فنقول الفروع المذكورة في الكتب على طبقات الاولى المسائل الموافقة للاصول الشرعية المنصوصة في الايات او السنن النبوية او الموافقة لاجماع الامة او قياسات ائمة الملة من غير ان يظهر على خلافها نص شرعي جلي او خفي والثانية المسائل التي دخلت في اصول شرعية ودلت عليها بعض آيات او احاديث نبوية مع ورود بعض آيات دالة على عكسه او احاديث ناصة على نقيضه لكن [illegible] اصح واقوى مما يخالفها وروده من سبيل اضعف واخفى وحكم هذين القسمين هو القبول كما دل عليه المعقول والمنقول والثالثة التي دخلت في اصول شرعية مع ورود ما يخالفها بطرق صحيحة قوية والحكم فيه لمن اوتي العلم والحكمة اختيار الارجح بعد وسعة النظر ودقة الفكرة ومن لم يتيسر له ذلك فهو مجاز في ما هنالك والرابعة التي لم يستخرج الا من القياس وخالفه دليل فوقه غير قابل

پھر فرمایا کہ اس بنا پر ہم مسائل مذہب حنفی میں ایک اور تقسیم بیان کر سکتے ہین وہ یہہ کہ مسائل مذہب حنفی کے پانچ طبقہ (درجہ) ہین اول وہ مسائل جو اصول شرعیہ آیات و احادیث و اجماع امت کے موافق ہین یا وہ قیاس مجتہدین[44] کے موافق ہین اور کوئی نص آیت و حدیث انکے مخالف نہین ہے **درجہ دوم** وہ مسائل جو بعض آیات و احادیث کے موافق ہین اور بعض آیات احادیث کے مخالف۔ پر جن آیات و احادیث کے وہ موافق ہین وہ ثبوت اور دلالت مین زیادہ قوی ہین اور ان دونو قسمون کا حکم یہہ ہے کہ وہ مقبول ہین چنانچہ معقول و منقول اسپر شاہد ہے **درجہ سوم** وہ مسائل جو دلائل شرعیہ کے موافق ہین پر ویسے ہی صحیح و قوی دلائل انکے مخالف بھی ہین ان مسائل کا حکم یہہ ہے کہ جسکو علم اور سمجھ ہو وہ اپنے فکر و نظر کو کام مین لاوے جسطرف ترجیح دیکھے اسکو اختیار کرے۔ اور جسکو یہہ امر (قوت ترجیح) میسر نہو وہ خود مختار ہے جس جانب چاہے میلان کرے **درجہ چہارم** وہ مسائل جنپر صرف قیاس شاہد ہے اور کتاب و سنت و اجماع کی شہادت اسکے خلاف ہے۔

[44] اہل ظواہر کو حجیت قیاس سے اتفاق نہین ہے دیکھو ضمیمہ حسب نمبر ۱۶ مطبوعہ [illegible] ع

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

للاذن اس وحکمہ ترک الاذنی واختیار الاعلے
وھو عین التقلید فی صورۃ ترک التقلید
والخامسۃ التی لم یدل علیھا دلیل شرعی لاکتاب
ولاحدیث ولااجماع ولاقیاس مجتھد جلی
او خفی لا بالصراحۃ ولا بالدلالۃ لا نما ھی من مخترعات
المتاخرین الذین یقلدون طرق آبائھم و
مشائخھم المتقدمین وحکمہ الطرح والجرح
فاحفظ ھذا التفصیل فانہ قل من طلع
علیہ وبا ھمالہ ضل کثیر عن سواء السبیل

اسکا حکم یہہ ہے کہ قیاس کو ترک کیا جاوے
اور اس سے اعلی دلائل (کتاب وسنت واجماع)
کے مطابق عمل کیا جاوے - **درجہ پنجم**
وہ مسائل جنپر نہ کتاب اللہ کی شہادت پائی
جاتی ہے - نہ حدیث کی نہ اجماع کی - نہ قیاس کی
بلکہ وہ ان متاخرین کے (جو اپنے بزرگون اور پہلے
علماء کے مقلد ہو رہتے ہین) بنائے ہوئے
مسائل ہین - اسکا حکم یہہ ہے کہ انکو پھینک دیا جاوے
اور توڑا جاوے - **اس تفصیل کو یاد رکھ** کہ
[illegible]
[illegible]
لیے ہین

ناقل ومترجم کہتا ہے یہہ جو مولوی صاحب نے فرمایا ہے کہ مسائل مخالفہ حدیث جو کتب فتاوی
میں ہین انکے سبب امام ابو حنیفہ پر طعن مناسب نہین یہہ نہایت درست وراست وانصاف
کی بات ہے جسپر ہمارا دلی اعتقاد ہے چنانچہ اشاعۃ السنۃ نمبر ۶ جلد ۴ مین صفحہ ۱۸۱ اسے
۱۸۴ تک ہمنے بہت بسط وتفصیل کے ساتھ اس بات کی تشریح کی ہے اور اسکے ذریعہ سے اپنے
اون اہلحدیث بھائیون کی خدمت مین (جو آج کل امام ابو حنیفہ کی غلطیان ظاہر کر رہے ہین)
یہہ التجا کی ہے کہ جس مسئلہ مین امام صاحب یا انکے شاگردون پر غلطی کا الزام قائم کرین
اس مسئلہ کو ان ائمہ سے بتحقیق ثابت کرلین صرف شرح وقایہ ودر مختار وقاضیخان وغیرہ
فتاوون کی نقل وروایت پر اعتماد کرکے ان کتابون کی ہر بات کو ان ائمہ کے اقوال نہ سمجھ لین
میرے بھائی اس بات کو پھر غور وانصاف سے سوچین اور اشاعۃ السنۃ نمبر ۶ جلد ۴ مین
مکرر ملاحظہ فرماوین - **ایسا ہی** جو مولوی صاحب نے فرمایا ہے کہ یہہ امام بعض احادیث

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

(301)

نہ پہنچنے کے سبب معذور ہین - یہہ بات بھی ہمارے اور ہر ایک محقق و منصف کے نزدیک بائی منافی ہوئی ہے - ہمنے اسکی تفصیل بھی اپنے ضمیمہ اخبار نمبر یازدہم مطبوعہ مارچ ۱۸۸۳ء مین بخوبی کی ہے -

ولیکن جو مولوی صاحب نے اس بات مین اتباع مذہب امام صاحب کو بھی شامل کر لیا ہے اور انکو بھی معذور و ماجور بتایا ہے اسمین ہمارے نزدیک تفصیل لکار ہے -

متقدمین اتباع و پیروان مذہب امام (جنکے زمانہ مین حدیث کی کتابین جمع نہوئی تھین) تو بیشک اس حکم مین اپنے ائمہ کے ساتھ شامل اور انکی مثل معذور ہین - ولیکن متاخرین اتباع جناب (جنکی صدہا برس پہلے صحیحین و موطا مالک وغیرہ کتب صحاح و حسان جمع ہو چکی تھین) اسمین اور بہر حال معذور نہین ہو سکتے - بلکہ جنکو استدلال و استنباط احادیث سے وہ خیال مانع رہا جو شعبی و ابراہیم وغیرہ تابعیون کو مانع رہا (جسکا بیان [illegible] اپنے اس خیال کے سبب معذور ہین - اور جنکو استدلال کتاب و سنت سے توقف نہ تھا وبا اینہمہ انہون نے استنباط مسائل کے وقت کتب حدیث کی طرف (جو انکے زمانہ مین موجود و متداول تھین) رجوع نکیا - اور صرف اقوال ائمہ کو بمنزلہ نصوص قرار دیکر انسے استخراج و استنباط مسائل خلاف احادیث (جیسے ممانعت رفع سبابہ یا مسئلہ دہ دردہ) کیا یا ائمہ کی قیاسی باتون کو بمقابلہ احادیث صحیحہ دستور العمل بنا رکھا - وہ لوگ معذور نہین ہو سکتے -

ان ہی لوگون کی نسبت امام شعرانی وغیرہ محققین نے کہا ہے کہ یہہ لوگ معذور نہین ہین - چنانچہ میزان کبریٰ مطبوعہ مصر کے صفحہ ۲۷ مین فرمایا ہے

واعتقادنا واعتقاد کل منصف فی الامام ابی حنیفۃ رضی اللہ عنہ بقرینہ ما رجینا لہ	ہمارا اور تمام منصفون کا اعتقاد امام ابو حنیفہ رح کی نسبت بقرینہ ان باتون کے جو ہمنے اوس سے نقل کی ہین

انتفا عنہ من ذم الراي والتبری منہ و من
تقديمه النص على القياس انہ لو عاش حتى
دونت احاديث الشريعة بعد رحيل
الحفاظ في جمعها من البلاد والثغور وظفرها
لاخذ بها وترك كل قياس كان قاسہ وكان
القياس قل في مذهبه كما قل في مذهب غيره
بالنسبة اليه لكن لما كانت ادلة الشريعة
مفرقة في عصره مع التابعين وتابع
التابعين في المدائن والقرى والثغور
كثر القياس في مذهبه بالنسبة الى غيره من
الائمة ضرورة لعدم وجود النص في تلك
المسائل التي قاس فيها بخلاف غيره من
الائمة فان الحفاظ كانوا قد رحلوا في
طلب الاحاديث جمعها في عصرهم من
المدائن والقرى ودونوها فجاوبت احاديث
الشريعة بعضها بعضا فهذا كان سبب كثرة
القياس في مذهبه وقلته في مذهب
غيره ويحتمل ان الذي اضاف الى الامام
ابي حنيفة انه يقدم القياس على النص ظفر
بذلك في كلام مقلديه الذين يلزمون
العمل بما وجدوه عن امامهم من القياس

(یعنی رائے سے بیزار ہونا اور حدیث و قرآن کو
قیاس پر مقدم کرنا) یہہ ہے کہ اگر وہ جیتے رہتے
یہانتک کہ احادیث نبوی جمع ہوئین بعد سفر کرنے
حفاظ حدیث کے اُسکے جمع کرنیکے لیئے شہرون
اور سرحدون مین اور اون احادیث کو امام
ابو حنیفہ رح پاتے تو اُنکو لے لیتے اور تمام قیاسات
کو جو کر چکے تھے چھوڑ دیتے اور اُنکے مذہب
مین قیاس کم ہوتا جیسے اورونکے مذہب مین
اُنکی نسبت کم ہے - ولیکن جبکہ دلائل شریعت
(یعنی احادیث) انکے زمانہ مین تابعین و تبع تابعین
کے ساتھ شہرون اور بستیون اور سرحدون
متفرق تھے تو اونکے مذہب مین بہ نسبت اور
اماموں کی قیاس زیادہ ہوا ضرورت کے سبب
اس لیئے کہ جن مسائل مین اُنہون نے قیاس کیا اُنمین
نص نپائی - بخلاف اور اماموں کے کہ اُنکے زمانہ
مین حدیث کے حافظوں نے شہرون اور بستیون
مین حدیث جمع کرنیکو سفر کیئے - اور احادیث کو
جمع کیا - آپ کے مذہب مین قیاس زیادہ ہونیکا
اور اوروں کے مذہب مین کم ہونیکا یہی سبب ہے
اور یہہ بھی احتمال ہے کہ جسنے امام ابو حنیفہ کیطرف
نص پر قیاس مقدم کرنیکو نسبت کیا ہے اسنے یہہ

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

(302)

ويتركون الحديث الذي صح بعد موت الامام فالامام معذور واتباعه غير معذورين -

حدیث کو جو بعد فوت امام صحیح ہوئی چھوڑ دیتے ہیں ولیکن امام معذور ہے اور یہہ لوگ معذور نہیں -

اس عبارت میزان کو مولوی صاحب نے بھی بالاختصار اپنے رسالہ کے صـ۱۸ مین نقل کیا ہی اور اسپر ایسی تفریع کی ہی جو ہمارے اس بیان کی مصدق ہی جس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ ایسے ضدی اتباع امام کو مولوی صاحب بھی معذور نہین سمجھتے آپ فرماتے ہین - مین کہتا ہون

اقول تفرق الناس من قديم الزمان الى هذا الاوان في هذا الباب الى الفرقتين فطائفة قد تعصبوا في الحنفية تعصبا شديدا والتزموا بما في الفتاوى التزاما شديدا وان وجدوا حديثا صحيحا او اثرا صريحا على خلافه زعموا انه لو كان هذا الحديث صحيحا لاخذ به صاحب المذهب ولم يحكم بخلافه وهذا جهل منهم بما روت الثقات عن ابي حنيفة من تقديم الاحاديث والاثار على اقواله الشريفة فترك ما خالف الحديث الصحيح راى سديد وهو عين تقليد الامام لا ترك تقليده وطائفة زعموا ان الامام قاس على خلاف الحديث وهجر ما ورد به الشرع والاثار فظنوا في حقه ظنونا سيئة واعتقدوا

لوگ پُرانے زمانہ سے ابتک دو فرقے ہو رہے ہین ایک فرقہ تو حنفیون مین سخت متعصب ہے اُنہون نے فتاوون کو پکڑ رکھا ہے - اور وہ اگر کوئی حدیث صحیح اُنکے خلاف مین پاتے ہین تو کہتے ہین اگر یہہ حدیث صحیح ہوتی تو ہمارے مذہب کا امام اسکو لیتا اور اسکے خلاف حکم نہ دیتا - اور اُنکی یہہ بات اُنکی جہالت ہے اسبات سے جو ثقہ لوگون نے امام ابو حنیفہ سے نقل کیا ہے کہ وہ اپنے اقوال سے حدیث کو مقدم سمجھتے - پس قول امام مخالف خلاف حدیث کو چھوڑ دینا بہت درست رای ہے - اور یہہ عین تقلید امام ہی نہ ترک تقلید - اور ایک فرقہ یہہ خیال کرتے ہین کہ امام ابو حنیفہ نے حدیثون کو عمداً چھوڑ کر اپنا قیاس کیا ہی - سو انہون نے اُنکے حق مین بدظنی کی اور اُنکی نسبت برا اعتقاد جمایا -

ahmadimuslim.de

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

عقائد قبیحۃ ومطالعۃ المیزان لهم نافع ولا وهامهم دافع فلیتخذ العاقل مسلك المبین ویهجر طریقۃ الطائفتین انتہی۔

کتاب میزان کبریٰ کا مطالعہ دونو فریق کو نافع ہے اور اُنکے وہمون کو دافع۔ دانا کو چاہیئے کہ بیچ کی چال اختیار کرے اور اُن دونو فریق کی راہ چھوڑ دے۔

بالجملہ عبارات نافع کبیر سے خوب ثابت ہوتا ہے کہ جو کچھہ علامہ ہارون نے تجویز اجتہاد و مسائل مذہب حنفیہ و طبقات مجتہدین کی نسبت کہا ہے یہہ اکابر علماء حنفیہ وغیرہ کی قلم و زبان سے نکل چکا ہے۔

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کی کلام مین علامہ ہارون کی اور بہی تائید پائی جاتی اور یہہ بات ثابت ہوتی ہے کہ جو علامہ ہارون نے تجویز و اقسام اجتہاد مین کہا یہہ سلف سے خلف تک متفق علیہ و مسلّم چلا آیا ہے

ahmadimuslim.de

جناب کی کلام مین اور بہی فراید فوائد بکثرت موجود ہین۔ اسلیئے اس کلام کا بتمام و کمال اسمقام مین نقل کرنا موجب وسعت نظر و مورث زیادہ بصیرت اہل التحقیق معلوم ہوتا ہے جناب ممدوح رسالہ انتباہ الاذکیا فی سلاسل اللہ کے جلد دوم مین فرماتے ہین۔

مقدمہ باید دانست کہ یکی از واجبات اسلام معرفت احکام الٰہی ست و طریق معرفت آن ہا کتاب و سنت و آثار صحابہ و تابعین و استنباط از کتاب و سنت ست و آنرا در عرف علما فقہ گویند و فقہا را مذاہب مختلف ست و مسالک متنوع و متاخران را در اختیار مذاہب فقہا و عمل بر آنہا اختلاف ست اکثر متاخران تقلید مذہبی از مذاہب مشہورہ کنند و در کلیات و جزئیات زمام اختیار از دست دادہ مانند سفیہ محجور علیہ باشند و این راہ مبارک ست کسی را کہ از علم کتاب و سنت بہرہ نیافتہ باشد و در مدارک علما خوض نکردہ بود بیک شرط کہ ہمگی ہمت ایشان اتباع کتاب و سنت باشد پس اگر اجتہاد متبوع خود را مخالف صریح کتاب و سنت دانند و غالب ظن حاصل شود کہ این اجتہاد مخالف کتاب و سنت ست دست از تقلید آن در آن مسئلہ باز دارند و تقلید دیگران

MindRoasterMir　　ahmadimuslim.de

مسئلہ بکسی کنند کہ قول او موافق بودہ باشد و کتاب و سنت را اگر مخالف مذہب متبوع خود دانستند
رد نکنند و عمل بر آن ممتنع ندانند و نگویند کہ ذمہ ما مشغول شدہ است بتقلید شخصی پس ما را تخلف از
اتباع وی ممتنع ست اگرچہ حدیثی بما مخالف نص متبوع خود برسد و تاویل فاسد کہ طبع سلیم از
قبول وی اباکند برای احکام وضع متبوع خود راست نکنند و ظن غالبی کہ از احادیث مرویہ در کتب
مشہورہ حاصل میشود بمکابرہ انکار نکنند و دیدہ و دانستہ را بجہل مرکب نادیدہ و نادانستہ
نسازند و اگر این شرط فوت شود در قول خدا تعالی ام آتیناہم کتابا من قبلہ فہم بہ
مستمسکون بل قالوا انا وجدنا آباءنا علی امۃ وانا علی آثارہم مہتدون - وکذلک
ما ارسلنا من قبلک فی قریۃ من نذیر الا قال مترفوہا انا وجدنا آباءنا علی امۃ وانا علی
آثارہم مقتدون - قال اولو جئتکم باہدی مما وجدتم علیہ آباءکم قالوا انا بما ارسلتم بہ
کافرون - واذا قیل لہم اتبعوا ما انزل اللہ قالوا بل نتبع ما الفینا علیہ آباءنا اولو کان
آباءہم لا یعقلون شیئا ولا یہتدون [illegible] کنند
تتبع کلام فقہی کنند از فقہاء اسلام پس احادیثی و آثاری کہ آن فقیہ بآن تمسک کردہ است روایت
و بطریق تطبیق احادیث متخالفہ و ماخذ احکام آشنا شوند و انتصار مذہب خود کنند و بتفریع بر اصول

+ کیا ہمنے انکو اس سے پہلے کوئی کتاب دی ہے جسکو وہ تھامے ہوئے ہین - نہین - انہون
نے تو یہی کہا ہے کہ ہمنے اپنے بزرگون کو ایک طریق پر پایا ہم ان ہی کے قدمون پر چلینگے -

* ایسا ہی ہمنے تیرے پہلے کسی بستی مین کوئی ڈرانیوالا نہ بھیجا مگر وہان کے اہل نعمت نے کہا ہمنے
اپنے بڑون کو ایک طریق پر پایا ہے - ہم ان ہی کی چال کی پیروی کرینگے -

** بنی نے کہا کہ بھلا اگر مین تمہارے پاس ایسی چیز لایا ہون جو تمہارے بزرگون کی طریق سے زیادہ رہنما
ہو وہ بولے ہم تو اس سے جو تم لائے ہو منکر ہین -

\#\# جب انکو کہا جائے تم اسکی پیروی کرو جو خدا نے اتارا ہے تو کہتے ہین کہ ہم تو اسی کی پیروی کرینگے جسپر
ہمنے اپنے بڑون کو پایا ہے کیا اگرچہ وہ کچھہ عقل نرکھتے ہون اور نہ راہ پانے والے -

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

امام خود مشغول شوند و این جماعه را مجتهد فی المذهب گویند و بمتبوع منسوب کنند حنفی یا شافعی مثلاً و این راه نیز مبارک ست بشرطیکه تدار بکتاب و سنت نکنند و مناظره ایشان برای اظهار حق باشد نه برے احکام وضع خود و هدم وضع مخالف والله اعلم و یکی از نعم الٰهی برین ضعیف آنست که احادیث و آثار متمسک هر یکی از فقهای اربعه اصحاب مذاهب مشهوره را روایت کرد و صنائع ایشان در استنباط اجمالاً و تفصیلاً ادراک نمود و بر مختارات هر یکی مطلع شد نه تا ان معنی که ظهر الغیب یاد گرفت بلکه قدرت حاصل کرد بر معرفت مذاهب ایشان از کتب ایشان و معرفت ماخذ و ادلهٔ ایشان بقوة قریبه از فعل بعد ازان تردد واقع شد در اختیار روشی و تعیین مسلکی که خود را آن مقید کنند زیراکه تشویش و اضطراب درین باب داء عضال ست و دید که اکثری را باعث بر تعیین مسلک عادت و الفت شده است پس اعتقاد ایشان در تعیین برانست که در تسلیم ایشان آن مذهب شایعست [illegible] مذهب آشنا نشده باشد و در طرق تفتیش و ادله خوض نکرده باشد و جمعی مناقب فقیهی جمع کنند و مجتبی باوی بهم رسانند و غافل باشند از مناقب فقیه دیگر یا غشاوهٔ تعصب چشم بصیرت ایشان را پوشیده باشد و سلوک درین راه نیز آئین این طبیعت نبود پس بتضرع تمام و جمع همت متوجه شد بحق سبحانه و طلب تعیین مسلکے نمود و استخاره کرد پس برکتی فائض شد که بآن برکت مهتدی گشت بتعیین مسلکی در اختیار مشربی و ما میخواهیم که درین رساله باجمال آن مسلک را بیان کنیم بعد ازان سند خود در ماخذ ائمه اربعه از سنن و آثار و مذاهب ایشان از مسائل فقهیه بیان نمایم و بالله التوفیق ـ برین فقیر واضح ساختند که در هر مذهبی احکام سه قسم می باشند یکی ظاهر مذهب چنانکه در مذهب امام ابی حنیفه ظاهر مذهب اصول خمسه از تصانیف محمد بن الحسن ست و در مذهب امام شافعی آنچه در ام و مختصر مزنی مسطور ست دیگر نوادر مذهب آن روایات غیر معروفه که از صاحب مذهب او یافته شود خارج از کتب مشهوره معتمده مثل امالی ابو یوسف و مثل رقانیات و هارونیات و امالی حسن بن زیاد و غیر آن سوم تخریجات اصحاب و وجوه علماء مذهب مثل تخریج طحاوی و کرخی و عیسی بن ابان۔

در مذہب ابی حنیفه و تخریج ابو اسحاق شیرازی و غیر آن در مذہب شافعی و ہمچنین در دین محمدی
علی صاحبہا الصلوات والتسلیمات مراتب ثلثه و قسمت ظاہر دین و نوادر دین و تخریجات
علما و این تثلیث در ہر فن از فنون فقه و سلوک و عقائد جاری ست و صاحب علم و فہم کسی ست
که تفرقه کند در میان مراتب ثلثه در ہر فن و ہر مرتبه را حکم نهد پس ظاہر دین محمدی پنج مرتبه ترتب
دارد مرتبه اولی مدلول صریح قرآن که قابل تشکیک و تردد نباشد مرتبه دوم مدلول صریح احادیث
مستفیضه که در صحیحین و کتاب ابی داؤد و ترمذی موجود اند و جمع عظیم از علما متقدمین و متاخرین
بر آن رفته اند و دران باب تعارض ادله و تفاحش اختلاف روایات ظاہر نمیشود مرتبه سیوم
حدیثی صحیح یا حسن که در اصول خمسه یافته شود و علما تصحیح آن کرده اند و جمعی از فقها آن را متمسک
خود ساخته باشند و اسم شذوذ و ضعف یا مخالفت اجماع بر آن جاری نیست مرتبه چہارم مسائلی
که صریح حدیث صحیح معروف بر آنہا دلالت نمی کند لیکن اقوال جمع غفیر از صحابه و تابعین بر آنہا مجتمع
شده باشند [illegible] فتوی باشند و در موطا [illegible] کتب فقهیه و اصح و مقبول ترین
[illegible]
آنہاست مذکور شده باشد و حفاظ حدیث مثل شافعی و بخاری و مسلم [illegible] بر آنہا [illegible]
یا قول اکثر اہل علم و مثل آن مرتبه پنجم مسائلی که در آنہا نصی از صحابه و تابعین یافته نشد لیکن علما
مجتهدین مثل مالک و شافعی و ابو حنیفه و احمد در آن تکلم کرده اند و تمسک بظواہر قویه کتاب و سنت
کرده اند یا اقیسه صحیحه قویه ظاہره بران اقامت کرده اند و بعد از ایشان جماعتہای بسیار بر وفق ایشان
رفته اند و تصحیح استنباط ایشان کرده پس این پنج مرتبه ظواہر دین محمدی ست و جاده قویه که ترک آن
ممنوع ست و تساہل در آن قبیح و نوادر دین محمدی احادیث محکوم علیہا بالضعف یا مرویه در کتب
غیر مشهوره و یا آثار صحابه و تابعین که شاذ و غیر مشهور و غیر معمول باشد یا مذہب فقہا مدون نشده
یا کتب آن محفوظ نمانده و تخریجات دین محمدی آنست که علما احادیث از ظواہر قویه کتاب و سنت
استخراج کرده باشند یا اصل حدیث و آثار از آن ساکت ست و علما فقه آن را استنباط کرده اند و دران
باب اقوال ایشان مختلف آمده و ترجیح قولی بر قولی ظاہر نشده وجوه و ماخذ دران باب مختلف ست

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

پس این مراتب را آگاهانیده اند اجمالاً ثم تفصیلاً فی کل باب باب بعد از ان واضح ساختند که طریق تتبع این جاده قویه آنست که تحصیل کتب مشهوره حدیث کند مثل بخاری و مسلم و ترمذی و ابوداود و موطا را بجا و درایة بخواند و کتاب شرح السنه را نیک بفهمد و با خلاف و اتفاق علما آگاه شود و ما شک نداریم که هر که چنین کند و فهمی و حدسی داشته باشد البته جاده جلیه را متمیز میسازد از غیر آن و مراتب سه گانه را ادراک میکند پس مسئله اگر منصوص است در جاده جلیه فی آن رد و تخلف از آن جائز نیست و اگر از تخریجات ست لازم نیست دران تخریجات اتباع فقیهی خاص بلکه اختیار کند اصح و اوفق را یا قول اکثر اهل علم را چنانکه مقلدین هر مذهبی در تخریجات مذهب می سنجند و درین جا اگر تمسک بنوادر کند و ترجیح مسلکی بر مسلکی از انجهت نماید دور نیست و نیز واضح ساختند که اختلاف مسائل که امروز بنظر می آید از چهار حالت بیرون نیست یا مقبول است قطعاً مثل اختلاف قراءت [illegible] قطعاً یا اختلاف مقبول است ظناً و آن مسائل تخریجیه که در جاده جلیه دلیل بر آن قائم نشد و هر جانب را وجهی هست و شاهدی و قرینه پس هر یکی بحسب تحری غالب خود عمل کند زیرا که از جاهای بسیار شارع ما را تعلیم کرده است که ما ماموریم در غیر جاده قویه بتحری و اجتهاد و عمل بر وفق اجتهاد و اگر تحری حاصل شود دیدن اکثر علما بآن آن نیز نوعی از تحری صحیح باشد و اگر حاصل نشد هیچ وجهی توقف کند یا تقلید فقه نماید مثل آنچه در تحری قبله گفته اند و اگر اختلاف در کیفیت ادای طاعتی ست هر دو طریق را صحیح دارد و بصحت هر دو فتوی دهد بهر دو مرة بعد اخری یا جمعاً عمل کند و اگر اختلاف در قضا باشد یکبار یعنی حکم مقدمات ۱۲ راه رد و تلون را بگذارد که مورث تهمت ست پس اگر دلیلی بر ترجیح طرفی قائم شد آن را بکند و الا بقضاء دیار خود بر وفق مذهب پادشاه یا اکثر اهل بلد کا کند یا مردود قطعاً و آن آن ست که مخالف نص کتاب یا سنت مستفیضه یا اجماع سلف واقع شود و آن را البته رد باید کرد و تقلید کسی در آن باب بعد وضوح حال درست نیست و مردود ظناً و آن مخالف خبر واحد صحیح یا حسن و مخالف قواعد مقرره مشهوره است پس مواضع وجوه اختلاف را واضح ساختند و همچنین مسائل بسیار

ahmadimuslim.de

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

(305)

فضيلة ما سبقهم اليها وهذا العصر الثالث هو الذي كان فيه المجتهدون
وهم ابن جريج وسفيان بن عيينة بمكة وابن ابي ذئب ومحمد بن اسحق وعبيد الله بن
عمر واسمعيل بن امية ومالك بن انس وسليمان بن بلال وعبد العزيز ابن ابي سلمة
وعبد العزيز الدراوردي وابراهيم ابن سعد بالمدينة وسعيد ابن ابي عروبة وحماد
بن سلمة وحماد بن زيد وعمر بن راشد وابو عوانة وشعبة وهمام بن يحيي وجرير بن
حازم وهشام الدستوائي وزكريا بن ابي زائدة وحبيب بن الشهيد وسوار عبد الله
وعبد الله بن الحسن وعثمان بن سليمان بالبصرة وهشام بن بشير بواسط وسفيان
الثوري وابن ابي ليلى وابن شبرمة والحسن بن يحيي وشريك وابو حنيفة و
زهير بن معاوية وجرير بن عبد الحميد ومحمد بن حازم بالكوفة والاوزاعي وسعيد
بن عبد العزيز والزبيدي والقاضي حمزة بن يحيي وشعيب بن ابي حمزة بالشام
والليث بن سعد [illegible]
احد اخذ بقول امام من قبله فقبله كله دون ان يرد منه شيا ثم وجد
بعدهم من اعتصم بهداهم وسلك سبيلهم في ذلك نحو يحيي بن سعيد القطان
وعبد الرحمن بن مهدي وبشر بن المفضل وخالد بن المخلد وعبد الرزاق ووكيع
ويحيي بن آدم وحميد بن آدم وحميد بن عبد الرحمن الرواسي والوليد بن مسلم
والحميدي والشافعي وابن المبارك وحفص بن غياث ويحيي بن زكريا بن ابي زائدة
وابو داود الطيالسي ومحمد بن ابي عدي ومحمد بن ابي جعفر ويحيي بن يحيي النيسابوري
ويزيد بن هارون ويزيد بن زريع واسمعيل بن علية وعبد الوارث بن سعيد

وسفیان بن عیینہ مکہ مین اور فلان فلان (۴۲) علما مدینہ وبصرہ و واسطہ وکوفہ وشام
ومصر مین) یہہ سب کے سب اسی طریق پر تھے جو ہمنے بیان کیا ہے - انمین کوئی
ایسا نہ تھا جسنے پہلون سے کسی ایک امام کے سبہی قول مان لیئے ہون کسی ایک کو
رد کیا ہو انکے بعد ہمنے اُن لوگون پایا جنہون نے اُنکا طریق اختیار کیا تھا۔
جیسے یحیی بن سعید وغیرہ (۳۸ علما) انمین سے بہی کوئی ایسا نہ تھا جو پہلے

وابنہ عبد الصمد ووھب بن جریر وزاھر بن راشد وعفان بن مسلم
وبشر بن عمرو وابی عاصم النبیل والمعتمر بن سلیمان والنضر بن شمیل ومکی بن
ابرھیم والحجاج بن منھال وابی عامر العقدی وعبد الوھاب الثقفی والفریابی
ووھب بن خالد وعبد اللہ بن نمیر وغیرھم ما من ھؤلاء احد قلد اماما کان
قبلہ ثم تلاھم علی مثل ذلک احمد بن حنبل واسحق بن راھویہ وابو ثور و
ابو عبید وابو خیثمۃ وابو ایوب الھاشمی واسحق الفزاری ومخلد بن الحسین و
محمد بن یحیی الذھلی وابو بکر وعثمان ابنا ابی شیبۃ وسعید بن منصور و
قتیبۃ ومسدد والفضل بن دکین ومحمد بن المثنی وبندار ومحمد بن عبد اللہ بن
نمیر ومحمد بن العلاء والحسن بن محمد الزعفرانی وسلمان بن حرب وعارم وغیرھم
لیس منھم احد قلد رجلا [illegible] فلم یروا انفسھم فی سعۃ
ان یقلد وا دینھم احد منھم ثم اتی بعد ھؤلاء البخاری ومسلم وابو داؤد و
النسائی ومحمد بن سنجر ویعقوب بن شیبۃ وداؤد بن علی ومحمد بن نصر المروزی
وابن المنذر ومحمد بن جریر الطبری ومحمد وتقی بن مخلد ومحمد بن عبد السلام
الخشنی وغیرھم ما منھم احد اتی الی امام قبلہ فاخذ قولہ کلہ فقلد بل یری
کل ھؤلاء نھی عن ذلک وانکرہ ولم اجد احدا یوصف بالعلم قدیما وحدیثا یستجیز التقلید

اماموں سے کسی ایک کا مقلد ہو رہا ہو پھر اسی روش امام احمد بن حنبل وغیرہ
(۲۱ علما) ہوئے - انمین سے ایک بھی ایسا نہین ہوا جو کسی ایک کا مقلد ہو - انہوں نے
پہلوں کا حال مشاہدہ کیا اور انکو دیکھا پھر انکے دلون نے کسی کی تقلید کو پسند نکیا
انکے بعد بخاری و مسلم و ابو داؤد وغیرہ (۱۰ علما) ہوئے انمین بھی کوئی ایسا نہ تھا
جسنے کسی ایک امام کی تقلید کی ہو بلکہ ان سبنے اس تقلید سے منع کیا ہے اور سپر
انکار متوجہ فرمایا ہے - ہمنے قدیم و جدید زمانہ مین کسی ایک کو جو عالم کہلاتا
ہو ایسا نہ پایا جو تقلید کو جائز رکھتا ہو -

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de